کتب ابن عربی

راٹھور پبلشرز
راٹھور مینشن 2/11 محمد نگر لاہور پاکستان
فون 6374864

کتب ابن عربی

(چهار رسائل)

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ ماچھڑ

تصنیف شیخ محی الدین بن علی بن العربیؒ
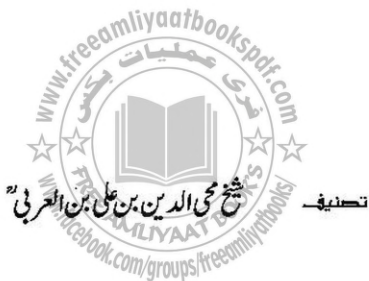
راٹھور پبلشرز، 2/11، راٹھور مینشن، محمد نگر، گڑھی شاہو، لاہور

ایڈیٹر **خالد اسحٰق راٹھور**

ایم اے ہسٹری

پرنسپل — خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز

مدیر — راہنمائے عملیات (ماہنامہ)

Far- Zoq (quarterly)

خالد روحانی جنتری

خالد ہندی جنتری

پروپرائٹر — راٹھور پبلشرز

خالد اکلٹ سوفٹ ویئر ہاؤس

مصنف — کتب ہائے کثیر برائے علوم مخفی

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

جملہ حقوق محفوظ ہیں!

پبلشر و ایڈیٹر

خالد اسحاق راٹھور

رابطہ

مکان نمبر 2، گلی نمبر 11، راٹھور مینشن محمد نگر لاہور پاکستان۔

سن اشاعت

2009

قیمت

فہرست مضامین

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

پیش لفظ

شیخ محی الدین بن علی بن العربیؒ کی تصنیفات کی ایک بڑی تعداد ہے۔آپ کے ہاتھ میں جو کتاب ہے وہ اس عظیم عالم کے درج ذیل چار رسائل کے اُردو زبان میں ترجمے پر مشتمل ہے۔

(1) کتاب الالف وھو کتاب الاحدیة

(2) کتاب الجلالة وھو کلمة الله

(3) کتاب الجلال و الجمال

(4) کتاب الفناء

ان رسائل کے ترجمے کے دوران پوری کوشش کی گئی ہے کہ صاحب کتاب کے نکتہ نظر کو پوری صحت کے ساتھ عربی سے اُردو زبان میں منتقل کیا گیا ہے۔اس کے باوجود ہماری آپ سے درخواست ہے کہ آپ کوئی غلطی دیکھیں تو ضرور ہمیں اس سے آگاہ کریں، تاکہ اس کی اصلاح اگلے ایڈیشن میں کی جا سکے۔

ایڈیٹر

خالد اسحاق راٹھور

اپنی بات

شروع کرتا ہوں رب جلیل کے نام سے جو بڑا مہربان اور کریم ہے۔ آج جب میں یہ الفاظ تحریر کرنے بیٹھا تو ماضی ایک مجسم شکل میں میرے سامنے آن کھڑا ہوا۔ علوم مخفی کے حوالے سے زندگی میں پیش آنے والے حالات و واقعات کو بیان کرنا چاہوں تو اس کے لیے ایک الگ کتاب کی ضرورت ہوگی۔ تاہم مختصر الفاظ میں تحریر کروں تو کچھ یوں ہے کہ 1975ء میں بسلسلہ تعلیم مجھے تربیلہ ڈیم سے اپنے آبائی شہر لاہور منتقل ہونا پڑا۔ کالج ہوسٹل میں قیام کے دوران ہپناٹزم کے علم سے متعارف ہوا۔ گو اس سے قبل روحانی حوالے سے ایک تعلق علوم مخفی سے تھا۔ تاہم ہپناٹزم نے کچھ ایسا اثر چھوڑا کہ حقیقی معنوں میں مخفی علوم کا باب کھلتا چلا گیا اور یوں یہ روشنی آئندہ دنوں میں میری روح اور جسم کا حصہ بن گئی۔ آج ایک طویل عرصہ گزرنے اور منزل بہ منزل سفر کرنے کے بعد اللہ کے فضل سے جس مقام پر کھڑا ہوں، اللہ کا ہزاروں لاکھوں بار شکر ادا کروں تو تب بھی ناکافی ہوگا۔

☆ 1975ء میں علوم مخفی سے ابتدائی تعارف ہوا۔

☆ 85-1984ء سے مختلف رسائل و جرائد میں لکھنا شروع کیا اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔

☆ 1989ء میں علم دست شناسی پر کورس تشکیل دیا۔

☆ 1991ء میں علوم مخفی کی ترویج واشاعت کیلئے خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز کی بنیاد رکھی اور نجوم، پامسٹری، اعداد، جفر، ساعت اور عملیات پر اسباق تحریر کر کے علوم مخفی کی تعلیم وتربیت کا باقاعدہ آغاز کیا۔

☆ 1993ء میں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے راٹھور پبلشرز کے تحت میری پہلی کتاب خزینہ اعداد شائع ہوئی۔ اس کتاب کے بعد اب تک متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں اور کئی ایک اشاعت کے مختلف مراحل میں ہیں۔ اور یوں ان کتب کی تعداد دن بدن بڑھتی جا رہی ہے۔

☆ علوم مخفی سے تعلق اور ہر لمحہ اس خواہش نے کہ اپنے علم میں مسلسل اضافہ کیا جائے مجھے کمپیوٹر کے شعبہ کی طرف آنے پر مجبور کیا اور 1994ء میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی دفعہ علوم مخفی کا کمپیوٹر پروگرام تیار کر کے مارکیٹ میں پیش کیا۔ بالیقین یہ اللہ کی طرف سے دی گئی وہ کامیابی تھی جو اس سے پہلے کسی بھی پاکستانی کے حصے میں نہ آئی۔

☆ زندگی کے سفر میں ایک سنگ میل مارچ 1998ء کا بھی آتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ماہنامہ "راہنمائے عملیات" کا اجرا کیا گیا۔ ماہنامہ "راہنمائے عملیات" اللہ کے فضل سے ہر ماہ باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ علوم مخفی سے تعلق رکھنے والا ماہر عامل، طالب علم اور ایک عام آدمی اس ماہنامہ کو پڑھ کر راہنمائی حاصل کر سکتا ہے۔

☆ 1998ء میں ہی "خالد روحانی جنتری" کا اجراء کیا گیا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ اس وقت سے مسلسل ہر سال باقاعدگی سے شائع ہو رہی ہے۔ اس کے لئے اتنا کہنا ہی کافی ہے کہ اگر آپ "خالد روحانی جنتری" خریدتے یا پڑھتے ہیں تو پھر آپ کو کسی دوسری تقویم یا جنتری کو خریدنے اور پڑھنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔

☆ 2001ء میں اشاعت کتب کے حوالے سے ایک اور سرفرازی جو میرے حصے میں آئی وہ یہ

ہے کہ میں نے علوم مخفی کی قدیم عربی کتب کو ترجمہ کروا کے شائع کیا۔ قدیم عربی اور فارسی کتب کے ترجمہ اور اشاعت کا کام ہنوز جاری ہے۔

☆ الحمد للہ اللہ کے فضل و کرم سے مخفی علوم کے اس سفر کا ایک اور سنگ میل اکتوبر 2005 میں علوم مخفی پر انگریزی سہ ماہی جریدہ "Far-zoq" کی صورت میں سامنے آیا۔ اس جریدہ کا آغاز پاکستان اور دنیا بھر کے علوم مخفی کے شائقین کو پاکستان میں علوم مخفی پر ہونے والے کام اور قدیم مسلمان ماہرین علوم مخفی کے کیے ہوئے کاموں سے آگاہ کرنے کا عظیم مشن بھی لیے ہوئے ہے۔

☆ سال 2006 اس لحاظ سے خصوصی اہمیت کا حامل ہے کہ اس میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ ہندی نجوم کے ماہرین کی ضرورت کو پورا کرتے ہوئے خالد ہندی جنتری شائع کی گئی۔ اس سے قبل ہندی نجوم کے ماہرین کو انڈیا سے آنے والی روایتی جنتریوں کا انتظار کرنا پڑتا تھا' تاہم خالد ہندی جنتری کی اشاعت سے پاکستان کے ہندی نجوم کے شائقین کو ایسی جنتری دستیاب ہوگئی ہے جو تمام تر نریانہ (ہندی) حسابات پاکستان کے وقت اور ضروریات کے مطابق لیے ہوئے ہے۔

☆ سال 2008 فنی حوالے سے ایسی کامیابیاں لے کر آیا جن پر اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کیا جائے کم ہوگا۔ اس سال کئی نئی کتب کی اشاعت کے ساتھ دو ایسی تحقیقی دستاویزات تیار اور شائع کی جن کے مقابلے میں آج تک پاکستان میں کسی بھی قدیم و جدید ادارے نے سوچا بھی نہ ہوگا۔ خاص طور پر "دانشور تسویۃ البیوت" ایک ایسی دستاویزی کتاب ہے جو علم نجوم سے تعلق رکھنے والوں کے لیے ایک جزلازم کی حیثیت رکھتی ہے۔ اسی طرح ایک اور خاص دستاویزی کتاب "دانشور 50 سالہ تقویم 2001 تا 2050" ہے جو ہر ماہر نجوم کے لیے ایک انتہائی ضرورت اور اہمیت کی حامل ہے۔ تکنیکی حوالے سے چند ایک مزید کتب کا منصوبہ زیر غور ہے انشاء اللہ اس بارے مکمل تفصیل آپ ہر

ماہ شائع ہونے والے ہمارے ماہنامہ "راہنمائے عملیات" میں دیکھ سکیں گے۔

علوم مخفی کے ساتھ اس طویل سفر کی کہانی کا اختتام بالیقین زندگی کے اختتام تک جاری رہے گا انشاءاللہ۔ تاہم آج میں اس منزل پر پہنچ کر یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر اللہ عزّ وجل نے مجھے علوم مخفی میں مہارت سے نوازا ہے تو ان علوم کے فوائد ہر خاص و عام تک پہنچانا میرا فرض ہے۔ میرے علم، تجربے، نجومی، روحانی اور عملیاتی مہارت سے فائدہ اُٹھانا ہر خاص و عام کا حق ہے۔ اس حوالے سے ایک تعارفی پمفلٹ تیار کیا گیا ہے۔ اس وقت ادارہ جو خدمات آپ کے لئے انجام دے رہا ہے اُن کے بارے میں جامع معلومات فراہم کی گئی ہیں۔ آپ یہ پمفلٹ جوابی لفافہ ارسال کر کے مفت طلب کر سکتے ہیں۔ اگر آپ محسوس کریں کہ آپ کو کسی بات کی وضاحت درکار ہے تو بلا توقف خط کے ذریعے رابطہ کر سکتے ہیں۔

اللہ ہم سب کا حامی و ناصر ہو اور ہم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے اور ہمیں دنیا اور آخرت میں کامیاب فرمائے اور عذاب دوزخ سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

دعاگو

خالد اسحاق راٹھور

تعویذات، نقوش، طلسمات اور الواح

پہلے اسے پڑھیں

آپ کسی بھی مسئلے جیسے کہ شادی، اولاد، تسخیر ورجوع خلق، حصول جاہ و منزلت، مرتبہ، عزت، دولت، شہرت، مقدمے میں کامیابی، دشمن پر فتح، شر سے حفاظت، رد سحر، خاتمہ آسیب، حصول علم اور ذہانت نوکری، ترقی، رزق، مردانہ و زنانہ خصوصی امراض و کمزوری سے نجات، مختلف ذہنی، اعصابی، جسمانی اور روحانی امراض سے شفاء وغیرہ کے لئے حسب ضرورت عملیاتی مدد حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ خاص اوقات، جب کواکب شرف یا ہبوط، اوج یا زوال کی حالت میں ہوں یا آپس میں خصوصی نظرات بنا رہے ہوں (یعنی جب علوم مخفی کے حساب سے کواکب انتہائی اچھی حالت یا انتہائی بری حالت میں ہوں یا ایسی ہی ملتی جلتی کوئی اور سعد یا نحس حالت ہو) تب بھی خاص عملیات تیار کئے جاتے ہیں۔ اس سلسلے میں مزید تفصیل ذیل میں بیان کی جا رہی ہے تاہم پھر بھی کوئی بات وضاحت طلب ہو تو آپ اپنا پتہ لکھا جوابی لفافہ ارسال کر کے پوچھ سکتے ہیں۔

نوٹ: الواح اور نقوش کے استعمال کا مکمل طریقہ کار ہمراہ ارسال کیا جاتا ہے۔

لوحِ آیت الکرسی / رد سحر و تحفظ

یہ لوح جادو، سحر، کالے علم، ڈھابہ، ہانڈی، آسیب، اثر، حاضرات، جنات، ہمزاد، سایہ، پریوں اور دیگر مرئی و غیر مرئی مخلوقات، عملیاتی اور سحری اعمال سے تحفظ اور ان کے خاتمے کے لیے ہر درجہ موثر ہے۔ یہ لوح فردِ واحد استعمال اور افراد

خانہ کے لیے الگ الگ استعمال کے لیے بھی طلب کرسکتا ہے۔ جو فرد اپنے گھر کو ان خرابیوں اور اثرات سے محفوظ رکھنا چاہیں وہ بھی اس کو گھر میں رکھ کر اس کے فوائد سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کسی بھی قسم کے بد اثرات اور اعمال سے محفوظ رہنے کے لیے اس لوح کا استعمال ہمارے تجربہ کے مطابق حد درجہ موثر ہے۔

لوحِ خوش قسمتی

خاص کو اکبی حالتوں یعنی کواکب کی آپس میں سعد نظرات، شرف، اوج اور بعض خاص یوگ بننے کے اوقات میں لوح خوش قسمتی تیار کی جاتی ہے۔ زندگی کے عمومی مسائل کے خاتمہ کے لیے یہ مجرب ہے۔ کسی بھی خاص مقصد کے لیے یہ لوح بنوائی جاسکتی ہے۔ زندگی میں پیش آنے والی مختلف مشکلات، رکاوٹوں اور مسائل کے حل کے لیے موثر اور مجرب لوح ہے۔ ہر فرد کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

لوح زچگی

یہ لوح زچہ بچہ کی حفاظت، ان کو سحر، جادو، ٹونا اور ہر قسم کے سحری اور جسمانی نقائص اور اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے مفید ہے۔ بچوں کی پیدائش کے دوران خواتین مختلف سحری ونسوانی مسائل وامراض کا شکار ہوجاتی ہیں۔ ان اثرات و مسائل سے بچاؤ اور حل کے لیے یہ لوح خصوصی طور پر تیار کی جاتی ہے۔ یہ لوح ماں اور بچہ دونوں کے لیے مفید ہے۔

طلسم تسخیر وحاجت

یہ طلسم ایک خاص روحانی وعملیاتی طریقہ کار کے تحت تیار کیا جاتا ہے۔ آپ بھی رزق، دولت، شادی، تسخیر مطلوب، تسخیر خلق، حصول عہدہ، انعامی بانڈ، تسخیر دشمن، حصول اولاد، صحت، جادو وسحر سے حفاظت، حفظ وامان یا کسی بھی مطلب و مقصد کے لیے تیار کرواسکتے ہیں۔ یہ لوح کسی بھی ایک خاص مقصد یا ایک سے زائد مقاصد کے لیے حسب خواہش حاصل کرسکتے ہیں۔

طلسم صحت وشفاء

طلسم صحت تیار کرتے ہوئے شفاء کے حوالے سے خاص کو اکبی حالتوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے اور اس کو مزید پُر اثر

بنانے کے لیے اس پر خاص روحانی عمل کیا جاتا ہے۔ اس طرح یہ طلسم فرد کو بیماری سے نجات اور صحت دلانے کی غیر معمولی برقی و مقناطیسی طاقت کا حامل ہو جاتا ہے۔ آپ کسی بھی بیماری کا شکار ہوں' دوا کے ساتھ دعا' کو بھی علاج کا حصہ بنائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

لوحِ قمر

شرف قمر کا انتہائی سعد اور ہبوط قمر کا انتہائی نحس وقت ہر ماہ آتا ہے۔ دوران گردش جب قمر حالت شرف میں ہوتا ہے تو اس وقت ہر قسم کے نیک و سعد اعمال تیار کیے جاتے ہیں اور جب قمر حالت ہبوط میں ہوتا ہے تو ہر قسم کے نحس و بندش کے اعمال تیار کیے جاتے ہیں۔ آپ بھی اپنی ضرورت کے مطابق ان اوقات سے فائدہ اٹھانے کے لیے رابطہ کر سکتے ہیں۔

لوحِ مریخ / لوحِ تحفظ

دشمن سے حفاظت' مخالفین پر غلبہ حاصل کرنے' دشمنوں کو شکست دینے، ان کی تکلیفوں سے محفوظ رکھنے، مقدمہ یا لڑائی میں کامیابی' صحت' سحری و آسیبی امراض سے بچاؤ' تحفظ اور قوت جسمانی جیسے فوائد حاصل کرنے کے لیے یہ لوح استعمال ہوتی ہے۔ اس کے استعمال سے آپ ایک خاص قسم کا روحانی تحفظ حاصل کریں گے۔ مختلف مردانہ امراض، مسائل اور ازدواجی و جسمانی مسائل کے حل' مردانہ طاقت' صحت' جسمانی حالت کی بہتری کے ساتھ ساتھ آسیب اور سحر وغیرہ سے بچاؤ کے لیے یہ ایک لاجواب لوح ہے۔

لوحِ شمس

عزت و وقار' شہرت' کامیابی' عروج' حکومت' سیاست' حصول عہدہ' اعلیٰ پوزیشن' نوکری میں استحکام اور ترقی، اولاد نرینہ کے حصول کے لیے بہترین لوح ہے۔ کاروبار میں ترقی، حکومت اور عہدے کے حصول، ملازمت میں ترقی، اپنے اپنے شعبے میں غیر معمولی کامیابی اور مستقل بنیادوں میں بزنس اور کاروبار کو قائم کرنے، اپنے شعبے، ریڈیو، ٹی وی اور عوام میں شہرت اور مقبولیت حاصل کرنے کے لیے اس لوح کا استعمال مفید ثابت ہوگا۔

لوحِ زہرہ

عوام وخواتین میں مقبولیت، تسخیر محبوب، رجوع خلقت، شادی، حسن، خوبصورتی اور کشش پیدا کرنے کے لیے باکمال لوح ہے۔ بیوٹی پارلر اور ڈاکٹروں سے استفادہ کے ساتھ ساتھ اس لوح کا استعمال حیرت انگیز نتائج لائے گا۔ وہ مرد اور خواتین جو حسن اور خوبصورتی کے مسائل کا شکار ہوں وہ بھی اس لوح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

لوحِ عطارد

برائے علم وعقل اور حافظے میں اضافہ رزق، کاروبار اور تجارت میں ترقی، فصاحت وبلاغت، دماغی امراض سے بچاؤ، امتحان میں کامیابی اور بچوں کی تعلیم میں اعلیٰ کارکردگی کے لیے ایک تحفہ ہے۔ حافظے کی کمزوری، تعلیم میں دل نہ لگنے یا جن لوگوں کا ذاتی کاروبار نہ چلتا ہو وہ ان کے لیے مفید ہے۔

لوحِ مشتری/لوحِ رزق

دولت، استحکام، خوش حالی، تجارت میں اضافہ، ترقی، حصول جائیداد، انعامی بانڈ، لاٹری، خاتمہ غربت جیسے مقاصد کے لیے یہ لوح بہت زیادہ مفید ہے۔ وہ خواتین وحضرات جو روزگار کے مسائل یا بندش کا شکار ہیں یا وہ جن کی نوکری یا کاروبار کے معاملات میں مخالفت یا دشمنی کی وجہ سے مسائل اور رزق میں برکت یا وسعت نہیں ہے۔ وہ جن کے اخراجات زیادہ اور آمدن کم ہے۔ جنھیں مالی مشکلات کا سامنا ہے۔ قرض کی ادائیگی کرنی ہے یا مالی آسودگی حاصل کرنی ہے یا کاروبار میں برکت اور کامیابی، نوکری میں ترقی مطلوب ہے تو وہ اس لوح سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ کسی بھی قسم کی مالی، مادی، کاروباری اور پیشہ ورانہ کامیابی کی بات ہو اس لوح سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ ذاتی کاروبار یا دفتر چلانے والوں کے لیے بھی یہ بہت موثر ہے۔

لوحِ زحل

زحل کے ناقص اثرات کے خاتمے کے لیے یہ لوح خاص طور پر تیار کی جاتی ہے۔ ساڑھ ستی کے لیے بھی مفید۔ جب چلتے کام رکنے لگ جائیں اور کام ہوتے ہوتے رہ جائیں تو سمجھ لیں کہ آپ کو اس لوح کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ ایک کے بعد دوسرے مسئلہ کا شکار رہتے ہیں۔ ایک مصیبت سے جان چھوٹی تو دوسری میں گرفتار ہو گئے۔ مسائل اور

پریشانیوں کا انبار کاموں کا نہ ہونا۔ ہر مسئلہ میں رکاوٹ اور التواء اور ان دیکھے ہاتھوں کا ہوتے کاموں کو روک دینا جیسے مسائل کے لیے اس لوح کا استعمال مفید اور موثر ثابت ہوگا مختلف قسم کی ناکامیوں اور پریشانیوں سے تحفظ کے لیے حد درجہ موثر ہے۔ اس کے علاوہ وہ لوگ جو بڑے پیمانے پر کاروبار کرتے ہیں، بڑے پلازے اور عمارتیں بناتے ہیں یا وہ لوگ جو اپنے کاروبار اور کاموں کو استحکام دینے کے خواہش مند ہوں اور ایک طویل عرصہ کے لیے کامیابی کے خواہاں ہوں ان کے لیے بھی یہ لوح حد درجہ موثر ہے۔ غرضیکہ ہر وہ کام جس میں آپ غیر معمولی اور طویل عرصہ تک کامیابی چاہتے ہوں کے لیے بھی یہ لوح حاصل کر سکتے ہیں۔

مکمل اعتماد اور یقین کے ساتھ رجوع کریں

زعفرانی نقوش

بیماری کی نوعیت کچھ بھی ہو! بیماری چاہے کتنی پرانی ہی کیوں نہ ہو! بیماری چاہے کتنی ہی موذی کیوں نہ ہو! زعفرانی نقوش کا ایک کورس کرنے سے اس کے اثرات آپ پر خود ظاہر ہوں گے۔

یہ "زعفرانی نقوش" درجہ اول کے زعفران سے خاص کر کبھی اوقات میں کاغذ پر تحریر کیے جاتے ہیں اور صحت اور تندرستی کے حوالے سے ان پر خصوصی آیات قرآنی اور اسماء ربی کا ورد بھی کیا جاتا ہے۔ تاکہ ان کے اثرات میں زیادہ سے زیادہ طاقت پیدا کی جاسکے اور ان کو استعمال کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل ہو اور اس کو صحت کے جن مسائل سے واسطہ ہے ان کا حل نکلے اور وہ صحت یاب ہو۔

خاتم سلیمان

خاتم سلیمان مختلف مسائل کے لیے موثر ثابت ہوتی ہے۔ یہاں ان سب کا بیان بہت زیادہ جگہ گھیرے گا سو اس کی مکمل خصوصیات کی تفصیل آپ ہماری کتاب طلسمات زہرہ میں دیکھ سکتے ہیں۔

لوحِ استخارہ

یہ لوح کسی بھی کام یا بانڈ نمبر وغیرہ کے لیے استخارہ کرنے کے لیے مفید ہے۔ بعض دفعہ انسان دوراہے پر کھڑا ہوتا ہے کہ وہ اِدھر جائے یا اُدھر جائے۔ جب فیصلہ کرنا بہت مشکل اور ضروری بھی ہو تو ایسے حالات میں اس لوح کا بنوانا مفید رہتا ہے۔ استخارہ سے فیصلہ کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ بہت سے قارئین سوال کرتے ہیں کہ کیا اس کا استعمال ہر کام میں استخارہ کے لیے کیا جاسکتا ہے تو اس کا جواب ہاں میں ہے۔ آپ حسب منشاء کسی بھی سوال کے جواب کے لیے اطمینان قلب سے استعمال کر سکتے ہیں۔ یہ آپ کو درست جواب حاصل کرنے میں حد درجہ معاون ثابت ہوگی۔

انگوٹھی عدد 9

معاملات زندگی میں عمومی تکمیلیت اور متفرق مسائل کے حل کے لیے عدد 9 کی انگوٹھی بہت زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ عدد 9 بلحاظ اعداد اختتامی اور مکمل کر دینے والا عدد ہے۔ سو اس حوالے سے اس عدد کی انگوٹھی کو مختلف کاموں کو باخیر انجام دینے اور معاملات میں عمومی کامیابی کے لیے اعتماد سے استعمال کیا جاتا ہے۔

برکاتی انگوٹھی

کاروبار اور تجارت میں اضافے، رزق میں برکت، حصول روزگار، حصول اولاد، تسخیر و رجوع خلقت، شادی، محبت، صحت، خصوصی امراض، رد سحر، جادو، مقدمے میں کامیابی وغیرہ کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے۔

انگوٹھی مریخ

جنسی قوت، صحت، توانائی، جسمانی، حیوانی تحفظ، خاتمہ بیرونی اثرات اور رد سحر کے لیے اس کو بہت دفعہ تجربے کے بعد زود اثر پایا گیا ہے۔ یہ تانبے پر خاص اوقات میں خاص عمل کے تحت تیار کی گئی ہے۔ تانبے پر یہ خاص انگوٹھی ایک طویل عرصہ سے تیار کی جارہی ہے اور اپنے اثرات کے حوالے سے اس کو موثر پایا گیا ہے۔

جواب طلب امور کے لیے جوابی لفافہ لازم ارسال کیجیے۔

الواح رفع رجعت/نحوست سیارگان

الواح رجعت و نحوست ہیں کیا؟

بعض اوقات پیدائشی زائچہ میں سیارگان کی رجعت اور نحوست فرد پر اس طور اثر انداز ہوتی ہے کہ اس کی تمام صلاحیتیں بے کار ثابت ہوتی ہیں۔ وہ جو بھی کوشش اور محنت کرتا ہے بے مقصد ثابت ہوتی ہے۔ ذیل میں دیئے گئے مختلف مسائل مختلف کواکب کی رجعت یا نحوست سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان تفصیلات کو پڑھنے کے بعد آپ کو خود بھی اندازہ ہو جائے گا کہ آپ کے زائچہ میں موجود کواکب کس طرح آپ پر اثر انداز ہو رہے ہیں۔ تکنیکی جواب کے لیے آپ ادارہ سے بھی رابطہ کر سکتے ہیں اور جان سکتے ہیں کہ آپ کے زائچے میں کون سے کواکب رجعت یا نحوست کا شکار ہیں اس سلسلے میں مزید تفصیل بزائچہ جات کے عنوان کے تحت دی گئی ہے۔

لوح رفع نحوست شمس

شمس جب کسی فرد کے زائچہ پیدائش میں نحوست کا شکار ہو تو ایسے فرد کو معاشرے میں عزت و وقار کی نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا۔ حکومتی اداروں سے متعلقہ معاملات میں اُس کو پریشانی کا شکار ہونا پڑتا ہے۔ اول تو اُسے اِس قابل نہیں سمجھا جاتا کہ اہم کام اُس کے سپرد کیا جائے اور اگر کہیں وہ اہم جگہ پر ہو تو اُس کو اپنے اختیارات استعمال کرنے میں مشکلات پیش آتی ہیں۔ زندگی کو ایک باوقار انداز میں گزارنے اور معاشرے اور خاندان میں عزت و مرتبے کے حصول کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ شمس نحوست سے پاک ہو۔ سو ادارہ راہنمائے عملیات سے رجوع کر کے لوح رفع نحوست شمس حاصل کریں اور ایک باعزت اور بے وقار زندگی گزاریں۔

لوح رفع نحوست قمر

قمر کی نحوست سب سے زیادہ شیر خوار بچے کی نشو ونما کو متاثر کرتی ہے۔ وہ بچے جو کمزور رہ جاتے ہیں یا وہ جو عمر میں تو بڑے ہو جاتے ہیں مگر بنیادی طور پر مختلف یا کسی ایک عضو کی کمزوری کا شکار ہو جاتے ہیں تو ان کے زائچہ پیدائش میں قمر

نحوست کا شکار ہوتا ہے۔ایسے تمام افراد جن کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا اور ان کے ذہن کے اندر خیالات کے مختلف دھارے چلتے رہتے ہیں وہ بھی نحوست قمر کا شکار ہوتے ہیں۔ جو لوگ کسی نہ کسی طور پر مائع، پانی، تیل یا سفری امور سے متعلق کاروبار کر رہے ہیں یا ان شعبوں میں ملازمت کر رہے ہیں جیسے جہاز رانی، مشروب سازی، ہوٹل وغیرہ تو وہ متعلقہ معاملات میں مسائل کا شکار ہیں تو وہ اپنے زائچہ پیدائش میں موجود قمر کی نحوست کو دور کرنے کے لیے خصوصی لوح رفع نحوست قمر حاصل کریں اور کامیابی کو اپنی زندگی کا حصہ بنائیں۔

لوح رفع رجعت/نحوست عطارد

عطارد جب کسی کے پیدائشی زائچہ میں رجعت/نحوست کا شکار ہوتا ہے تو عمر بھر کے لیے عطارد سے متعلقہ معاملات میں مسائل کا شکار رہتا ہے۔ عطارد کی رجعت/نحوست کی وجہ سے فرد کی ذہانت اور عقل و دانش میں کمی اور کمزوری رہ جاتی ہے اور یوں پڑھائی کے میدان میں وہ کامیابیاں حاصل نہیں کر پاتا جو عمومی طور پر حاصل کرنا چاہیے۔ کاروباری حضرات' سیلز مین' ملازمت پیشہ خواتین و حضرات اور اساتذہ اپنے روزمرہ کے معمولات میں عطارد کی رجعت/نحوست کی وجہ سے کامیابی حاصل نہیں کر پاتے اور مشکلات میں گھرے رہتے ہیں۔ سو ایسے تمام اصحاب و خواتین جو یہ محسوس کریں کہ وہ اوپر بیان کردہ اور متعلق معاملات میں مسائل کا شکار ہیں تو انہیں چاہیے کہ وہ ادارہ ''راہنمائے عملیات'' سے رابطہ کر کے خصوصی لوح رفع رجعت/نحوست عطارد حاصل کریں اور مندرجہ بالا مسائل سے نجات اور متعلقہ شعبوں میں کامیابی و کامرانی کو اپنا مقدر بنائیں۔

لوح رفع رجعت/نحوست زہرہ

زہرہ کی رجعت/نحوست فرد کی زندگی میں خوشیوں اور آسانیوں کی کمی کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ عشق و محبت کے متوالوں کے لیے یا وہ جوڑے جو ازدواجی زندگی کی سچی خوشیوں سے محروم رہتے ہیں در حقیقت کہیں نہ کہیں زہرہ کی رجعت/نحوست ان کو متاثر کر رہی ہوتی ہے۔ وہ لوگ جو شو بز/میڈیا، بیوٹی پارلر/بوتیک اور فیشن کی دنیا سے منسلک ہیں۔ اگر ان کے زائچہ میں زہرہ رجعت/نحوست سے پاک نہ ہو تو وہ عوامی پذیرائی حاصل نہیں کر پاتے ہیں۔ ایسے افراد جو آسان ذرائع سے روپیہ حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں یا وہ جو ریس' لاٹری' سٹاک مارکیٹ وغیرہ جیسے امور سے

وابستہ ہیں اور فائدے کی بجائے نقصان اٹھاتے ہیں تو ان کو اس بات کو سمجھ لینا چاہیے کہ زہرہ ان کے پیدائشی زائچہ میں رجعت/نحوست کا شکار ہے۔ سو اپنی زندگی میں خوشیاں اور آسانیاں لانے اور معاملات کار میں روانی کے لیے ادارہ راہنمائے عملیات سے رجوع کریں اور زہرہ کی رجعت/نحوست دور کرنے کے لیے خاص تیار کردہ لوح رفع رجعت/نحوست زہرہ کو حاصل کریں۔ اس لوح کو حاصل کر کے معاملات زندگی میں آسانیوں کے حصول کو یقینی بنائیں۔

لوح رفع رجعت/نحوست مریخ

جب مریخ زائچہ میں رجعت/نحوست کا شکار ہو تو فرد بلاوجہ بات بے بات لڑائی جھگڑا اور دنگا فساد پر آمادہ رہتا ہے اور یوں کسی نہ کسی مسئلہ میں اُلجھ کر اپنی زندگی کو آگے لے جانے کی بجائے پیچھے کی طرف لے جاتا ہے۔ وہ تمام لوگ جو انجینئرنگ، فوج، پولیس یا ایسے دیگر اداروں سے منسلک ہیں۔ مریخ کی رجعت/نحوست سے محفوظ رہنا ہی ان کے لیے بہتر ہے وگرنہ ان کے کام یا متعلقہ شعبے میں ترقی ممکن نہیں۔ وہ افراد جو جسمانی کھیل کھیلنے کے شوقین ہیں یا جسمانی کھیلوں کے مقابلوں میں حصہ لینا چاہتے ہیں اور کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کے لیے بھی مریخ کا رجعت/نحوست سے پاک ہونا نہایت ضروری ہے وگرنہ کامیابی کا حصول ممکن نہ ہوگا۔ سو ایسے تمام کام جن میں اوزار، آگ، ہمت، طاقت اور محنت کا عمل دخل ہو تو وہاں مریخ کا نحوست اور رجعت سے پاک ہونا ہی کامیابی دلا سکتا ہے۔ سو اس حوالے سے ادارے کی تیار کردہ خصوصی لوح رفع رجعت/نحوست مریخ حاصل کریں تا کہ معاملات میں آسودگی پیدا ہو۔

لوح رفع رجعت/نحوست مشتری

جب کسی کے پیدائشی زائچہ میں مشتری رجعت/نحوست کا شکار ہو تو ایسا فرد اپنی زندگی میں رزق کی تنگی اور روزی میں برکت نہ ہونے کی شکایت کرتا ہوا پایا جاتا ہے۔ عالم دین، مذہب اور انصاف سے متعلقہ معاملات کو ڈیل کرنے والوں کو بھی وہ مقام اور عزت حاصل نہیں ہوتی جو کہ ہونی چاہیے۔ ایسے تمام افراد جو اولاد نرینہ کے خواہشمند ہیں مگر لاکھ کوششوں اور منتوں کے باوجود ان کو من کی مرادنہیں ملتی تو یہ بات یقینی ہے کہ ان کے پیدائشی زائچہ میں مشتری رجعت/نحوست کا شکار ہے۔ سو اوپر بیان کردہ اور متعلقہ معاملات میں مسائل کے حل کے لیے ادارہ "راہنمائے عملیات" سے رجوع کریں اور لوح رفع رجعت/نحوست مشتری بنوائیں۔

لوح رفع رجعت/نحوست زحل

ایسے تمام افراد جن کی زندگی میں تاخیر التواء اور رکاوٹیں ایک لازمی امر ہے تو وہ یہ بات جان لیں کہ ان کے پیدائشی زائچہ میں زحل کا حالت رجعت/نحوست میں ہونا بھی اسی طرح لازم ہے۔ غربت اور تنگ دستی کے شکار لوگ بھی رجعت/نحوست زحل کے تحت آتے ہیں۔ وہ تمام افراد جو کسی نہ کسی طرح زمین کی خرید و فروخت یا ایسا کوئی بھی شعبہ جو زمین سے منسلک ہوتے ہیں اور ان کو اپنے شعبہ میں خاطر خواہ کامیابی کی بجائے خاطر خواہ نقصان ہو تو ان کو بھی اس بات کو سمجھ لینا چاہیے کہ زحل ان کے زائچہ پیدائش میں حالت رجعت/نحوست میں ہے۔ خاص طور پر ان افراد کو خصوصی طور پر لوح رجعت/نحوست زحل کی ضرورت ہے۔ جن کی زندگی میں ٹھہراؤ کی کمی ہو اور اہم معاملات مستقل بنیادوں پر حل نہ ہوتے ہوں۔ سو آج ہی ادارہ سے رابطہ کر کے لوح رفع رجعت/نحوست زحل بنوائیں اور زندگی کے امتحانوں کو ثابت قدمی سے پار کرتے جائیں۔

لوح رفع نحوست راس (راہو)

راس (راہو) جب کسی کے پیدائشی زائچہ میں نحوست کا شکار ہوتا ہے تو انسان کو زندگی میں پے در پے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور اس کی خواہشیں حسرتیں بن کر رہ جاتی ہیں۔ اگر یہ کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ راس (راہو) کا نحوست کا شکار ہونا انسان کو غربت، افلاس، بھوک اور انجانے مسائل کا شکار کر دیتا ہے۔ لہذا ایسے لوگ جو اپنے آپ کو اوپر بیان کردہ حالات کا شکار سمجھیں تو وہ فی الفور رفع نحوست راس (راہو) بنوائیں تا کہ زندگی کی گاڑی آسانی سے چل سکے۔

لوح رفع نحوست ذنب (کیتو)

ذنب (کیتو) جب کسی کے زائچہ پیدائش میں نحس ہو تو متعلقہ معاملات میں ایک ایسی نحوست آجاتی ہے جو لڑائی جھگڑا، نقصان، حادثہ، پریشانی، جان لیوا مرض غرضیکہ گھٹیا قسم کے حالات سے انسان کو دوچار کر دیتی ہے۔ گھٹیا اور چھوٹے قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑتا ہے اور انسان کو ان کے ہاتھوں ذلیل و خوار ہونا پڑتا ہے۔ لہذا ایسے لوگ جو اپنے آپ کو اوپر بیان کردہ حالات کا شکار محسوس کریں تو وہ سمجھ لیں ان کو لوح رفع نحوست ذنب (کیتو) کی ضرورت ہے۔ اس خصوصی لوح کا حصول ان کو مسائل سے چھٹکارہ دلائے گا۔

لوح رفع رجعت/نحوست یورانس

یورانس جب کسی کے پیدائشی زائچہ میں رجعت/نحوست کا شکار ہوتا ہے تو وہ انسان ناگہانی آفات اور مصیبتوں کے گھیرے میں رہتا ہے۔ کسی نہ کسی انداز میں جدید آلات کے استعمال میں نقصان ہوتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ زندگی میں تعمیری رجحانات کم اور تخریبی رجحانات زیادہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا اپنے آپ کو رجعت/نحوست یورانس سے محفوظ رکھنے کے لیے اور متعلقہ معاملات میں بہتر نتائج کے حصول کے لیے ادارہ ہذا سے لوح رفع رجعت/نحوست یورانس بنوائیں۔

لوح رفع رجعت/نحوست نیپچون

نیپچون جب کسی کے زائچہ پیدائش میں رجعت/نحوست کا شکار ہوتا ہے تو فرد حقیقی دنیا میں کم اور خیالی دنیا میں زیادہ وقت گزارتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو نشہ اور دیگر ایسی بری عادتوں کا شکار کر لیتے ہیں اور ان کے اہل خانہ ان کی وجہ سے تکلیف اور مسائل کا شکار ہو جاتے ہیں۔ تخلیقی کام کرنے والوں کو بھی نیپچون کی رجعت/نحوست مسائل کا شکار کرتی ہے۔ لہٰذا ایسے تمام لوگ جو اوپر بیان کردہ معاملات کے حوالے سے مسائل اور پریشانیوں کا شکار ہوں تو ان کو لوح رفع رجعت/نحوست نیپچون بنوا کر معاملات میں بہتری کروانا چاہیے۔

لوح رفع رجعت/نحوست پلوٹو

پلوٹو جب کسی کے زائچہ پیدائش میں رجعت/نحوست کا شکار ہوتا ہے تو انسان کی زندگی میں کچھ ایسی باتیں در آتی ہیں جن کے تحت وہ ایسی شدت پسندی کا شکار ہو جاتا ہے کہ جو صرف اور صرف اس کو تباہی اور ناکامی کے اندھیروں میں دھکیل دیتی ہے۔ پلوٹو کی رجعت/نحوست ایک منفی قسم کا انقلابی رویہ انسان کے اندر پیدا کر دیتی ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے لیے مسائل خود مول لے لیتا ہے۔ لہٰذا ایسے تمام لوگ جو ایسے مسائل کا شکار ہوں ان کو معاملات میں بہتری کے لیے لوح رفع رجعت/نحوست پلوٹو بنوانا چاہیے۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

كتاب الالف وهو كتاب الاحدية

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قدرت اور طاقت اللہ کے لیے ہے

احدیت اُس کی وحدانیت میں واحد کی حمد ہے۔ وحدانیت اُس کی احدیت میں احد کی حمد ہے۔ فردیت اُس کی وتریت میں وتر کی حمد ہے۔ وتریت اُس کی فردیت میں فرد کی حمد ہے۔ اللہ اکبر ناظر نے نظر کا استدراک کیا۔ اس وقت طبیعت ٹھہر گئی۔ بشر کا وجود تضمین کے ساتھ ظاہر ہوا۔ وہ تصریح کے ساتھ ظاہر نہیں ہوا۔ وحدانیت اُس کی اثنینیت میں واحد کی حمد ہے۔ فردیت اُس کی زوجیت میں فرد کی حمد ہے۔ وتریت اُس کی شفعیت میں وتر کی حمد ہے اور وہ باقی رہے گا۔ اُس کی احدیت میں احد کی حمد ہے۔ اللہ سبحانہ وتعالی انسان واحد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی پاکی کے ساتھ درود بھیجے جن کا وجود عدد کی صناعت پر ضرب موقوف کے بعد ہوا۔ اسی طرح فرد اور وتر ہے جو احد کے علاوہ ہے۔ اُن کی ذات اقدس پر ہمیشہ درود و سلام ہو۔

میرے امین متقی نیک اور خفی بھائیو تم پر اللہ تعالی کا سلام۔ اُس کی رحمت اور اُس کی برکات ہوں۔ تم سب سنو تم اس کو مت پھیلاؤ تم کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جاؤ گے یہ

کتاب الف یعنی کتاب احدیت ہے۔ تمہارے پاس اس احدیت کے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری خوش بختی کے لیے آئے اُس کا رسول ایک ہے جو اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرتا ہے اور تم سب کی زوجیت کے لیے اُس کا رسول تنہا ہے اُس کا رسول تمہاری شفعیت کے لیے وتر ہے۔ تم اُس کے دین کے راستوں کی غایات کی تحقیق کرو اللہ تعالیٰ تائید کے ساتھ تمہاری مدد کرے۔ آمین۔

بے شک احدیت احد کی جگہ ہے۔ اُس جگہ پر عزت کا حجاب ہے جسے ہمیشہ کے لیے نہیں اُٹھایا جائے گا۔ اُس کی احدیت میں اُس کے سوا کوئی نہیں دیکھ سکتا۔ کیونکہ حقائق اس کا انکار کرتے ہیں۔ معلوم ہو بے شک انسان وہ ہے جو نسخ کا مکمل ترین ہے اور پیدا کی گئی چیزوں میں سے سب سے اتم ہے۔ اُس کی مخلوق وحدانیت پر ہے احدیت پر نہیں ہے کیونکہ احدیت کے لیے اطلاق پر غنی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ کوئی ایک طاقت نہیں رکھتا۔ انسان پر یہ معنی صحیح نہیں ہوتا۔ وہ بھی واحد ہے۔ تو وحدانیت احدیت کی طاقت نہیں رکھتی۔ اسی طرح واحد احدیت کا مقابلہ نہیں کرتا۔ کیونکہ احدیت خواہشات کی ذات کے لیے ذاتی ہے۔ وحدانیت کو میں نے تثنیہ کا نام دیا ہے۔ اسی لئے رب کی ذات کے بارے میں احد آیا ہے اور واحد نہیں آیا۔ اور اُس کے ساتھ تنزیہ (پاک ہونا) کے اوصاف آئے ہیں۔ یہود نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ ہم سے اپنے رب کا نسب بیان کریں۔ تو اللہ تعالیٰ نے سورۃ قل ھو اللہ احد نازل فرمائی تو نسب آ گیا۔ انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اُس کی

صفت یا تعریف بیان کریں۔

پھر احدیت کا اطلاق انسان وغیرہ میں سے ہر موجود پر ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان اُس میں طمع رکھتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے فلیعمل عملا صالحا ولایشرک بعبادة ربه احداً مشرکین نے اللہ تعالی کے ساتھ فرشتوں، ستاروں، انسانوں، شیاطین، حیوانات، درختوں اور جمادات کو بھی شامل کر لیا۔ تو احدیت تمام موجود میں چلنے والی ہو گئی۔ اور انسان کا طمع اختصاص سے زائل ہو گیا۔ اور تمام مخلوقات سریان الٰہی کے لیے احدیت میں عام ہو گئیں۔ جس کے ساتھ مخلوق شعور نہیں رکھتی مگر جسے اللہ تعالی چاہے شعور عطا کر دیتا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد پاک ہے وقضی ربک الا تعبدوا الا ایاہ. اُس کی قضا یہ ہے کہ اس کے لیے کوئی راستہ نہیں ہے کہ وہ مخلوق کی وسعت میں ہو کہ اُسے لوٹا دیا جائے۔ تو وہ ماضی میں نافذ ہے۔ تو عبد اللہ سبحانہ کے سوا کسی کی عبادت کرنے والا نہیں ہے اور معبود شخص منصوب نہیں ہے وہی مطلوب راز ہے۔ وہی احدیت کا راز ہے۔ وہ ایسا مطلوب ہے جو لاحق نہیں ہے وہ رب کی عبادت کرتا ہے اور اللہ تعالی جامع ہے اور اسی لئے اپنے قول کے ساتھ اہل افہام کے لیے اشارہ کیا ولایشرک بعبادة ربه احدا۔ بے شک احد شریک ہونے کو قبول نہیں کرتا اور نہ ہی شریک کے لیے کوئی عبادت ہے اور عبادت صرف رب کے لیے ہے۔ اُسے مقام ربوبیت کی طاقت اور تنزیہ پر احدیت کے باقی رکھنے کی خبر ہو گی۔ وہ تنزیہ جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔ تو احد عزیز ہے اُسی کی

تجلی ہمیشہ رہے گی۔ بے شک اُس کی حقیقت منع کرتی ہے۔ وہی وجہ ہے جس کے لیے جلانے والی کشتیاں ہیں۔ اے میرے بھائی اصل کے لحاظ سے تم اس حجاب کے اٹھانے میں طمع نہ کرو تم جاہل اور پریشان رہو گے۔ لیکن وحدانیت کے حاصل کرنے میں طمع کو طاقت دو کیونکہ اُس میں تمہاری پیدائش ہوئی ہے وہ تمہارے سوا پر توجہ رکھتی ہے اور وہ جنت عدن وغیرہ میں ظاہر ہو گئی ہے اور تمہارے لئے ثابت ہو گئی ہے اور اُسے انا کے ساتھ نسبت دی۔

ہم نے کتاب یاء میں انا' اضافت اور ان ضمائر کے مشابہات کا ذکر کیا ہے۔ وہ کتاب الھو سے مشہور ہے۔ تفصیل کے ساتھ وہاں دیکھیں اور واحد کی اصل کے بغیر تعریف نہیں ہوتی۔ عدد اور کثرت اپنے تصرف کے ساتھ معقول غیر موجود مراتب میں ظاہر ہو گئے ہیں۔ جو کچھ بھی وجود میں ہے وہ واحد ہے اگر وہ واحد نہ ہوتا تو اللہ تعالی کے ہاں وحدانیت کا ثابت ہونا صحیح نہ ہوتا۔ بے شک موجد کے لیے ہر چیز ثابت ہو گئی ہے۔ جیسے کہا گیا ہے۔ ہر چیز میں علامت اس بات کی دلیل ہے کہ بے شک وہ واحد ہے۔

اور یہ آیت جو ہر چیز میں ہے اللہ تعالی کی وحدانیت کی دلیل ہے۔ یہ وحدانیت اُس چیز کی ہے جس کا دوسرا امر نہیں ہے اور وجود میں کسی چیز کا جال نہیں ہے اور عارف کے سوا سب نے خالق کی وحدانیت کے ساتھ پستی اختیار کی۔ وہ لازمی طور پر واحد ہے وہ

اس بات کا خیال نہیں کرتے کہ مشرک واحد نہیں کہتے لیکن وہ دور جگہ سے کہتے ہیں۔ اسی
لئے شقی دوری کے ساتھ اور مومن قریب جگہ سے کہتا ہے اس کے لیے قرب کے ساتھ خوش
بختی ہے۔ مگر یہ بات نہیں ہے اس مشرک کے لیے معبود ذات کی وحدانیت ثابت کردی گئی
اور شریک کی وحدانیت بھی ثابت کر دی گئی۔ پھر شریک کی وحدانیت کے لیے اُسے
وحدانیت حسی عطا ہوئی پھر حق کی وحدانیت کے لیے اُسے وحدانیت عطا کی گئی اُس کا راز
یہ ہے کہ جیسے کعبہ کے لیے چہرہ متوجہ ہوتا ہے اور قلب حق کے لیے متوجہ ہوتا ہے اس کے سوا
کہ امر مشروع ہے۔ جیسے تمام ملائکہ نے حضرت آدم علیہ السلام اور اُن کے خالق کے اسرار
کے لیے سجدہ کیا۔ پھر ہر عبادت اس امر پر ٹھہری جس کی تعریف کی گئی۔ اور ہر عبادت جو
امر سے قائم نہیں ہوئی قابل مذمت ہے۔ اور اُس کی تعریف نہیں کی گئی لیکن وہ اُس مشیت
پر قائم ہوئی جو احدیت کی ذات کے استوی کی جگہ ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ما کتبنا ھا
علیھم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا۔ تو یہ بات ثابت ہوگئی کہ
وہ حق ہے وہ اس لائق ہے کہ اُس کا لحاظ کیا جائے۔ یہ الھیت کے سوا ہے۔ اگر وہ اُس
الوہیت کا راز ہوتا جس کا تخیل تم اس معبود میں کرتے ہو تو وہ اُس کی اصل کے لحاظ سے
عبادت نہ کرتے تو ہمارے لئے امر کے مقام پر اُن کے لیے الوہیت کا راز قائم ہو جاتا
غیر اس بات کے کہ حق مشیت کے امر کے ساتھ سعادت کا بہترین اور عمدہ ہے۔ اور بدبختی
کا بڑا حصہ مشیت کے ارادے کے ساتھ ہے تو اللہ تعالیٰ کے سوا شریعت کی جگہ پوری نہیں

ہوئی۔ پھر اُس نے عقل کے پردے کے پیچھے اسرار کو نازل کرنا شروع کیا۔ اُسی کے ساتھ
مشیت کے ارادے سے رسول فکر لائے۔ حکماء اُسے سیاست کا نام دیتے ہیں اسی لئے
اُنہوں نے خیال کیا کہ انبیاء نے اس طرح شروعات کی وہ اُن پر اترتا ہے اور وہی اُس کی
اصل ہے اور اُنہوں نے مشیت کے امر کی پہچان نہیں کی۔

اُن کی اس جہالت کا سبب مشیت کے ساتھ ہے معبود نے ہر زبان ہر حال اور
زمان میں اجازت دے دی وہ تو واحد ہی ہے۔ اور ہر عابد سے عابد ہے۔ وہ صرف واحد
ہے۔ پھر واحد اور دو ہیں۔ وہ تو صرف واحد ہے اسی طرح تین، چار، دس اور سو ہیں۔ اور
الف اُس کی طرف ہے جو ختم ہی نہیں ہوتا۔ جو ہم واحد کے سوا پاتے ہیں وہ زائد امر نہیں
ہے۔

بے شک واحد دو معقول مرتبوں میں ظاہر ہوا اسی طرح اُس کا نام دو رکھا گیا۔
مثال کے طور پر (اا) پھر وہ ثلث مراتب میں اس طرح ظاہر ہوا (ااا) تو اُسے تین کا نام دیا
گیا۔ پھر ہم نے ایک کا اضافہ کیا تو وہ چار ہو گئے اور چار پر ایک اور بڑھایا تو وہ پانچ ہو
گئے۔ اسی طرح اُس نے پیدا کیا اور اُسے فنا بھی کرتا ہے۔ اُس کے زوال سے پانچ ہوتے
ہیں جو موجود ہیں۔ جب پانچ میں سے ایک نہ ہو تو پانچ بھی معدوم ہو جاتے ہیں اور جب
واحد ظاہر ہو تو وہ ظاہر ہو جاتے ہیں اور اسی طرح یہ ہر چیز میں ہے یہ اُس کے وجود کے

ساتھ حق کی وحدانیت ہے جو ہم پر ظاہر ہو گئی ہے۔ اگر وہ نہ ہوتی تو ہم نہ ہوتے ہمارے ہونے سے وہ لازم نہیں ہوتا۔ ہم نہ ہوتے حق سبحانہ کی ذات اس طرح نہ ہوتی جیسے پانچ کے عدم سے ایک کا عدم لازم نہیں آتا۔ کیونکہ اعداد واحد سے ہوتے ہیں۔ وہ اُن سے واحد نہیں ہوتا۔ اسی لئے وہ اس کے ساتھ ظاہر ہوتا ہے۔ اور اُس کے عدم کے ساتھ معدوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح تم اُسے مراتب سے حاصل کرتے ہو۔ اگر وہ معقول مرتبہ میں نہیں ہے۔ وہ اس کے ساتھ ظاہر کیوں ہو کہ تم اس واحد اور توحید کے لیے سمجھ رکھتے ہو اور اس جگہ اتحاد سے ڈرو۔ کیونکہ اتحاد صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ دونوں ذاتیں ایک نہیں ہوتیں۔ لیکن وہ دونوں واحد ہیں۔ وہ دونوں مرتبوں میں واحد ہے۔

اسی لئے جب تم واحد کو واحد میں ضرب دو تو وہ کثرو نہیں پڑتا اور نہ ہی کسی کو جنم دیتا ہے اُن دونوں سے کثرت ہے کیونکہ وہ دونوں ایک نہیں ہیں بے شک تم نے ایک چیز کو اُس کے نفس میں ضرب دی تو تمہارے لئے اُس کے نفس کے سوا کوئی چیز ظاہر نہیں ہوئی۔ تم انا کو انا میں ضرب دو تو تمہارے لئے انا ہی نکلے گا۔ تم ھو کو ھو میں ضرب دو تو تمہارے لئے خارج میں ھو نکلے گا۔

اسی طرح ہر مضروب اُس کے نفس میں ہے تمام مجموعے تک ایسا ہی ہے۔ جب تم جملے کو جملہ میں ضرب دو تو اعداد میں سے تمہارے لئے دو جملوں میں سے ایک مرتبہ میں

کامل نکلے گا ہر واحد اُس مضروب جملے کی اکائیوں میں سے ہے۔ کیونکہ مجموعہ تمام میں ایک ہے۔ مجموعہ اکائیاں ہیں۔ اکائیاں مراتب میں ایک کا تکرار ہے۔ پھر وحدانیت ساری ہے جو اُس کے سوا نہیں ہے اور تثنیہ حال کی مثل موجود نہیں ہے۔ بے شک حقیقت اُسے فنا کر دیتی ہے یا اُس کا انکار کر دیتی ہے۔ وہ معدوم نہیں ہے۔ بے شک حق اُسے ثابت رکھتا ہے۔

اور جس کا ہم نے ذکر کیا ہے مجموعے کی مثال یہ ہے کہ تم کہو چار چار میں ہونے سے اس کا مجموعہ سولہ ہو گیا۔ جس طرح میں نے کہا۔ جب تم چار کو اُس کے مجموعے کے ساتھ اس چار کی اکائیوں میں چلاؤ یا صرف اکائیوں میں چلاؤ اور وہ ضرورت کے ساتھ صحیح ہے تو وہ سولہ ہو گئے۔ کیونکہ چار واحد حقیقت ہے اور سولہ واحد ہے تو واحد سے واحد ہی صادر ہوا۔ وہ ہمارے قول کا معنی ہے اور وہ صحیح ہے۔ اسی طرح جب ہم نے کہا۔ سات آٹھ میں۔ یہ مختلف ضرب سے ہے تو اُن میں سے پیدا ہونے والا مجموعہ ۵۶ (چھپن) ہو گا جیسے میں نے کہا۔ جب تم سات کو آٹھ کی اکائیوں یا آٹھ کو سات کی اکائیوں میں چلاؤ تو اکائیوں کا کتنا مرتبہ ظاہر ہوا۔ تو یہ بات لازم ہے کہ تم کہو ۵۶ واحد ہیں جیسے اس نے کہا کہ ایک چھپن (۵۶) منزلیں چلا ہے۔ اسی طرح واحد کو پہچانو سوائے اس کے نہیں کہ واحد کے معنی کے لیے وتر کے اسم کے سوا کوئی اسم شریک نہیں ہے۔ بے شک شروع میں وہ اُس کا شریک ہوا ہے۔ اسی لیے وتر ایک رکعت اور تین کے ساتھ جائز ہے تو ایک شریک ہے

کیونکہ فرد تین سے ظاہر ہوتا ہے۔ پس ہر عدد میں اوپر جاتے ہو یہ صحیح نہیں ہے کہ وہ تقسیم ہو (جیسے پانچ اور سات ہیں) جیسے نو گیارہ وغیرہ ہیں۔ تو وتر طالب ہے جو ایک سے نکلا ہے۔ کیونکہ اُس نے اپنی علامت کو مخفی کیا ہے۔ اور اُسے اکثر جگہوں سے الگ کر دیا ہے۔ اُس کے لیے کم ہی بچ گیا جیسے نماز کے مراتب میں وتر اور حق کے اسماء میں ہے۔ پس واحد تمام مراتب اور منازل پر بڑھنے اور کافی ہونے والا ہے۔ لغت میں یہ بات آئی ہے کہ وتر بدلہ ہے۔ اور وہ جوش کا طلب کرتا ہے۔ بے شک وتر ابتداء میں واحد کے ساتھ مراتب کے اکثر سے جدا ہونے کی وجہ سے مشارکت رکھتا ہے اور واحد مراتب میں وتر سے جدا اور الگ ہے یہ اُس کی ابتداء میں شریک ہونے کی وجہ سے ہے واحد کی طرح فرد کا باقی رکھنا مراتب میں مختلف ہے کیونکہ وہ ابتداء میں شریک نہیں ہوا۔ لیکن اُس نے اُسے ظاہر کیا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کے ساتھ ہے۔ اُسے اس بات کی پرواہ نہیں ہے کہ وہ اُس کے حکم کے تحت ہے۔ اور وتر کو واحد نے دوست نہیں بنایا۔ وہ ٹھیک ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔

افراد کا اول تین ہے۔ اس لئے انسانی لطیفے کی فردانیت اُس کی وحدانیت کی مخالفت کرتی ہے بے شک اُس کی فردانیت کے لیے اثنین کا پہلے آنا ثابت ہو گیا ہے۔ وہ بدن کی برابری اور روح کلی کی توجہ ہے۔ پس وہ جزئی نفس ظاہر ہو گیا جو انسانی لطیفہ ہے۔ وہ فرد ہے۔ اگر وہ اس جسم مسوی کی فرمانبرداری کرتا ہے تو وہ کلی ہے۔ تو اُن دونوں کے درمیان یہ جزئی پیدا شدہ فرد کے طور پر باقی رہتا ہے۔ وہ اپنے اصل کو طلب کرتا ہے۔ وہ

اُس کے ساتھ محبت کرتا ہے اور اُسے سکون حاصل ہوتا ہے۔ اُس کے اُس باپ کے سکون کی طرح جو روح کلی ہے وہ اپنی ماں کی طرف جسم مسوّی (تسویہ والا جسم) ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رب لَا تذرنی فَرْدًا وَّاَنْتَ خَیْرُ الوارثین اے میرے رب مجھے تنہا نہ چھوڑ اور تو ہی بہترین وارث ہے۔ یہ اُس کے علم کے لیے ہے کیونکہ امر اُس کے بعد اُس کے رب کی طرف لوٹ آتا ہے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو اپنا خلیفہ بنانا صحیح ہے۔ یہ اُس کے رب کے استخلاف کے مقابلے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیه۔ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے سفر میں اُن کی دعا سے ظاہر ہوا۔ اللھم انت الخلیفة فی الاھل فاستخلفه فی اھله تو حق سبحانہ وتعالیٰ اپنے عبد کے حکم میں ہو گیا۔ اور اپنے امر لا الٰه الا ھو العزیز الحکیم کے ساتھ اُسے پناہ دے دی۔

اسی طرح میراث کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وان الارض لله یورثھا من یشاء من عبادہ اللہ تعالیٰ نے اُسے عبد فرد کہا۔ وانت خیر الوارثین تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا انا نحن نرث الارض ومن علیھا والینا یرجعون۔ تو عقلیں کہاں ہیں وہ جنہیں دیکھتے کہ یہ نزول حق کی طرف سے عبد کے امر کے بارے میں اُس کے قول سے ہوا ہے۔ وما قدروا الله حق قدرہ۔ اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی قدر نہیں کی جتنا حق قدر کرنے کا تھا۔ انسانی اجسام میں فردیت حضرت آدم علیہ السلام کے بارے میں دو

جگہوں میں ظاہر ہوئی ہے۔ فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی ۔اور حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد و مریم ابنۃ عمران التی احصنت فرجھا فنفخنا فیہ من روحنا ہے۔ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام مریم علیہا السلام کے لیے ایسے ہو گئے جیسے حضرت آدم علیہ السلام کی روح اُن کے لیے ہے۔ تو وہ اپنے ظہور کے لیے عالم اجسام میں جسم کے طور پر نکلے۔ وہ جسمانیت سے جسدیت کی طرف زیادہ قریب تھے۔ تو اُن کی شان ملکی اور ناری ارواح کی شان کی طرح ہے۔ جب آنکھوں کے لیے جسم دیکھیں تو بصارتیں اجسام پر واقع ہوتی ہیں۔ اور وہ اُس کے نفس میں جسدی روح پر ہے۔ جو وہ خیال میں جسدیت کی صورت میں دیکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم ۔ بے شک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت آدم علیہ السلام کی مثل ہے۔ پس یہ اشتراک فردیت میں ہے سوائے اس بات کے کہ حضرت عیسیٰ السلام کا جسم زیادہ خالص ہے۔ اسی لئے اُن کا نام روح رکھا۔ اور آدم علیہ السلام کا نام ادمۃ سے رکھا گیا۔ وہ ادیم الارض سے ماخوذ ہے اور نورانی صفا میں ادمۃ کہاں سے ہو۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا، خلقہ من تراب ۔ اور یہ نہیں کہا کہ اُن دونوں کی تخلیق اور ضمیر اقرب مذکور کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اس قصہ کے ساتھ ہماری معرفت یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر مٹی سے ہوا۔ مقدس ہاتھ نے اُن کا خمیر بنایا۔ اسی طرح حضرت آدم علیہ السلام کا خمیر بنایا گیا۔ پرندے کا خمیر بھی مٹی ہے جسے اللہ

تعالیٰ کے حکم سے پیدا کیا گیا۔ وہ اس بات کو بھول گیا کہ ان کے اور حضرت آدم علیہ السلام کے درمیان تشبیہ واقع ہوئی ہے۔ معاملہ اس طرح نہیں ہے جس طرح آپ خیال کرتے ہیں اور روح کی قوت میرے لئے ہے میں جسم ہوں اور حضرت آدم علیہ السلام بھی جسد تھے۔ میں دائیں ہاتھ سے ہوں اور حضرت آدمؑ جس حیثیت میں بھی تھے وہ دونوں ہاتھوں سے تھے۔ میں مطلق ہاتھ سے ہوں۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ما منعک ان تسجد لما خلقت بیدی۔ تو اس کو جمع کیا جو دو ہاتھوں کے درمیان ہے تو آج کا ہر سبب اس مقدس ہاتھ سے نائب ہے۔ اگر تم اسباب کو پہچانتے کہ کون نائب بنا ہے تو آپ اُس کی قدر کو بھی پہچان لیتے۔ لیکن وہ اس سے عام ہے اور کہا انا۔ اور ہم اُس پردے کو کھول دیں گے۔ تو اُس کی بصارت لوہے کی طرح ہو جائے گی۔ اور میں جس حیثیت سے ہوں۔ وہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مطلق ہاتھ سے ہیں۔ اور حضرت مریم علیہا السلام کی حیثیت معروف ہاتھ سے ہے۔ اور میرے دونوں ہاتھوں کے ساتھ میرا رب دائیں طرف ہے۔ پس میرا جسم میرے باپ کا بیٹا یا بیٹی ہے اور میں اپنے ماں باپ کی روح ہوں۔ جب دونوں ہاتھوں کے درمیان کو جمع کیا گیا۔ اور دوسری فردیت کا فرق ہو گیا۔ اس لئے حضرت عیسیٰؑ کی مثال اللہ تعالیٰ کے ہاں حضرت آدمؑ کی مثال کی طرح ہے۔ یہ فردیت کے بعض اسرار سے ہیں۔

اور جہاں تک حضرت حوا علیہا السلام کا تعلق ہے تو وہ وحدانیت سے ہیں کیونکہ

فرد نہیں جانتا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے اور اپنی صورت پر اُن کو کامل پیدا کیا گیا۔ جیسے
حضرت آدم علیہ السلام کو اُن کی صورت پر اُن کے نفس کے تعقل کے غیر مزید سے پیدا کیا
گیا۔ اور نکاح والی شہوت اُس جگہ ہے جسے حضرت حواء نے آباد کیا کیوں کہ وجود میں خلا
نہیں ہے۔ تو شہوت کو حضرت حواء کے نزول کی جگہ ثابت کیا گیا۔ اور اُس جگہ اتری جس
جگہ سے وہ حضرت آدم علیہ السلام سے نکلی۔ اور اُس جگہ شہوت کا خروج ہوا جو اس بات
سے زیادہ قوی ہے جو حضرت حواء میں جاری ہوئی۔ کیونکہ حواء پر شہوت کی جگہ کا حکم
دیا گیا۔ عورتیں شہوت کے لحاظ سے مردوں سے زیادہ غالب ہوتی ہیں۔ کیونکہ شہوت آدمی
میں بذاتہ ہوتی ہے۔ اور عورت میں اس طرح ہوتی ہے کہ اُس کی اُن جگہوں میں اُس کی
رحمت کے آثار سے باقی ہے۔ شہوت حضرت حوا پر کپڑے کی طرح تھی۔ جو جگہ کی صورت
کی وجہ سے ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام میں شہوت پھول گئی لیکن وہ اس حکم کے ساتھ
عام ہوگئی۔ اسی لئے انزال کے وقت تمام بدن سے جماع کی شہوت عام ہوتی ہے یہ تمام
بدن کی تطہیر کا امر ہے۔ تو وہ اُس لحظہ میں سب کچھ بھول جاتا ہے یہ گردوں کی تطہیر کا بھی امر
ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے یخرج من بین الصلب والترائب ۔ پس حضرت
آدم علیہ السلام فرد ہیں اور حواء واحد ہیں۔ واحد فرد میں مبطون (بطن میں ہونا) ہے۔ تو
عورت کی قوت وحدانیت کی وجہ سے ہے جو فردانیت کی قوت سے زیادہ قوی ہے۔ اسی
لئے عورت محبت کے چھپانے میں مرد سے زیادہ قوی ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ اجابت

کے زیادہ قریب ہے اور وحدانیت کی وجہ سے ہر جگہ سے زیادہ پاکیزہ ہے۔

اسی وجہ سے فرد اثنین کے ثبوت کے بعد ہے وہ وحدانیت کی عزت سے ضعف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے رب لا تذرنی فردًا۔ تم یہ مت کہو کہ اُس نے وحدانیت کی طرف رجوع طلب کیا۔ کیونکہ یہ دو باتوں کے لیے صحیح نہیں ہے۔ پہلا امر یہ ہے کہ وہ فرد ہے واحد نہیں ہے۔ دوسرا امر یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی دعا کو قبول کیا۔ اور فرمایا فاستجبنالہ و وھبنالہ یحییٰ جب اللہ تعالیٰ نے اُن کے لیے اُن کی بیوی کو عطا کیا تو اور فرد ظاہر ہوا وہ حضرت یحییٰ علیہ السلام ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے عورت کی وحدانیت اور مرد کی فردانیت کا اشارہ کیا۔ عورت کی قوت اور مرد کی کمزوری میراث کی صورت کے ساتھ ہے۔ پس زیادہ عطا کیا تا کہ کمزور نہ ہو۔ تا کہ کمزوری اور نشوونما کی جہت سے قوی ہو۔ کیونکہ وحدانی مثالیں قبول نہیں کرتا۔ تو ایک ہی قسم عطا کی اور فرد دوگی آنکھ ہے۔ تو وہ اُس سے دیکھنے والا ہے۔ تو دو قسمیں اخذ کیں۔ اکٹھی دو وجہوں سے عورت کے لیے تہائی اور مرد کے لیے دو تہائیاں ہیں جب وہ دونوں برابر نہ ہوں تو اس بات کو سمجھو۔ بے شک حکم زائد اور ناقص کے انتقال کے ساتھ منتقل ہوتا ہے اور مسئلے کی وضع کی صورت پر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ حکم ہمیشہ وطن کے لیے ہوتا ہے۔ اسی لیے ہم نے کہا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے اگر جگہ ہوتی تو اُن کے لیے جسم ظاہر نہ ہوتا۔ تو اُن کے لیے اُن جیسی گھر کی جگہ کا حکم دیا اور وہ حضرت مریم علیہا السلام کی جگہ ہے۔ اور جب واحد کی اثنینیت اور فرد کی زوجیت

ظاہر ہو جائے تو وہ اُس کی شفعیت کے ساتھ وتر کے دو طالب ہیں۔ اگر ہم اُنہیں بھائیوں کے لئے واضح کریں۔ کیونکہ اُس میں واحد کی عزت ہے۔ شفعیت تمہارے لئے ملک میں بطور حصے کے باقی رہتی ہے۔ اور جب وتر کے لیے شروع میں کثیر حصہ ہو۔ لیکن وہ واحد کی طرح نہیں ہے۔ کیونکہ واحد اُس کی اصل ہے اسی لئے اُس کے ساتھ شفع آیا ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد پاک ہے والشفع والوتر۔ اللہ تعالی نے اُن دونوں کی قسم کھائی۔ لیکن اُس کے لیے یہ سریان نہیں ہے۔ تو وحدانیت کے ساتھ اُس کے غیب کی وجہ سے فھوانیت آ گئی ہے۔ جو وتر کی وجہ سے ہے کہ وہ شفعیت کے ساتھ قائم ہو کہ سریان میں وحدانیت مخالف ہو۔ اور ایسا نہیں ہوتا۔ اللہ تعالی نے فرمایا ہے، والیل اذا یسر۔ تو وہ اعداد کے اظہار کے لیے مراتب میں واحد کی چال ہے۔ اور رات کے ساتھ کنایہ کیا۔ جو ہر ابتداء میں ظاہر کی وجہ سے اعداد میں وحدانیت کا عین مُنا ہے۔ بے شک وہ اپنی ذات کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے۔ تو تم ہمیشہ واحد کے بعد واحد مت کہو۔ مگر تم کہو دو تین چار پانچ اور دس تک لو۔ اُس عدد کے ہموار حصے مشابہت والے ہو گئے وہ بارہ لفظ ہیں ایک کا ظہور مراتب میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ اسم کی حیثیت سے اُس کا نائب ہے معنی کی حیثیت سے نہیں۔ اور یہ دوٗ تینٗ چارٗ پانچٗ چھٗ ساتٗ آٹھٗ نوٗ دسٗ سو اور ہزار کا واحد ہے۔ یا پھر زیادہ ہے۔ بے شک حکم (۱۲) بارہ کے لیے ہے جسے اللہ تعالی نے وجود کا ربط بنایا ہے (اور یہ مشہور بارہ بروج ہیں) وہ حملٗ ثورٗ جوزاٗ سرطانٗ اسدٗ سنبلہٗ میزانٗ عقربٗ قوسٗ جدیٗ دلو اور حوت ہیں۔ پس ایک

حوت کے لیے اور بارہ حمل کے لیے ہے۔ اور اعداد کے ساتھ ترتیب پر چلتے ہیں اور حوت آبی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وجعلنا من الماء کل شیء حی. اور وجود میں زندہ ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ جو وجود میں ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ اُس کی تسبیح بیان کرتا ہے۔ تسبیح بھی زندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ حیات کی اس طرح تفسیر بیان کی جیسے وہ تمام موجودات میں ساری (چلنے والی ہے) ہے۔ اسی طرح واحد تمام اشیاء میں چلتا ہے جیسے ہم نے ذکر کیا ہے۔ وہ اس طرح ہوگیا کہ اعداد میں بارہ لفظ ہی ظاہر ہوتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں اکیس، بتیس، ترتالیس، چار ہزار پندرہ ہزار اور سو ہزار۔ اس طرح تمام پیدا کی ہوئی چیزوں میں ان بارہ بروج کا حکم ہے۔ روحانی افلاک وحدانیت کے سلطان کی قوت میں غور وفکر کرتے ہیں۔ جو عزیز اور بڑا ہے۔ سوائے اس بات کے نہیں کہ اشیا میں واحد اپنے نام کے ساتھ ظاہر نہیں ہوا۔ لیکن اپنے معنی کے ساتھ ظاہر ہوا ہے۔ کیونکہ اگر اُس کا معنی ہوتا تو ان چیزوں کے بالکل عین نہ پایا جاتا۔ اگر وہ اپنے نام کے ساتھ ظاہر ہوتا تو اُن کے لیے عین اور غرض نہ پائی جاتی۔ وہ ان موجودات کے ظہور میں ہے۔ تو لازمی طور پر وہ اُس میں معنی کے ساتھ ہے اور اُس میں اپنے نام کے ساتھ نہیں ہوتا۔ جب اُس کا اسم ظاہر ہو جائے تو وجود باطل ہو جاتا ہے۔ اور جب اُس کا معنی زائل ہو جائے تو وجود باطل ہو جاتا ہے۔ اے میرے سید تم اپنی عقل کے ساتھ دیکھو کہ کیا نتیجہ صحیح ہے۔ وہ واحد سے ہمیشہ صحیح نہیں ہوتا۔ اور نتیجہ صرف دو مرتبوں میں وحدانیت کے معنی کے ظہور کے ساتھ ہوتا ہے۔

اور دو واحد کے جوڑا بنانے سے نتیجہ ہوتا ہے اور وجود ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن اکثر لوگ نہیں پہچانتے وہ خیال کرتے ہیں۔ کہ نتیجہ دو سے ہے اور وہ باطل ہے۔ وہ صرف تین سے ہے وہ دو اور ایک ہیں۔ کیونکہ واحد جب دو کے ساتھ نہیں ہوتا تو اُن کے درمیان اصل کے لحاظ سے نتیجے کی قوت نہیں ہوتی۔ تم عورت اور مرد کی طرف دیکھو کہ وہ وجہ مخصوص پر مخصوص حرکت کے ساتھ نتیجے کے طور پر آئے ہیں۔ اگر یہ عمل نہ ہوتا تو نتائج بھی نہ ہوتے۔ اور کبھی دونوں موجود ہوتے ہیں اور وجہ مخصوص پر حرکت مخصوص نہیں ہوتی۔ اور نتیجہ بھی نہیں نکلتا۔ تو یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ حرکت تیسرا امر ہے اور وہ واحد فرد ہے۔ حتیٰ کہ ہر چیز توحید کے وجود سے نکلتی ہے (لو کان فیهما الهة الا الله لفسدتا و الحکم الله واحد) اسی طرح علمی مقدمات میں براہین کے ساتھ معلومات کے تصور کے لیے ہے۔ جس کا تصور ہوتا ہے۔ برہاں دو مقدموں سے ہے اور ہر مقدمہ دو مفرد سے ہے۔ مفردین میں سے ایک دوسرے کی خبر ہوتا ہے۔ اور یہ نتیجے کے طور پر نہیں ہوتا بے شک وہ ہمارے قول کی طرح ہے کہ سلطان ظالم ہے اور خالد انسان ہے تو یہ چار ہیں۔ ایک نہیں ہے تو نتیجہ کے طور پر یہ چار ہیں۔ اگرچہ وہ وحدانیت کی ہر وجہ سے تین نہیں ہیں۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ وہ ان چار میں سے ایک ہے دونوں مقدموں میں مکرر آیا ہے جب یہ تین ہوں تو نتیجہ صحیح ہوتا ہے۔ اور وجہ خاص نتیجہ ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ حکم علت یا اُس کے مساوی سے زیادہ عام ہو۔ اور ضروری ہے کہ وہ مخصوص شرط پر ہو۔ وہ یہ ہے کہ ایک چار

سے مکرر آئے دونوں مقدموں میں تم افادیت کا نتیجہ چاہتے ہو وگرنہ بعض اوقات نتیجہ فائدے کے بغیر ہوتا ہے۔ پس وہ تین ہیں۔ چار نہیں ہیں۔ اس سے غرض نتیجے کا وجود ہے۔ اس میں غیر اور صدق کا ظہور نہیں ہے اور نہ ہی جھوٹ ہے۔ صدق اور کذب اُن اصول میں واقع ہوتے ہیں جو مقدمات ہوتے ہیں وہ تمہیں دو مقدموں میں سے ایک کی خبر دے یا یہ کہ اُن کے ساتھ کچھ نہیں ہے اور جھوٹی یا سچی نسبت ہوتی ہے۔ اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ وہ نتیجہ ہے جو بڑی بڑی موجودات کا ظہور ہے۔ وہ واحد فرد کے ساتھ صحیح ہے غیر فردِ واحد کے ساتھ صحیح نہیں ہے۔ کیا تم دیکھتے ہو کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ذات کے طور پر اپنا کون سے عالم ایجاد کیا۔ یا اپنے واحد ہونے سے پیدا کیا۔ اُسے کون سے ایجاد کیا کیونکہ اُس کی ذات قادر ہے تو یہ دونوں امر ذات ہیں اور اُس کا قادر ہونا دوسری معقول وجہ ہے۔ یہ اُس کی ذات کے ہونے کی تخصیص ہے یا اُس کے ہونے سے مرید یا عالم ہے جو ہمارے قول فی کونہ قادر اکی مثل ہے۔ پھر ہمارے نزدیک وہ ذات ہے۔ اور اُس کا قادر ہونا اس چیز کے سوا ہے کہ وہ ایجاد کے لیے متوجہ ہو۔ کیا کوئی چیز ظاہر ہوتی ہے کہ اُس کا متوجہ ہونا اُس کے قادر ہونے کے غیر ہو۔ یہ تیسرا حکم ہے اور وہ فردِ واحد کا حکم ہے۔ ہم نے اسے ثابت کیا ہے کیونکہ قادر دو ذاتیں نہیں ہیں۔ اور اُس تیسرے حکم کے ہونے کا وجود نہیں ہے اور وہی توجہ ہے جسے ہم نے ثابت نہیں کیا۔ وجود اور فعل ازلی طور پر حائل نہیں ہوتے۔ اور قادر کے لیے ازل محال نہیں ہے۔

اور جہاں تک اُن چیزوں کا تعلق ہے جن کا ذکر ہم نے مقدمات کے نتائج سے کیا ہے تو اس کے بارے میں یہ ہے کہ میں ڈرتا ہوں کہ جن کا ہم نے ذکر کیا ہے تم اُن میں عقل کو استعمال نہیں کرو گے یہاں تک کہ میں تمہارے لئے مثال دوں۔ ان چیزوں کے بارے میں، ہم نے شرعی لحاظ سے ذکر کیا۔ تاکہ دین کے ساتھ تمہاری فہم اور معرفت زیادہ قریب ہو۔ میں یہ کہتا ہوں کہ جب تم ارادہ کرو کہ وجود میں ظاہر ہو کہ نبیذ حرام ہے تو تم کہو گے کہ ہر نبیذ نشہ دینے والی ہے۔ تو یہ دونوں نشہ آور اور حرام ہیں۔ پھر تم کہو گے کہ نبیذ نشہ دینے والی چیز ہے۔ اُس میں دونوں ہیں تو ضرورت کے ساتھ نتیجہ یہ ہے کہ بالاتفاق نبیذ حرام ہے لیکن کیا حکم صحیح ہے یا نہیں یہ دوسری بات ہے اس کے لیے اور معرفت کی ضرورت ہے۔ یہ کتاب اس کے لیے نہیں ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ وہ نتیجہ نہ ہو جو فرد واحد کے وجود کے ساتھ خاص طور پر وجود کا ظہور ہے پس تم ان دو مقدموں کی طرف دیکھو تم اُنہیں چار مراتب میں تین سے مرکب پاؤ گے۔ اور وہ تمہارا قول ہے کہ نبیذ نشہ آور اور حرام ہے۔ پھر چار بار تمہارا قول مکرر آیا ہے کہ وہ نشہ دینے والی چیز ہے۔ اور وہی واحد مطلوب ہے جس کے ساتھ نتائج واقع ہوتے ہیں تو اُس کی مخصوص وجہ اُس کا تکرار ہے۔

اس جوڑ میں مخصوص شرط کا حکم ہے۔ اس مسئلہ میں حکم علت سے زیادہ عام ہے۔ وہ یہ ہے کہ وجہ نشہ آور کرنا ہے۔ بے شک حکم تحریم ہے اور تحریم نشہ آور بنانے سے زیادہ عام ہے۔ کیونکہ حرام چیزیں بہت ہیں۔ اُن میں نشہ آور اور غیر نشہ آور چیزیں ہیں۔

تمہارے لئے یہ بات ظاہر ہوگئی ہے کہ امر اور شان واحد میں ہیں۔ اور وہی مطلوب ہے۔

پھر تمہیں معلوم ہو کہ جب الف تمام حروف کے مخارج میں آسان ہے وہ تمام اعداد کے مراتب میں واحد کا چلنا ہے۔ لہذا ہم نے اس کا نام کتاب الالف رکھا ہے۔ وہ سب حروف کو قائم رکھنے والا ہے اور اُس کے لیے اولیت میں پاکیزگی ہے۔ اور دوری کے ساتھ اُس کا اتصال ہے۔ ہر چیز اس سے تعلق رکھتی ہے اور وہ کسی چیز کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا تو واحد مشابہ ہو گیا کیونکہ بڑے بڑے اعداد کا تعلق اس کے ساتھ ہے لیکن واحد اُس کے ساتھ تعلق نہیں رکھتا۔ وہ اُس کی طرف دیکھتا ہے لیکن وہ اُس کی طرف نہیں دیکھتی۔ اس حکم میں دال ذال راء زا مشابہت رکھتے ہیں اور واؤ چلنے کے حکم میں واؤ مضموم (پیش والا) کے ماقبل اور یاء مکسور ماقبل کے مشابہ ہے۔ ہم نے ان تمام کا ذکر کتاب الحروف میں کیا ہے۔ وہ ہمارے لئے کافی ہے۔ وہاں سے دیکھنا چاہیے۔ جیسے واحد اس کے سوا مرتبہ کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا۔ اس کا اسم تمام مراتب میں مخفی ہوتا ہے۔ جیسے ہم نے اس کا پہلے ذکر کیا ہے۔ اسی طرح الف مرتبے کے ساتھ مقید نہیں کیا جا سکتا۔ اور اُس کا اسم تمام مراتب میں مخفی ہوتا ہے تو یہاں اسم باء کے لیے ہوتا ہے جیم، حاء۔ تمام حروف اور معنی الف کے لیے ہوتے ہیں۔ جیسے واحد ہے اسی لئے ہم نے اس کا نام کتاب الالف رکھا ہے۔ اس کتاب کا مقصد پایہ تکمیل کو اس قدر پہنچ گیا ہے جتنا مخاطب کا تقاضی تھا جب اُس نے پوچھا۔ اور اللہ کے لیے تمام تعریفیں ہیں جو جہانوں کا رب ہے احدیت کی کتاب پوری

ہوئی اور وہی کتاب الالف ہے۔ انشاء اللہ اس کے بعد کتاب الجلالہ پڑھیں گے۔ والحمد اللہ رب العالمین۔

خاتمہ:

کتاب الاحدیت اللہ تعالیٰ کی حمد کے ساتھ پوری ہوگئی وہ کتاب الالف ہے۔ اللہ تعالیٰ سیدنا محمد خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ وہ اصل ہیں۔ لکھنے والے کے خط کے ساتھ اُسی اصل سے سب کچھ نقل کیا گیا ہے۔ وہ شیخ محی الدین بن علی بن العربی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُن کی بخشش فرمادے۔ وہ اس کتاب کے کاتب اللہ تعالیٰ کے سامنے فقیر اُس کے عفو اور مغفرت کی امید رکھنے والے ہیں۔ وہ ابوبکر بن اسحاق بن ابراھیم الزاھدی الشافعی القادری العزی الجندی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے۔ اُن پر اپنا کرم کرے اُنہیں توبۃ النصوح عطا فرمائے اُنہیں اُن کے مشائخ' اُن کے اہل' والدین' اُن کی اولاد دوستوں' اُن کے ہمسایوں۔ اُن کے شہر والوں اور تمام مسلمین کے لیے سید المرسلین' امام المتقین افضل الخلق محمد الصادق الامین کی برکت صدیقین کا مقام عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اُن پر اُنکی آل' تمام انبیاء علیھم السلام اور ملائکہ پر درود بھیجے۔ اُن کے تمام اصحاب اور ان کے تابعین سے اللہ راضی ہو۔ ہمارے والدین اور تمام مسلمین سے بھی اللہ تعالیٰ راضی ہو تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو رب العالمین ہے۔ ہمیں اللہ ہی کافی ہے اور وہی بہترین وکیل ہے۔ یہ کتاب جمادی الآخر سن ۷۷۲ھ میں اُس کے کاتب کی مہربانی سے

جبالیا مشہور قریہ کی سرزمین پر لکھی گئی جو بحر غزہ کے ساحل کے ساتھ ہے اور وہ میماس اور عسقلان کے درمیان سمندر کے کنارے پر رومی شہر ہے۔

كتاب الجلالة وهو كلمة اللهؑ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے لیے قدرت اور طاقت ہے۔

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جسے اسرار نہیں جانتے۔ ارواح اُس کی معرفت نہیں رکھتیں۔ عقلیں اُس کا ادراک نہیں کر سکتیں۔ اُس سے قلوب مخفی نہیں ہیں۔ نفوس اُسے دیکھ نہیں سکتے۔ منہ اُس کے متعلق بات نہیں کر سکتے۔ وہ ازلی تعریفوں کا جامع ہے۔ نظر اور اشباہ سے تعریف کرنے والوں کے لیے تقدیس کے ساتھ ابدی محامد کی مدد کرنے والا ہے اور سید محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ہو جنہیں جامع کلمات دیے گئے۔ جن کے مشرف قیام کے لیے وجوہ آراستہ کئے گئے۔ پیشانیوں نے اُن کے لیے سجدے کئے۔ ان کی ذات اقدس پر دائمی درود قائم ہو جب تک زبانیں اُن کی بزرگی کے لیے بولتی رہیں۔ اور درود کے ساتھ اُس پر شفاء متحرک ہو۔ اور سلام بھی ہو۔ اور ہر حلیم واان پر ہو جن کو چن لیا گیا۔ میں اس کتاب میں اُن باتوں کا ذکر کرنے والا ہوں جو جلالت کے لحاظ سے اسرار و اشارات پر مشتمل ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اسماء کے لیے بمنزلہ ذات کے ہے کہ جو صفات وہ رکھتا ہے۔ ہر اسم اُس میں درج ہے۔ اُسی سے نکلتا اور اُسی کی طرف اُس کا

عروج ہے۔ محققین کے نزدیک وہ تعلق کے لیے ہے اور فطرت و اخلاق کے لیے نہیں ہے۔ اس کی حقیقت یہ ہے کہ وہ ذات کی دلیل ہے۔ پھر وہ بہت جگہوں اور تمام مراتب میں ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ ان جگہوں میں ذات کے تصور کا کوئی فائدہ نہیں ہے کہ تم معانی و احکام کے ان مراتب کو طلب کرو۔ تو جلالہ اس جگہ ہو۔ تم وہ دو جو اسماء کے معانی پر مشتمل ہو۔ جو اُسے یہ اسم اُس معنی کی جہت سے دے جو اس کے ساتھ مخصوص ہے۔ اس میں اس حیثیت سے اس اسم کا شرف ہے کہ جلالت اس جگہ مصمت کے ساتھ اُس کا قائم مقام ہے۔ وہ تمام اسماء پر ہے۔ اُس کی خصوصیت احاطیت کے ساتھ ہے۔ جیسے مذنب ہے جب وہ کہتا ہے اے اللہ میری مغفرت فرما۔ تو اُس وقت جلالہ غفار کا نائب مناب ہے۔ تو اُس سے اسم غفار کا معنی ہی جواب دیتا ہے۔ اور جلالہ تقیید سے پاک رہتا ہے۔ پھر وہ ہر چیز کا غیب ہے کہ اُس میں عالم شھادۃ کی چیز استرواح ہے۔ جو اُس کی تحریک کے وقت تمہارے قول میں ضم ہے۔ اور جو کچھ اس غیب کے سوا ہے وہ لفظ میں مجرد ہے۔ اور خط ورقم کرنے میں وہ غیب مطلق ہے اس کے سوا نہیں ہے۔

معلوم ہو کہ وہ حروف میں سے چھ حروف پر مشتمل ہے وہ ا ل ل ا ہ ہیں۔ اُن میں سے چار لکھنے میں ظاہر ہیں۔ یہ اولیت کا الف ہے اور لام غیب کی ابتداء کا ہے۔ یہ مدغم کیا گیا ہے۔ اور لام شھادۃ کے شروع کا ہے۔ یہ شد اور ھاء ھو یہ کے ساتھ بولا جاتا ہے۔

اُس سے چار لفظ میں ظاہر ہیں۔ یہ الف قدرت اور لام شھادۃ کے شروع کا
ہے۔ اُس سے الف ذات حاء ھو حرف واحد ہے۔ وہ لفظ لکھنے میں ظاہر نہیں ہے۔ لیکن
اُس پر دلالت کی جاتی ہے وہ لفظ میں واؤ ھو اور لکھنے میں واو ھویت ہے۔ اُس کے حروف
منحصر ہو گئے۔ لام عالم اوسط کے لیے ہے وہ عالم برزخ ہے۔ اور وہ معقول ہے۔ ھاء غیب
کے لیے اور واو عالم الشھادۃ کے لیے ہے اور اللہ تعالیٰ غیب مطلق ہے۔ اس میں عالم
الشھادۃ کا واو ہے کیونکہ وہ شفہیہ (ہونٹوں کے مل جانے پر بولا جانے والا) ہے اُس کا ظہور
اللہ کی ذات میں نہیں ہو سکتا۔ اس لئے لکھنے میں ظاہر نہیں ہوا۔ اور نہ ہی لفظ میں ظاہر ہوا
ہے۔ وہ غیب میں غیب ہے۔ اور غیب الغیب ہے۔ اس جگہ حس کو عقل پر شرف دیا گیا ہے۔
کیونکہ حس آج کے دن عقل میں غیب ہے اور آج عقل ظاہر ہے۔ جب دار آخرت میں
کل ہوگا تو وہ خطیر الٰہی دولت ہوگی۔ اور حس کے لیے کم دکھائی دے گی۔ تو اُس کی طرف
آنکھیں دیکھیں گی۔ غایات ابصار کے لیے ہوتی ہیں اور بدایات عقلوں کے لیے ہوتی
ہے۔ اگر غایات (مقاصد) نہ ہوتیں تو بدایات کی طرف کوئی توجہ نہ کرتا۔ تو تم یہاں اسرار کو
دیکھو۔ وہ یہ ہے کہ آخرت دنیا سے اشرف ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

تریدون عرض الدنیا واللہ یرید الآخرۃ اور پھر فرمایا والآخرۃ خیر
وابقی پھر آخرت کے لیے بقاء ہے اور دنیا کے لیے زوال اور فنا ہے۔ بقاء اور دیمومیت
(ہمیشگی) جانے اور فناء سے زیادہ احسن اور اشرف ہے۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت علم کی

ابتداء ہے۔ اُس کی غایت عین ہے عین یقین علم الیقین سے اشرف ہے۔ علم عقل کے لیے اور آنکھ دیکھنے کے لیے ہے۔ تو حس عقل سے اشرف ہے۔ کیونکہ عقل اُس کی طرف سعی کرتا ہے۔ اور آنکھ کی وجہ سے دیکھتا ہے تو عالم الشھادۃ غیب الغیب ہو گیا۔ اور اسی لئے دنیا میں دائرے کی وجہ سے ظاہر ہوا۔ کیونکہ اُس کا آخر اُس کے اول پر منعطف ہوتا ہے۔ تو سب سے پہلے عالم الشھادۃ ہو گیا۔ وہ اس سے مقید ہے جس سے اُس کے لیے اطلاق ضروری ہے۔ پس بصارت جہت میں دیکھتی ہے اور کان قریب سے سنتے ہیں۔ اُس کی مخالفت اُس وقت ہوتی ہے جب وہ حقیقت کے طور پر چلے۔ اس سے تقیید (قیود میں کرنا) چلی جاتی ہے۔ جیسے حضرت ساریہ کا (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی آواز کو) سننا ہے۔ اور مدینہ منورہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا دیکھنا ہے۔ اسی طرح آواز وغیرہ کا پہنچنا ہے۔ وہ وسطی طور پر عالم غیب ہو گئے۔ وہ عالم عقل ہے کیونکہ اُس کی براہین کا اخذ حس سے ہوتا ہے۔ جب وہ اس کے ساتھ علم چاہتا ہے اور غیب میں مطلق شہادت کا عالم ہو جاتا ہے۔ اُس کے لیے عقل کوشش اور خدمت کرتی ہے۔ اُس کی دائرے میں صورت اس طرح ہے۔

فصل:

ہر چیز کا سایہ ہوتا ہے۔ اور اللہ کی قدرت کا کرشمہ اس بارے میں عرش ہے۔ سوائے اس کے کہ ہر سایہ کھنچتا اور لمبا ہوتا ہے۔ الوہیت میں عرش نہ گھٹنے اور نہ بڑھنے والی چیز ہے۔ لیکن وہ غیب ہے۔ کیا تم محسوس سایے کی دوات کے اجسام کو نہیں دیکھتے۔ جب انوار اُن کا احاطہ کریں اور اُن میں اُن اجسام کا سایہ ہوتا ہے۔ نور اُس میں اُس کا سایہ ہے۔ اس میں تاریکی اُس کی ضیاء ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے دل پر استویٰ کرے تو وہ فرماتا ہے کہ میری زمین اور میرا آسمان وسیع نہیں ہے لیکن میرے بندے کا دل بہت وسیع ہے۔ جب اسم رحمٰن معروف عرش پر استواء کرے۔ پس ظاہری عرش ظل رحمٰن ہے اور عرش انسانی ظل اللہ ہے اور دو عرشوں کے درمیان مرتبے میں ہے جو اللہ اور رحمٰن کے اسم کے درمیان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایاما تدعو فلہ الاسماء الحسنی۔ آپ کہہ دیجئے کہ تم اللہ کو پکار و یا رحمٰن کو جسے تم پکارو تو اللہ تعالیٰ کے بہت خوبصورت نام ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے دونوں ناموں کے درمیان مراتب کے تفاوت پر ہر وجہ سے ہر عاقل پر مخفی نہیں ہے۔ اسی لئے مکلفین نے کہا کہ رحمٰن کی ذات کیا ہے جب اُن کے لیے کہا جائے اسجدوا للرحمن (رحمٰن کے لیے سجدہ کرو) یہ نہیں کہا گیا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو۔ جب عرش چارپائی کی طرح ہے تو وہ رحمانیت میں غیب ہو گیا اور استواء الٰہی دل پر باب سے ہے تو الوہیت

انسان میں غیب کی طرح ہوگئی۔ اُس کی شہادت انسان ہے اور اُس کا غیب معبود ہے۔ اس انسانی شخص میں غیبی الوہیت کے جاری ہونے کے لیے معبود اسم کے ساتھ الوہیت کو پکارا فرعون نے کہا ما علمت لکم من الہ غیری۔ اس وجہ سے یہ بات حیرت والی نہیں ہے اگر اُس نے اپنی مرضی سے یہ کہا اُسے حال یا امر کے طریق سے نہیں کہا وہ کہتا ہے انا اللہ میں اللہ ہوں اور معبود نہیں کہا۔ اُس نے لفظ غیری کے ساتھ کہا اُس نے یہ بات سمجھی اور ربوبیت کے دعوی کے ساتھ وہ چیخا۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ وہ اللہ تعالی کی قوت سے نہیں ڈرتا تھا۔ اور کہا انا ربکم الاعلی۔ یہ بات اُس کے خلاف ہے جس نے حال اور امر کے طریقے سے مشیت کی مدد کے ساتھ کہا تو ابو یزید کی طرح ہو گیا۔ جب اُس نے کہا اننی انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدونی اور ایک دفعہ کہا انا اللہ۔ تو الوہیت اُس میں موضوع نہیں ہے اس نے مائل ہو کر تیر مارا۔ اُس میں کمال کے لیے چلنے کی وسعت ہے۔ الوہیت کی عزت تمام اسمائیہ مراتب پر ظاہر اور غالب ہے۔ اس کے ساتھ اسم کے لیے کوئی مقابلہ نہیں ہے۔

فصل:

اللہ غنی کا کلمہ ہے جو عالم علوی میں شدید ہو گیا ہے۔ اس کے ساتھ ترجمان بلند ہو گیا اور جو اثبات کے بعد نفی کے طور پر لوٹ آئے تو اُس کی کوئی نظر نہیں ہے چاہے وہ لفظ میں ظاہر ہو۔ جیسے اُس کے اس قول کے ساتھ شریک کی نفی ہو گئی لا شریک لہ تو حکم میں

اُس کی نظر نہیں ہے اس کے ساتھ لفظ موجود ہے اور جو نفی کے بعد باقی رہا وہ لا الہ کے دو الف ہیں۔ وہی اول اور آخر ہے۔ تو ایک کو دوسرے میں ضرب دینے سے اُن دونوں کے درمیان ھاء نکلتا ہے۔ وہ دونوں نفی کے ہیں اور وہ ھو ہے۔ کیونکہ اُس کے لیے پہلے تعالیٰ اسم اضافی ہے۔ اُس میں کوئی حقیقت نہیں ہے کیونکہ وہ ہمارے وجود اور ہماری آنکھ کے حادث (نیا پیدا ہونا۔ پیدا ہونے والی چیز) ہونے کے ساتھ ہے۔ اُس کے لیے اولیت کا حکم ہے ہماری آنکھوں کی فناء کی تقدیر کے ساتھ آخرت کا حکم ہے اور حقیقت کی جانب سے ہم نظر میں ہیں ولقد خلقتک من قبل ولم تک شیاء ولم یکن شیاء مذکورا۔ جیسے ہم نہیں تھے تو حکم کی اولیت اور آخریت نہیں ہے جب ہم نہیں تھے تو خاص طور پر وہ باقی ہے اور وہی مطلوب ہے۔

فصل:

اس پہلے اسم کا لام معرفت کا لام ہے کیونکہ الف اور لام تعریف (اسم معرفہ بنانا) کے لیے ہے جیسے یہ بات کتابوں میں آئی ہے۔ پہلا الف اللہ کا ہے اُس کے ساتھ کوئی چیز نہیں ہے۔ تو دوسرا لام اور ھاء باقی رہ گئے۔ ہماری بات لکھنے کی صورت پر ہے۔ یہ ملک کا لام ہے۔ اگر الف اور پہلا لام زائل ہو جائیں تو اُن کی صورت باقی رہتی ہے۔ یہ ملک کا لام ہے۔ ھاء مطلق ذات کے غیب کا اشارہ ہے۔ کیونکہ ھاء اول حروف ہے۔ اُس کی شروع ہونے کی جگہ ہے اور یہ انسان میں غیب ہے۔ لیکن غیب میں سب سے زیادہ دور

ہے۔ یہ اسم ان اشاروں کے ساتھ کان اللہ پر مشتمل ہے اور الف کی حیثیت سے اُس کے
ساتھ کوئی چیز نہیں ہے۔ پہلے لام کی حیثیت سے وہ مقام معرفت پر مشتمل ہے اور مقام ملک
پر بھی حاوی ہے۔ ماسوائے دوسرے لام کی حیثیت سے اُس میں سے ہر چیز کا ظہور ہے۔
ھاء کی حیثیت سے وہ ذکر عالم پر مشتمل ہے کیونکہ وہ غیب کی دلیل ہے۔ وہ اُن سے غیب
ہے۔ اُس پر وہ تعالیٰ کا اطلاق نہیں کرتے۔ مگر وہ الف کے ساتھ اپنے نفس کا ذکر کرتا ہے
اور ھاء کے ساتھ مخلوق اُس کا ذکر کرتی ہے اور اس وجہ کے ساتھ جس سے الف لام تعریف
کے ساتھ ملتا ہے۔ وہ ازلی طور پر اپنے نفس کو جانتا ہے۔ اُس آخری وجہ کے ساتھ جو وہ لام
ملک ہے۔ اُس کی مخلوق اُسے ہمیشہ محدثہ معرفت کے ساتھ پہچانتی ہے۔ لام کی حیثیت
سے اُس کا نفس لام تعریف ہے جسے معرفت جانتی ہے۔ پس اس موجود اسم میں ہر چیز
محدث (پیدا ہوئی ہے) ہے اور قدیم اُسکی صفت ہے اور وہ اس کا موصوف ہے تو یہ دیکھو
کہ اس اسم کا اتم (نہایت پورا) اور اکمل کیا ہے۔

جہاں تک لام ملک کے بعد لفظ میں ظاہری الف کا تعلق ہے تو وہ خط میں ھاء
کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ ھاء میں واو ہے۔ جب ھاء روح کے ساتھ بولے۔ اگر اُس کے
ساتھ جسم نطق کرے تو واو یاء کے طور لوٹ آتی ہے۔ اگر اُس کے ساتھ نفس مثلی بات کرے
تو وہ الف کے طور پر لوٹ آتی ہے۔ تو اس الف نطقیہ اور تبدیل ہونے والی واو کا حکم ایک
صورت سے دوسری صورت کی طرف ناطق کے مطابق دوسرا حکم ہے۔ یہ اس وجہ سے ہے

کہ جب هاء پہلے الف کی طرف دیکھے اور مقام الف وہاں اس طرح ہو کہ اُس کے ساتھ
کوئی چیز متصل نہ ہو تو لام کے بعد الف ظاہر ہوتا ہے۔ نطق میں اس کے ساتھ لام متصل
ہوتا ہے۔ تو هاء باقی رہ گئی اور اُس کے ساتھ کوئی چیز نہیں ہے جب تک کائنات ہے۔ اُس
کا ذکر نہیں ہوتا۔ پس یہ ساکنہ ہے جو حیات کا سکون ہے۔ موت کے لیے کوئی سکون
نہیں ہے اگر اُس کے ساتھ کائنات بولے یا اُس کا ذکر کرے تو یہ لازم ہے کہ ذاکر اس
طرح ہو جس طرح ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ اس کے بعد دوسرے حروف آئیں گے۔

فصل:

پھر یہ بات محقق ہو گئی ہے جس کا ذکر ہم نے ھو اور ھا میں کیا ہے وہ کائنات کی
ایجاد کے لیے ہویات کے نقش و نگار سے کتاب ھو میں ہے۔ جب وہ تیرے قول کے ساتھ
بولیں لفظ اللہ میں هاء زیر کے ساتھ ہے۔ اللہ ہی هاء کو زبر دیتا ہے اور اُس پر پیش ڈالتا
ہے۔ تم ھو پیش میں زبر کو ھا میں اور ھی کو زیر والے میں پاؤ گے اس باب میں سکون (کسی
حرف پر حرکت نہ ہونا) باقی رہ گیا جیسے ہم نے ذکر کیا ہے اور وہی ثبوت ہے۔

فصل:

جب تمام ناموں پر ھیمنہ ہوں تو اُس میں اسماء چلتے ہیں جب ظاہر ہو جائیں۔
اُس میں خفیہ ہوتے ہیں جیسے پانی میں پانی کا چلنا ظاہر ہو۔ ان اسماء میں سے ایک سے

مقرر کرنا ہے یا تعیین اُس میں حکم اور اثر کے لیے ہوتی ہے اور جو اُس پر متوجہ ہو۔ پس قصے اسماء کو ظاہر کرتے ہیں۔ الوہیت علم اور اسماء میں ہے اور الوہیت قصوں کو پاتی ہے۔

فصل:

اس اسم کا حکم اُس عالم میں ہے جو مقام جمعیت اور مھیمنیت پر زائد اُسے خاص ہے۔ وہ ہر چیز میں ساریہ کی حیرت ہے جب وہ مشاہدہ اور معرفت چاہتا ہے اور فعل اُس کے پاس ظاہر ہوتا ہے وہ دیکھنے کی وہ جگہ ہے جسے اُس کے سوا کوئی نہیں دیکھتا جو بھی اس بارے میں یہ بات کرے اُس میں جہالت کے ساتھ بات کرتا ہے۔ وہ یہ خیال کرتا ہے کہ وہ ٹھیک و صحیح ہے حالانکہ وہ غلطی پر ہوتا ہے۔ اس مشھد کونی اور حضرت فعلی کے ساتھ الوہیت صحیح ہوتی ہے کوئی اور چیز نہیں ہوتی یہاں تک کہ عقلاء اور ہمارے دوستوں میں سے صاحب قیاس لوگوں (جیسے ابوحامد ہیں) نے خیال کیا کہ اُس کے ساتھ معرفت ہمارے ساتھ معرفت پر اکابر کے نزدیک مقدم ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے۔ ہاں وہ اُسے عقلی تقسیم کی حیثیت سے پہچانتے ہیں کیونکہ موجودات دو قسموں پر تقسیم ہوتی ہیں۔ اول اُس کے مال کی طرف اور اُس مال کی طرف جو پہلے اور اس کے غیر ہوتا ہے۔ یہ تمام صحیح ہے لیکن وہ ہمیشہ کے لیے اس میں تفریق نہیں کرتے۔ اُس کا الہ ہونا اُن کے ساتھ اُن کی معرفت سے قبل ہے اور اُس کا ذات ہونا معلوم اور صحیح ہے۔ ہماری بات یہ ہے کہ وہ الوہیت میں ہے۔ پھر وہ قدیم ذات ہے اُس پر عدم محال ہے۔ اس قول کے ساتھ بات

کرنے والوں کے نزدیک الوہیت کے ساتھ معرفت کا ثابت ہونا نہیں ہوتا۔ اس کا اسم اللہ اس کے ساتھ اُن کی معرفت کے بعد ہے۔ اسی لئے شرع ربوبیت کے ساتھ اُس حد پر واضح ہو گئی جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا من عرف نفسہ عرف ربہ جس نے اپنی ذات کو پہچانا اُس نے اپنے رب کو پہچانا۔ آپ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا من عرف الرب عرف نفسہ بے شک یہ صحیح نہیں ہے۔ جب وہ ربوبیت جو سب سے قریب باب ہے طاقت نہیں رکھتی۔ اُس کی معرفت ہمارے ساتھ ہوتی ہے تو تم اور الوہیت کہاں ہے۔ شریعت نے اس مقام الٰہی سے اشارہ کیا ہے کہ اُس کے قول میں حیرت ظاہر ہوئی ہے۔ جب اُس سے کہا گیا کہ ہمارا رب کہاں تھا قبل اس کے کہ اُس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فی عما بالقصر والمدد ما فوقہ ھواء وما تحتہ ھواء۔ یہ نفی کا کلمہ ہے تو قصر حیرت کے لیے اور اُس کا کرنا اللہ تعالیٰ کے اسم کے لیے ہے اسی لئے بصیرتیں اور عقلیں اُس کے ادراک میں گم ہو گئیں۔ اُسے تم نے کسی وجہ سے طلب کیا کیونکہ وہ اُس کے ساتھ مقید نہیں ہے اور مد بادل کے لیے ہے وہ پانی اٹھانے والی ہوا ہے جو زندگی ہے اور اُسی سے ہر چیز ہے تو وہ اُس کی ذات میں ہے۔ اُس کے بارے میں یہ نہیں کہا جاتا کہ وہ کہاں ہے اور اس پر موجود کے ساتھ آسمان اور زمین کے درمیان برزخی (عالم) دلیل ہے۔ حیرتیں گم ہو گئیں۔ تو حیران ہونے والے لوگوں کے لیے یہ کیسے ہے جیسے سائے اور سورج کے درمیان خط ہے۔ تو ہم

کرنے والا شخص دو نقطوں، دو خطوں، دو سطحوں اور دو چیزوں کے درمیان ہوتا ہے تو برزخی کلمہ بعینہ حیرت کی طرف لوٹ آتا ہے۔ تو اُسے حاصل کر لیتا ہے جو اُس کے پاس ہے وہ عجیب و غریب چیز حاصل نہیں کرتا اور یہ اُس کے لائق ہی نہیں ہے کہ وہ حاصل کرے۔ اگر ھو کم ہو تو بھی وہ ھو ہے۔ اور اگر کم ہو جائے تو وہ ھو نہیں ہے۔ اور حیرت کم ہو جائے۔

اور جب اللہ بعض مخلوق کے ساتھ باب بعید سے حیران کرنے کا ارادہ کرے تو قدرت حادثہ کو قادر حادث میں پیدا کرتا ہے۔ اور تاثیر کو بھی حائل کر دیتا ہے اور فعل پر قادر حادث سے توجہ پیدا کر دیتا ہے۔ وہی کسب ہے تو جو نہیں ہے وہ ظاہر ہو گیا۔ اور قادر نے حادث کہا۔ تو وہ فعل سے متعلق ہے۔ پھر دوسری دفعہ کہا القادر الحادث وہ کسبی ہے۔ تیسری دفعہ قادر حادث کہا وہ فعلی نہیں ہے اور نہ ہی کسبی ہے۔ اور القادر القدیم کہا وہ فعلی ہے۔ اور حق کہا اور عقل سلیم اُس کے پاس حائل نہیں ہوئی۔ کہ وہ قدرت رکھنے والوں کے درمیان مقدور ہو۔ اور جو حائل ہوتا ہے وہ دو موثروں کے درمیان موثر ہوتا ہے۔ تم اس فصل کو سمجھو انشاء اللہ تم ہدایت پاؤ گے۔

یہ تمام ادراکات الوہیت کے اسماء اور اُن اسماء کے احکام کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں جواب، مالک اور مومن کی طرح مستحق ہیں۔ اسی لیے کتاب و سنت نے ربوبیت کے لیے دار آخرت میں رویت (دیکھنے) کو ثابت کیا ہے۔ اور اس دنیا میں بھی اسے ثابت کیا

ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا رب ارنی انظر الیک اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا فلما تجلی ربہ للجبل۔ پس الوہیت کو داخل نہ کیا۔ بلکہ اُس کی نفی کی اور فرمایا لاتدرکہ الابصار و ھو یدرک الابصار. تو اللہ تعالیٰ نے ھو کا ذکر کیا۔ اور یہ بات ثابت کی کہ کوئی نہیں پاسکتا اور وہ صحیح ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ ۔ اور اُس کے ساتھ حجاب بھی معلق کر دیا۔ جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون. نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ ترون ربکم کما ترون القمر تم اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے تم قمر کو دیکھتے ہو۔ اور ایک حدیث میں ایسے ذکر آیا ہے کما ترون الشمس جیسے تم سورج کو دیکھتے ہو۔ اسے مسلم نے اپنی صحیح میں لکھا ہے۔ اور مسلم کی کتاب میں صحیح حدیث ہے۔ ان الرب یتجلی علی طائفۃ فی الحشر فیقول انا ربکم فیقولون نعوذ باللہ منک ھذا مکاننا حتی یاتینا ربنا فاذا جائنا ربنا عرفنا ٥ فیاتیھم اللہ تبارک و تعالیٰ فی صورۃ التی یعرفون فیقول انا ربکم فیقولون انت ربنا فما ظھر لھم الا الرب وماعرفوا الا الرب ولا خاطبھم الا الرب۔ (ترجمہ) بے شک اللہ تعالیٰ حشر کے روز کچھ لوگوں کو اپنی تجلی دکھائے گا اور کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ وہ لوگ کہیں گے نعوذ باللہ منک یہ ہماری جگہ ہے۔ پھر ہمارا رب ہمارے پاس آئے گا اور ہم اُسے پہچانیں

گے وہ اُن کے پاس ایسی صورت میں آئے گا جسے وہ پہچانیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ کہے گا میں تمہارا رب ہوں وہ سب کہیں گے کہ تو ہمارا رب ہے۔ اُن کے لیے اللہ ہی ظاہر ہوگا وہ اپنے رب کو ہی پہچانیں گے اور اُن سے اُن کا رب ہی خطاب فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا وجاء ربک والملک ولو جاء اللہ تو اس کا معنیٰ رب ہے۔ جیسے ہم نے پہلے اس کا ذکر کیا ہے۔ بے شک احوال اور قرائن خاص طور پر اللہ کے اسماء کے حقائق کو طلب کرتے ہیں اللہ ہی جامع اور محیط ہے۔

فصل:

کتنی خوبصورت بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کریم ﷺ کو خبر دی جب اُس نے اپنے نبی ﷺ کو حکم دیا۔ اور اس معاملے میں اُن کے ساتھ ہمیں بھی داخل کر دیا۔ تو فرمایا کہ میں جانتا ہوں کہ وہ معبود ہے یعنی اُس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔ تو یہ کلمہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ نفی عین اثبات ہے۔ وہ عین نافی ہے۔ وہ عین مثبت ہے۔ وہ عین منفی ہے۔ کیونکہ الوہیت نے سب چیزوں کی نفی کی۔ الوہیت نے ہی اثبات کیا۔ ثابت و مثبت الوہیت ہی ہے۔ اگر یہ اُس کی آنکھ میں ثابت نہ ہو تو یہ صحیح نہیں ہے کہ اس کے سوا کوئی اُسے ثابت کرے۔ اگر مثبت اُسے ثابت کرے جو ثابت نہیں ہے تو یہ جھوٹ ہے۔ یہ تو حقیقت کے لحاظ سے نفس کو ثابت کرنیوالا ہے۔ ہماری بات حقائق کے مقام سے حقائق کے مقام میں ہے۔ اس کے متعلق چھ احکام ہیں حقیقت میں یہ ایک ہے۔ اسی

طرح سارا وجود ہے وہ حقیقت میں ایک ہے اُس کے ساتھ کوئی چیز نہیں ہے اس کے لیے
شریعت کا اشارہ کتنا لطیف ہے لمن کان له قلب او القی السمع وهو شهید ۔ تو
شہید وہی ہو قلب اور سمع ہے۔ فرمایا کان الله و لا شئی معه صرف اللہ تعالیٰ کی ذات تھی
اور کوئی چیز نہیں تھی۔ علماء نے اللہ تعالیٰ کے ساتھ اُسے پورا کیا۔ تو اُنہوں نے کہا هو الآن
علی ما هو علیه کان فالآن هو الهو و کان هو الهو فمالم الاهو۔ وہ اس وقت
ہے جیسے وہ پہلے تھا ہم موجود ہیں۔ یہ بات ثابت ہوگئی کہ حال حال ہے اور عین عین
ہے۔ پھر اس کے بعد یہ ہے کہ غیب ظاہر ہوا پھر ظہور غائب ہوگیا۔ پھر ظاہر ہوا پھر غائب
ہوا پھر ظاہر ہوا پھر غائب ہوا۔ اسی طرح ہے جو تم چاہو اگر تم کتاب وسنت کی پیروی کرتے
تو تم ہمیشہ سوائے واحد کے کسی کو نہ پاتے۔ وہ ھو ہے۔ لم یزل ہے وہ ہمیشہ غائب ہے۔

محققین کا اس بات پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی شخص کے لیے ایک صورت میں
دو دفعہ تجلی نہیں دکھاتا اور نہ ہی دو شخصوں کے لیے ایک صورت میں تجلی کرتا ہے یہی ھو کی
وسعت ہے۔ ابو طالب نے کہا کوئی اُسے نہیں دیکھتا جس کی کوئی مثال نہیں ہے۔

تو دیکھنا آنکھ کا دیکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیس کمثله شیء اگر وہ
ایسے ہو جس طرح گمان کرنے والا گمان کرے کہ اُس کی طرح کوئی چیز نہیں ہے۔ تو شیء
وہی ھو ہے۔ اگر کاف صفت یا زائد ہو تو کیسے وہ ہے تو اس کی پرواہ نہ کرو۔ اگر وہ صفت ہے

تو اس طرح ہے جیسے ابو طالب نے کہا تھا۔ اگر وہ صفت نہ ہو تو وہ ھو نہیں ہے۔ تو شے وہی ھو ہے۔ ھو وہی ھو ہے۔ جس چیز کا ہم نے ذکر کیا ہے اُس کی تائید حضور نبی کریم ﷺ کے اس قول سے ہوتی ہے۔ ان للّٰہ سبعین الف حجاب من نور وظلمة لو کشفها لاحرقت سبحات وجهه ما ادرکه بصره من خلقه کہ اللہ تعالیٰ کے لیے نور و ظلمت کے ستر ہزار پردے ہیں اگر انہیں کھول دیا جائے تو سب کچھ جل جائے جو کچھ مخلوق آنکھ سے اُسے دیکھے۔ اسی لیے وہی اللّٰہ ھو الھو ہے جیسے ہم نے ذکر کیا ہے۔ جس طرح نبی کریم ﷺ کو کئی مقامات پر اُس کا علم ہوا۔ اور انہیں اشیاء کے لیے کشف ہوا۔ اور عدد مراد نہیں ہے۔ اور مراد یہ ہے کہ یہ ممکن نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی کے لیے ظاہر ہو اس کلام کی تائید بصر سے ہوتی ہے۔ وہ اشرف بصارت ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا وصف ہے۔ عقل اس طرح نہیں ہے کیونکہ عقل کا تعلق غیب کے ساتھ ہے۔ اور جو باری کے حق میں ہے وہ غیب ہے۔ ہر ایک چیز کے لیے شہادت (سامنے ہونا حاضر ہونا) ہے۔ اس کے لیے بصارت ہے۔ اور عقل نہیں ہے۔ جس باب کا ہم نے پہلے ذکر کیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ حیرت کا حضور ظاہر شکل پر حیرت سے داخل نہیں ہوا۔ ارباب فکر و بصارت صفات میں اللہ تعالیٰ کے لیے بڑی باتوں کی اثبات اور نفی میں ہیں۔ اس بارے میں اُن کے احکام عقل والوں کے خلاف نہیں ہیں۔ حیرت کی صورت اس میں یہ ہے کہ جس شخص نے اس کی بڑی بڑی باتوں کی اثبات کی وہ ذات موصوفہ پر زائد ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے بارے میں عدد، کثرت اور افتقار کو

ثابت کیا گیا۔ وہ تمام وجوہ سے واحد ہے (غنی بالذات اور کامل بالذات ہے)۔ یہ کس طرح ہو اور اگر ہم کہیں کہ عدد کے اس ثابت کرنے سے مثال لازم نہیں آتی۔ جو اُس وجہ پر ہے جو ہم پر عدد سے زیادہ شدید نہیں ہے وہ یہ ہے کہ وہ اُس کے بغیر ذات کاملہ ہے اور ہر کامل اُس کے بغیر اپنی ذات کے ساتھ ناقص ہے۔ اور اُس کی بڑی باتوں کی نفی سے ہے۔ اور ان دونوں مقاموں سے فرار کی مثل ہے جہاں تک کثرت اور نقص کا تعلق ہے آپ اُنہیں دوسرا امر پائیں گے۔ وہ یہ ہے کہ حکم دلیل کی جہت سے قدرت نہیں رکھتا جسے اُنہوں نے اللہ تعالیٰ کی معرفت پر نصب کیا۔ اگر یہ احکام صرف ذات کے لیے ثابت ہو جائیں تو بات یہ ہے کہ جب اُس کا ہونا ثابت کر دیا جائے تو اپنے نفس کے لیے قادر ہے۔ فعل ازل کے لحاظ سے واقع ہو اور یہ محال ہے اور اس کے لیے یہ ثابت کرنا کہ وہ اپنے نفس کے لیے قادر ہے محال ہے۔ پھر دل غائب پر شاہد کے قیاس کے ساتھ اس پچھاڑنے کے عمل کو نہیں پاتا۔

اور اُس نے عقلوں کے ماخذ کی معرفت حاصل کی ہے کہ وہ کہاں سے ہے کہ اُس کے براھین اور دلائل کہاں سے آتے ہیں۔ قصور کا انحصار ہے اور ان امور پر بڑھنا صحیح نہیں ہے۔ جس کا حصول صرف مشاہدے دیکھنے یا تعریف کے ساتھ ممکن ہے تو اس طریق کے علاوہ اُس کا حصول مقام پر آزادی ہے تو پہلی بات عقل دالوں کے ساتھ ٹھہراؤ اور وجود کے ساتھ اقرار ہے اور وہ صفات کے احکام ہیں۔ اعتراض کے لیے کوئی راستہ

نہیں ہے۔ نہ اُن کی نفی اور نہ اُن کی ثبات کے لیے ہے۔ کیونکہ عقل اس بات سے عاجز
ہے کہ اسی مثل یا کم چیز پر ٹھہرے تو تم اس عجیب اسم اور عجیب کلمے کا تسلط تمام عوالم پر حیرت
اور بصارت کے نہ ہونے کے ساتھ دیکھو۔ اور عقل والے ہیں دیکھو کہ اُن کی حیرت کتنی
شدید ہے۔ اُن کا اجماع اس چیز پر نہیں ہے جو مثبت نہیں ہیں اور نفی سے اُن کے سوا نہیں
ہیں۔ اصحاب مشاہدات اُن کے لیے ظاہر ہو گئے ہیں۔ اور انکار واقع ہو گیا۔ اور اُس سے
اللہ کی پناہ مانگتے ہیں جب اُن کی معرفت اس کے ساتھ صورت کے موافق نہیں ہوتی اس
کے ساتھ وہ اپنی معرفت کو دیکھتے ہیں۔ وہ ظاہر ہے اُس کی ذات ہمیشہ سے ہے لیکن جب
تمہارا مطلوب شیشے میں ہو کہ تم اپنے چہرے کو اُس میں دیکھو۔ تو وہ مقابل پر نہیں آئے گی۔
لیکن وہ کسی جانب سے تمہارے پاس آئے گی تو تم اُس میں اپنے سوا کسی اور صورت کو
دیکھو گے تو اُس کی معرفت مسلم ہو گئی۔ تم یہ کہتے ہو کہ یہ میرا ارادہ نہیں تھا۔ تم شیشے کے
سامنے آتے ہو اور اُس میں اپنی صورت دیکھتے ہو اور کہتے ہو کہ یہ صحیح ہے تو عیب تم میں ہے
شیشے میں نہیں ہے۔ اور جب معقول صورت کے ساتھ طلب مقید کی گئی تو تم سے بہت
زیادہ بھلائی چلی گئی۔ تو اہل مشاہدہ حیرت میں ہو گئے۔ جو مشاہدہ والے اصحاب عقل کی
حیرت سے زیادہ ہے۔ اسی طرح اصحاب رؤیت ہیں۔ پہلی رؤیت اُن کے لیے واقع ہوتی
ہے کیونکہ رؤیت (آنکھ سے دیکھنا) مشاہدے کے خلاف ہے۔ اسی لئے خبر رؤیت کے
ساتھ کل آئے گی۔ مشاہدے کے ساتھ نہیں آئے گی۔ اس فصل کا ہم نے کتاب العین میں

ذکر کیا ہے تو تم وہاں دیکھو۔اصحاب رؤیت کے ساتھ جو واقع ہوتا ہے وہ اُسے مضبوطی سے تھام لیتے ہیں جب وہ اُسے دیکھتے ہیں۔ایک دفعہ وہ اس کے خلاف دیکھتے ہیں۔اسی طرح ہر رؤیت میں ایسا ہے۔تو وہ ماند پڑ جاتے ہیں جیسے اہل مشاہدہ کمزور ہو جاتے ہیں پھر حیرت ہی ہوتی ہے۔اگر وہ ظاہر ہوتا تو اس کے خلاف صحیح نہ ہوتا۔اگر وہ ظاہر ہوتا تو ھو نہ ہوتا۔اور وہ انا (میں) ہوتا۔ھولازم ہے اس کے بارے میں ہمارے پاس قصیدے کے اشعار ہیں جب تم چاہو تو اُس کے وجود کے ساتھ فائدہ حاصل کرو قسم ہے میرے نزدیک کوئی فریفتہ نہیں ہے۔

میری آنکھ سے اُس کے وجود کی جگہ معدوم ہوگئی ہے اُس کا ظہور مخفی رکھنے پر ٹھہر گیا تو اس ھو کا ظہور ہو گیا۔جو وہی اللہ ہے۔جب میں نہیں ہوں۔بلکہ وہ ھو ھو ہے۔اگر ھو کے ظہور کے وقت انا (میں) باقی رہ جائے تو انانیت ہوتا۔اور ھو کے بغیر چارہ ہی نہیں ہے۔ تو وہ باقی ہے۔وہ لازم ہے۔اُس کے بغیر چارہ نہیں ہے۔میرے لئے بقاء نہیں ہے۔اور ھو ہی سب چیز کی نفی کرتا ہے بے شک ھو اُس کی ذات سے نہیں ہے۔ھو اُس کے سوا کسی میں نہیں ہے اسی باب سے الہی حیرت کا باب ہے۔ھو اُس کے سوا کسی میں نہیں ہے اسی باب سے الہی حیرت کا باب ہے (وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی)۔اور اے میرے بندے میں وہ کچھ کرتا ہوں جس کا تو فاعل نہیں ہے بلکہ میں اُس کا فاعل ہوں۔اور تیرے ساتھ کرتا ہوں کیونکہ یہ بات استطاعت نہیں رکھتی کہ میں اُسے تمہارے لئے کروں

تو تمہارے لئے وہ لازم نہ ہو۔ میرے بغیر چارہ نہیں ہے امور اُس پر اور مجھ پر موقوف ہو جاتے ہیں تو حیرت کم ہو جاتی ہے اور حیرت ہی ہوتی ہے۔ کسی شاعر نے کہا ہے:۔

رب حق ہے اور عبد حق ہے۔ کاش میرے اشعار مکلف نہ ہوتے اگر میں نے کہا عبد تو یہ نفی ہے۔ یا میں نے کہا رب تو مکلف نہیں ہے۔ حیرت ہی حیرت ہوئی ہے۔ میرے اشعار ایسے نہیں ہیں جن میں گرمی نہ ہو میں مجبور ہوں اور میرا کوئی فعل نہیں ہے۔ جس کے ساتھ میں مجبوری کے ساتھ کام کرتا ہوں۔

وہ ذات جس کے لیے میرے فعل کی سند ہے۔ اُس کے افعال میں پسندیدگی نہیں ہے اگر میں نے کہا انا تو اُس نے کہا نہیں۔ وہ ہے جس نے کہا میں دشمن پر دھاوا نہیں بولوں گا۔

میں اور ھو۔ وہ نقطے پر تاب ہوگئی۔ اُس کے لیے کوئی قرار نہیں ہے۔

تکلیف سے مجھے تعجب ہوا کہ وہ اُس کا خالق ہے اور میرا کوئی فعل نہیں ہے میں اُسے دیکھتا ہوں۔ تو کاش میرے اشعار مکلف ہوتے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اُس کے سوا کچھ نہیں ہے۔ میری اس تمام بات کے ساتھ میرے لئے کہا گیا افعل۔ میں کرتا ہوں۔ یہ الٰہی حیرت کے باب سے ہے۔ اُس کا قول ہے ما یبدل القول لدی۔

پس عاقل اُس کا اخذ حکم کے نافذ کرنے پر کرتا ہے۔ اور اُس کی قوت کو رد کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ محقق اُسے حیرت سے اخذ کرتا ہے اور وہ اسی کی طاقت رکھتا ہے۔ جیسے پچاس پانچ تک پہنچتے ہیں۔ اور اس بات کی طاقت نہیں ہوتی کہ اس سے کم ہوں۔ اسی طرح اس بات کی استطاعت نہیں ہوتی کہ اصل میں پچاس باقی رہیں جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ یہ بات جلالۃ میں جلالہ سے ہے۔ اور مقصد پایہ تکمیل کو پہنچ چکا ہے۔ جسے وقت نے اُسے عطا کیا اور سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی تعریف اور احسان کے ساتھ کتاب الجلالہ پوری ہوگئی۔ الحمد للہ۔ اللہ تعالیٰ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی آل اور اُن کے اصحابؓ پر درود وسلام بھیجے۔

اللہ تعالیٰ کے احسان کے ساتھ یہ کتاب الجلالہ پوری کی۔ اللہ تعالیٰ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے۔ آمین۔ یہ سیدی ابوبکر الزاھد کی کے خط سے نقل کی گئی ہے۔ اور اُنہوں نے مصنف رحمہ اللہ سیدی الشیخ الامام محقق وارث محی الدین محمد بن العربی کے خط سے اسے نقل کیا۔ اللہ اس کے ساتھ نفع دے۔

اس کی فراغت فقیر ابوبکر بن عبد النبی الدھان کے ہاتھوں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اُنہیں اپنی محبت کا پیالہ پلائے۔ اُن کے دل سے جہالت کے پردے کھول دے تا کہ وہ شوق کے پروں کے ساتھ ترقی کریں۔ اور اُنہیں عرفان کے باغوں کے درمیان ارکان حق

میں نجات دے۔ آمین اللھم آمین یا رب العالمین۔

کتاب الجلال و الجمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کی قدرت اور طاقت ہے

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کا جلال بہت بڑا ہے۔ اُس کے جمال کا ظہور ہے۔ اپنے قرب میں قریب اور اپنی بلندی میں قائم ہے۔ عزت و بلندی، عظمت اور کبریاء والا ہے۔ اُس کی ذات اس بات سے پاک ہے کہ ذوات کے مشابہ ہو۔ اسی طرح اُس کی ذات حرکات و سکنات، حیرت، التفات اور اشارات و عبادات کے پانے سے بلند ہے۔ اُس کی ذات کیفیت، حدود، نزول بالحرکت استواء سے بلند ہونے اور مقصود کے طلب کرنے کے لیے قعود سے پاک ہے لقاء مفقود کے لیے وعدے والی خوشی سے بھی پاک ہے۔ جب اُس سے مقصود صحیح ہو جائے کیونکہ اُس کی ذات اس سے پاک ہے کہ قطع ہو یا یہ کہ اُس مقصود کے ساتھ طریقے قائم ہوں یا طریقوں کے اختلاف کے ساتھ تغیر ہو۔ یا عمل کے ساتھ لذت و دکھ ہو۔ یا ازل کے بغیر اُس کا وصف ہو۔ اسی طرح اُس کی ذات ایک جگہ منحصر ہونے اور تقسیم ہونے سے پاک ہے۔ یا اجسام کی صفت جائز ہو۔ یا اُس کی ذات

کی حقیقت کے ساتھ افہام احاطہ کر سکے۔ یا ایسے ہو کہ ادہام اُسے کافی ہوں یا کوئی بیداری وغنید میں اُس کا ادراک کر سکے۔ یا جگہوں وایام کے ساتھ تقید ہو۔ یا اُس کے وجود کا ہمیشہ ہونا شہود اور سالوں کے ساتھ ہو۔ اس بات سے بھی پاک ہے کہ اُس کے لیے اوپر' نیچے دائیں' بائیں' پیچھے اور آگے کی حدود ہوں۔ یا اُس کے جلال کے لیے نہی کا ضبط یا خواب ہوں۔ اُس کی ذات اس بات سے پاک ہے کہ عقول اپنے افکار' ارباب مکاشفات اپنے اذکار' حقائق عارفین اپنے اسرار اور وجود اپنی ابصار کے ساتھ اُس کا ادراک کر سکے۔

کہ اُس کے جلال کی مقدار ہو کیونکہ اُس کی ذات پردوں اور استار کے پیچھے قصر سے پاک ہے۔ تو یہ اُس کی غیر انوار میں اُسے نہیں پا سکتیں۔ اسی طرح اس بات سے بھی پاک ہے کہ انسان کی صورت میں ہو یا آنکھوں کے وجود سے گم ہو جائے یا اُس کے لیے ایسی حالت لوٹ آئے کہ اُس کی تخلیق سے کائنات نہ ہو۔ اس بات سے بھی پاک ہے کہ زمان و مکان کی قیود میں ہو۔ اگر ایمان کے ساتھ یہ بات ثابت ہو جائے یا آنکھوں میں تجلی اُس کے ہونے کے ساتھ منحصر ہو جائے یا اُس پر ماضی' مستقبل یا وقت کا اطلاق ہو اس بات سے بھی پاک ہے کہ اُس کی ذات کے ساتھ حواس قائم رہ سکیں یا اُس کے ساتھ شک والتباس ٹھہر سکے یا مثال وقیاس کے ساتھ اُس کا ادراک کیا جا سکے۔ یا اجناس کی طرح مختلف ہو یا عالم اور لوگوں کے لیے اُس کی طلب پائی جائے۔ اس بات سے بھی پاک ہے کہ (عیسائیوں کے عقیدے کے مطابق) تین خداؤں میں سے ایک ہو۔ وہ بیوی اور

اولاد سے بھی پاک ہے یا اُس کا کوئی ہمسر ہو۔ یا اُس کے وجود کو عدم لاحق ہو (کیونکہ اُس کی ذات ہمیشہ سے ہے) یا ہاتھوں بازوؤں اور قدموں سے اُس کا وصف کیا جا سکے یا اُن کے علاوہ اور چیزیں ہوں۔ اسی طرح وہ ہنسنے وفرح سے پاک ہے جن دونوں کا وعدہ عباد کی توبہ کے ساتھ کیا گیا۔ اسی طرح غضب، تعجب اور صورتوں میں تبدیلی سے بھی پاک ہے جیسے یہ چیزیں مخلوق میں ہوتی ہیں۔ اُس کی ذات ان چیزوں سے پاک ہے وہ اپنی کبریائی میں عزیز اور اپنی شان میں عظیم ہے۔ اُس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے وہ سمیع اور بصیر ہے۔

بے شک جمال اور جلال کے ساتھ اہل تصوف محقق علماء نے مشغولیت اختیار کی۔ اُن دونوں میں ہر ایک میں لطف ہے کہ وہ اپنے حال کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اُن میں سے اکثر نے اُنس کو جمال اور ہیبت کو جلال کے ساتھ مربوط کیا۔ اور معاملہ ایسا نہیں ہے جس طرح اُنھوں نے کہا۔ اور جو کچھ اُنھوں نے کہا ہے اُس کی بھی وجہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جلال اور جمال اللہ تعالیٰ کی دو صفات ہیں۔ اور ھیبت وانس انسان کی صفات ہیں جب تم عارفین کے حقائق میں جلال کا مشاہدہ کرو تو ھیبت وپریشانی ہوتی ہے۔ اور جب تم جمال کا مشاہدہ کرو تو اُنس وخوشی ہوتی ہے۔ عارفین نے کہا کہ جلال قہر اور جمال رحمت کے لیے ہے اور اس بارے میں اُنھوں نے احکام دیے جیسے اُنھوں نے اپنے نفوس میں اُسے پایا۔ میں چاہتا ہوں کہ میں انشاء اللہ تمہارے لئے ان دونوں حقیقتوں کی وضاحت

کروں جیسے عبارت میں اللہ تعالیٰ میری مدد کرے گا۔

سب سے پہلے میں یہ کہتا ہوں کہ جلال اللہ تعالیٰ کے لیے معنی رکھتا ہے جو اُسی کی طرف لوٹ آتا ہے۔ اور اس کی معرفت سے ہمیں منع کیا گیا۔ اور جمال کا معنی یہ ہے کہ وہ اُس کی طرف سے ہماری طرف لوٹ آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی معرفت عطا کی۔ تنزلات' مشاہدات اور احوال بھی عطا کیے۔ ہمارے پاس اُس کے دو امر ھیبت اور انس ہیں۔ کیونکہ اس جمال کے لیے بلندی اور قربت ہے۔ علو کا نام اہل علم نے جلال الجمال رکھا ہے۔ اسی کے بارے میں عارفین کلام کرتے ہیں۔ یہ وہی ہے کہ اُن کے لیے اس کی تجلی ہوئی ہے۔ اُن کا یہ خیال ہے کہ وہ اُس جلال کے بارے میں بات کرتے ہیں جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہ جلال الجمال ہے کہ اُس کے ساتھ ہماری طرف سے اُنس بھی ساتھ ہو گیا ہے۔ اور جمال وہی قربت ہے۔ جس کے ساتھ ہماری طرف سے ھیبت بھی مل گئی ہے۔ جب ہمارے سامنے جلال الجمال کی تجلی ہو تو ہمیں اُنس ہوتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہوتی تو ہم ہلاک ہو جاتے۔ کیونکہ جلال اور ھیبت دونوں کے غلبے کے لیے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ تو اس جلال کے مقابل ہماری طرف سے انس ہوتا ہے تاکہ مشاہدہ میں ہم اعتدال پر رہوں۔ تاکہ جو کچھ ہم دیکھیں اُس کے بارے میں غور و فکر کریں اور یہ کہ ہم غافل نہ ہوں اور بھول نہ جائیں۔ جب ہمارے سامنے جمال کی تجلی ہو۔ کیونکہ جمال ہمارے حق کو پھیلا دیتا ہے۔ اور جلال اُس کی عزت ہے۔ تو ہم ھیبت کے ساتھ اُس کے جمال میں

پھیلاؤ کے مقابل ہوتے ہیں۔ کیونکہ بسط بسط کے ساتھ سوءادب کی طرف لے جاتا ہے۔ اور سوءادب دوری اور دھتکار دیے جانے کا سبب ہے۔ اسی لئے محققین نے کہا ہے کہ جس نے اس معنی کی پہچان کی اُس نے اس بساط پر نااہلی کا ارتکاب کیا۔ اور تم اپنے تئیں انبساط سے بچو۔ کیونکہ جلال ہماری ذاتوں میں سوء ادب سے منع کرتا ہے۔ جس طرح ہماری ہیبت اُس کے جمال میں ہے اور ہمارے ساتھ اُس کا بسط سوءادب سے منع کرتا ہے۔ ہمارے اصحاب کو صحیح کشف ہوا ہے اُن کا یہ حکم کہ جلال انہیں قبض کرتا ہے اور جمال انہیں پھیلاتا ہے غلط ہے اور جب کشف صحیح ہو تو ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے۔ پس یہی جلال اور جمال ہے جیسے اُن کے بارے میں تمہیں حقائق معلوم ہوں گے۔

تمہیں علم ہو کہ قرآن جلال الجمال اور جمال پر مشتمل ہے جہاں تک جلال کا تعلق ہے تو مخلوق کے لیے اُس کی معرفت میں کوئی دخل اور شھود نہیں ہے۔ یہ انفرادیت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے کہ وہی اپنی ذات میں دیکھتا ہے۔ اگر ہمارا اس میں کوئی دخل ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے متعلق ہم علم کا ملاحظہ کرتے اور یہ محال ہے اور معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کے لیے دونوں حقیقتیں ہیں۔ اُس نے اپنی ذات کو دونوں ہاتھوں سے موصوف کیا۔ اور ہم نے قبضتین سے پہچان کی۔ اس حد پر وجود کا اخراج ہوا۔ تو وجود میں کوئی چیز نہیں ہے۔ مگر سب کچھ اُسی کی ذات میں ہے جو اُس کے سامنے ہے۔ اس مقابلے سے ہماری غرض وہ ہے جو خاص طور پر جلال و جمال کی طرف لوٹتی ہے۔ اور جلال

سے میری مراد جلال الجمال ہے جیسے ہم نے پہلے اس کا ذکر کیا ہے۔ حدیث ماثور میں اللہ تعالیٰ کی ذات کے بارے میں کسی چیز کی خبر دینے والے نہیں ہیں جو جلال پر دلالت کریں مگر اُس میں جمال ہی سامنے ہے اسی طرح نازل کی ہوئی کتابوں میں مذکور ہے اور ہر چیز میں ہے اسی طرح قرآن حکیم کی کوئی آیت ایسی نہیں ہے جو رحمت کے شامل ہو۔ مگر اُس جیسی ہے جو سزا دے اور عذاب کے متعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے غافر الذنب و قابل التوب اُس کے مقابلے میں شدید العقاب ہے اور ارشاد پاک ہے نبئی عبادی انی انا الغفور الرحیم اُس کے مقابلے میں وان عذابی ھو العذاب الالیم 'اصحاب الیمین ما اصحاب الیمین فی سدر مخضود ہیں۔ ان کے مقابل آیات و اصحاب الشمال ما اصحاب الشمال فی سموم و حمیم اور وجوہ یومئذ ناضرۃ ہیں۔ اور ان کے مقابل آیات وجوہ یومئذ باسرۃ اور یوم تبیض وجوہ ہیں۔ ان کے مقابل آیات و تسود وجوہ اور وجوہ یومئذ خاشعۃ عاملۃ ناصبۃ تصلی نارا حامیۃ ہیں۔ ان کے مقابل آیات وجوہ یومئذ ناعمۃ لسعیھا راضیۃ اور وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ مستبشرۃ ہیں۔ ان کے مقابل آیات وجوہ یومئذ علیھا غبرۃ ترھقھا قترۃ ہے۔ جب تم قرآن حکیم کو اس طرح دیکھو تو تم اُسے اس حد پر اس قسم میں پاؤ گے۔ اور یہ تمام الٰہی رقیقتین کی وجہ سے ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے اس قول کلا نمد ھئولاء وھئولاء اور قول فالھمھا

فجورھا وتقواھا میں ہے۔اور سچے عطا کرنے والے کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک سنیسرہ للعسری ہے۔تمہیں معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں یہ جلال اور جمال کی آیات ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ ان آیات میں سے کچھ کا ذکر کروں۔ اور اشارات کے طریقے پر اُن کے متعلق بات کروں۔ جیسے ان معانی کے طلب کرنے کے لیے افہام اُن کا ادراک کرتا ہے۔وہ معانی بشری کدورتوں اور حیوانی شہوات سے پاک ہیں۔اللہ تعالیٰ بات میں عصمت اور رسائی کے ساتھ مدد کرتا ہے اور عمل بھی اُس کی عزت کے ساتھ ہے۔اور اُس کے بڑے بڑے اشارات ہمارے قول فصل یا باب کا بدل ہیں۔ میں جلال کی آیت کے ساتھ ابتداء کرتا ہوں۔ پھر اُس کے ساتھ آیت جمال لاؤں گا پھر اس حد پر انشاء اللہ دوسری آیت جلال کی طرف منتقل کروں گا۔اور آیت کے لیے دو وجوہ ہوتی ہیں۔ایک وجہ جلال میں اور دوسری وجہ جمال میں ہے۔ان کے تقابل کے ضمن میں ہونے کی وجہ سے میں انشاء اللہ تمہیں جلال و جمال کے ذکر میں خوبصورتی سے لاؤں گا۔

جلال کے اشارات:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لیس کمثلہ شئی یہ آیت اُس کے مقابل آتی ہے اور پوری طرح سے اُس کے سامنے ہے وہ ہے وھو السمیع البصیر۔اس کے مقابلے میں حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم علی صورتہ ہے۔اے مشاہدے کے سمندر میں غرق ہونے والے تمہیں معلوم ہو جلال کی مثال معقولہ ہے جیسے

جمال کی مثال لغوی ہے۔ تو وہ اس مماثلت رکھنے والی آیت کی نفی ہے جو اشتراک میں نفس کی صفات میں ہے۔ یہاں اس کے بڑے بڑے سمندر ہیں۔ کیونکہ دو چیزوں کے درمیان مماثلت پوری طرح سے فیصلہ نہیں کرتی۔ اسی طرح فضائل ہیں۔ اگر اُن دونوں کے درمیان مماثلت نفس کی صفات کے طریقے سے ہے تو وہ معانی کی صفات کے طریقے سے مماثلت یا تناقض رکھتی ہیں۔ دو آدمیوں کی طرح جو نفس کی صفات میں مشترک ہیں۔ اُن میں ایک عاجز قاصر جاہل زیادہ گونگا اندھا اور زیادہ بہرا ہے۔ اور دوسرا عالم قادر مرید متکلم بصیر اور سمیع ہے۔ اور انہیں حد واحد نے اکٹھے کر دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وہ دونوں حیوان ناطق ہیں۔ مثال کے طور پر جب یہ ہو۔ تو یہ اشارہ ہے اُسے سمجھو۔ جیسے معانی کی صفات میں اشتراک اور تماثل (مماثلت کا ہونا) واقع ہوتا ہے اور مثال کے ساتھ اشتراک نہیں ہے۔ اگر نفس کی صفات سے شئے کی حقیقت ہو تو وہ کسی قسم کی ہو اور اُس میں دوسری چیز مشترک ہو۔ تو یہ چیز تمام وجوہ سے دوسری چیز کی مثل نہیں ہے۔ جیسے حیوان کا اطلاق انسان پر ہوتا ہے اور جانوروں پر بھی۔ لیکن انسان گھوڑے کی طرح نہیں ہے کیونکہ مثالی اشتراک کی شرط تمام نفسی صفات میں ہے یہ تمام چیزیں ایک قسم کے اشخاص میں ہوتی ہیں۔

اس مثال کے عمل کو عقلیہ کا نام دیا جاتا ہے۔ تو چاہیے کہ یہ مماثلت کاملہ اور کلی ہو۔ اور جزئی مماثلت یہ ہے کہ نفس کی بعض صفات میں اشتراک واقع ہو۔ وہ اس کی مثل

ہے پھر انفصال واقع ہوتا ہے۔ اور وہ حقائق کا انکار کر دیتا ہے کہ وہ معانی کی صفت میں مماثلت کو قبول کرے۔ کیونکہ وہ موصوفہ ذات کے لیے حقیقت کے ساتھ نہیں ہے۔ تو یہ اعراض کی طرح ہے۔ اگر وہ لازم ہوتا یا اُس کا عدم حائل ہوتا کیونکہ یہاں مماثلت رکھنے والا دو معین چیزوں کے درمیان ہے لیکن وہ اُن دو چیزوں کے درمیان نہیں ہے جن کے ساتھ یہ دونوں معین مماثلت رکھنے والے قائم ہیں۔ جیسے دونوں عالم ہیں کیونکہ دونوں عالموں کے درمیان عقل اور حقیقت کے لحاظ سے مماثلت واقع ہوئی ہے۔ کیونکہ دونوں عالموں کی مماثلت اس وجہ کے علاوہ ہے۔ اور معانی کا تعین اُن کے تعین کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ جو اُن کے ساتھ ہیں۔ تو دونوں کا تعین تبعی حکم کے ساتھ ہے۔ وہ عرض کے ایک جگہ منحصر ہونے کی طرح ہے جو جگہ انحصار میں جمعیت (پیروی) کے ساتھ ہے۔ کیونکہ اپنی جگہ کی حیثیت کے ساتھ ہے۔ عرض ایک جگہ انحصار کرتا ہے۔ یہ اس طرف اشارہ ہے کہ باری اور ہمارے درمیان نفس کی صفات میں کلی اور جزئی وجہ سے کوئی اشتراک نہیں ہے۔ اسی وجہ سے ہمارے اور اُس کے درمیان حقائق کی جہت سے مثال نہیں ہے یہ بات تمہیں دھوکہ نہ دے کہ تمہارا وصف وہ ہے جس طرح اُس کے نفس نے صفت بیان کی یہ اُس کی عالم اور مرید ہونے کی وجہ سے ہے۔ اسی طرح جانور بھی سنتے دیکھتے اور خواہش رکھتے ہیں۔ تو تم اس بات کو سمجھو۔

جمال:

اُس کے بارے میں بعینہ آیت لیس کمثلہ شیء ہے۔ جو لغوی مثال رکھتی ہے۔ جیسے اُن کا قول ہے کہ زید شیر کی طرح ہے۔ اور کاف یہاں صفت کے معنی میں ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ اُس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے۔ تو حق مقام بسط میں عارفین کے قلوب کے لیے جمال کی صفت کے ساتھ نازل ہوا۔ اس آیت میں نفی یہ ہے کہ تمام مخلوقات میں سے کوئی چیز اُس کے مشابہ ہو جیسے اُس کے جلال ہونے میں نفی ہے کہ کسی چیز کے مشابہ ہو تو اس آیت میں تمام ایجادات ومخلوقات پر شرف انسانی کی خبر دی۔ اُس کی حقیقت یہ ہے کہ اُس کے لیے تمام وکمال کی صفات کیسے ثابت ہو گئیں۔ تو اُسے فیاض بنا دیا۔ اُس کا ملک اسماء کی چابیاں ہیں۔ اور اس لغوی مماثلت کے ساتھ اس کے لیے خلافت صحیح ہوئی۔ اس کے ساتھ گھر آباد ہوئے اور ارواح کی تسخیر کی۔ اسی کے بارے میں اللہ تعالی کا قول و سخر لکم ما فی السموات و ما فی الارض جمیعا ہے یہ آیت الہی بسط پر دلیل ہے۔ جب محقق کے قلب میں تجلی ہو تو اُس وقت اُس کا حال وہ معانی ہوتا ہے جس کا ذکر پہلے آ چکا ہے جیسے یہ بات ہے کہ جب اس آیت کے جلال کی تجلی محقق کے دل میں ہو تو اُس وقت اُس کا حال اُس کے جمال کا معنی ہوتا ہے۔ اور یہ ہر تجلی میں ہے جیسے ہم نے اس بات کا اقرار کیا ہے۔ تو اُس کا جلال مثل کے فرض کرنے کے ساتھ ہے۔ یہ شبہ اور مماثلت کی نفی ہے۔ اُس کے جمال کی مثال پائی جاتی ہے۔ اور وہ مماثلت کی نفی ہے۔ تو جلال حق کی تقدلیس کو ثابت کرتا ہے اور جمال بندے کی رفعت کو ثابت کرتا ہے۔ جیسے اللہ

تعالیٰ نے اپنے جلال کے بارے میں کہا ہے لیس کمثلہ شی ۔ جو حقائق الٰہی کے لیے مقابل حقائق میں ہے۔ پھر مثلی مقام کی طرف اُس کے مقابل نزول الحق بلند ہوا جو سمیع اور بصیر کے ساتھ ہے۔ تو تم اس اشارے کو سمجھو۔ کیونکہ عبد کی بقاء اُس کے نفس کے اوصاف کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بقاء کے ساتھ ہے۔ بے شک اُس کی بقا اُس کے کمال اوصاف کے ساتھ ہے جو ربوبیت میں ثابت اور عبودیت میں اللہ تعالیٰ کی بقا کے ساتھ پیش آنے والے ہیں۔ محقق اللہ تعالیٰ کی بقا کے ساتھ شدید محجوب ہے۔ تو وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ فعل کے طریقے سے مماثلت کے ہونے میں ہے وہی حال ہے۔ اہل جنت جنت کے بارے میں کسی چیز کی خواہش کرتے ہیں حکم ہوتا ہے ہو جا اور وہ چیز ہو جاتی ہے تو محقق اس چیز کی تکوین کو معنی سے دیکھتا ہے۔ اور غیر محقق اس پیدا کرنے کے عمل کو قول سے دیکھتا ہے جو اُس کے نزدیک واقع ہوا۔ وہ دونوں قدرت کی نفی میں مشترک ہیں تو تم اس بات کو سمجھو۔

جلال کے اشارات:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا تدرکہ الابصار جو اس کے مقابل ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا ارایت ربک ۔ کیا آپ نے اپنے رب کو دیکھا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں نورانی دیکھتا ہوں۔ تو عزت کا پردہ نہیں رہتا۔ وہ اس سے پاک ہے کہ ابصار اُس پر حکم دیں۔ اسی طرح یہ اُس کے مشاہدے کے وقت مقام حیرت اور مقام عجز میں ہے۔ تو اُس کی طرف دیکھنا دیکھنا نہیں ہے۔ جیسے انہوں نے کہا ادراک کے پانے

سے ادراک عاجز ہے۔

اشارہ:

لا تدرکہ الابصار اُس میں تصرف کرنے والے کی وجہ سے خواہش ہے۔
جس کے قبضے میں کوئی چیز ہے تو وہ اس چیز کا ادراک نہیں کرسکتا۔

اشارہ:

بصارت چاہتی ہے کہ پانی کا رنگ اور صفائی میں بہت زیادہ شفاف کو دیکھے لیکن وہ اس کا ادراک نہیں کرسکتا۔ اگر وہ اُس کے مقید ہونے کی وجہ سے اُسے پالے اور یہ اس وجہ سے ہے کہ وہ صفائی وادراک میں مشابہت ہے۔ وہ ادراک کو اپنے نفس میں نہیں پاتا کیونکہ وہ اُس کے نفس میں ہے۔ اور وہ اُس کا ادراک کرتا ہے کیونکہ وہ دیکھنے والی آنکھ ہے۔

اشارہ:

جب بصارت کسی صیقل چیز کی طرف دیکھتی ہے تو وہ اُس میں صورت دیکھتا ہے۔ تو اُس کا ادراک صورت اور صیقل جسم کے لیے ہوتا ہے کیونکہ اگر وہ کوشش کرے کہ وہ اُس صورت کے مقابل دیکھے۔ جو پالش شدہ چیز میں ہے۔ صیقل شدہ چیز کی وہ قدرت

نہیں رکھتا۔ اور صیقل کو مقید نہیں جا سکتا۔ جب اُس آدمی سے پوچھا جائے کہ اُس نے کیا دیکھا، تو وہ اس بات کی قدرت نہیں رکھتا کہ کہے کہ میں نے صیقل شدہ چیز کو دیکھا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کے لیے مقید نہیں ہے اور اُس پر کسی چیز کا حکم نہیں ہوتا۔ اگر وہ یہ کہے تو وہ جاہل ہے۔ جو کچھ اُس نے مشاہدہ کیا ہے اُس کی اُسے کوئی معرفت نہیں ہے۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ میں نے دیکھا ہے تو وہ اُس صورت یا صورتوں کے بارے میں خبر دیتا ہے جن کو اُس نے دیکھا۔ تو وہ سچائی ہے کہ اُس نے ان اشیاء کو مخلوق ہونے کی وجہ سے بصارت کے ادراک سے دیکھا۔ وہ اشیاء اُس کے سامنے عریاں ہیں۔ اس نکتے کو سمجھو۔ لیکن اُس نے ان اشیاء کا ادراک بغیر تقیید کے کیا ہے۔ اور صورتوں کی طرف ان اشیاء کی قبولیت ذاتی ہے۔ جو دیکھنے والے کی آنکھ سے صورت سے جدا نہیں ہوتی۔ اور یہ تمہارا دیکھنا ہے جیسے ہم نے اُس کا ذکر کیا ہے۔

معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ بصر و عقل کا احاطہ کرتا ہے لیکن کمزور عقل والا وہم اس کی قدرت رکھتا ہے اور اُس کی حد مقرر کرتا ہے۔ لیکن خیال ضعیف اُس کی مثال دیتا اور اُس کی صورت رکھتا ہے یہ بعض اُن عقلمند لوگوں کے حق میں ہے جنہوں نے اُسے اپنے تخیل سے منزہ سمجھا ہے۔ اور اُس کے بارے میں وہم کیا ہے۔ پھر قرآن پاک نازل ہونے کے بعد اُن پر وہم اور خیال کا غلبہ مسلط ہو گیا۔ اُس پر تقدیر کا حکم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون۔ وہ اُس کی

طرف اُن کا رجوع ہے جو عقل نے اُنہیں تنزیہ کی صحیح برھان کے ساتھ عطا کیا ہے۔

الجمال:

اس جلال کے جمال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربھا ناظرۃ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے جمال کے بارے میں ہمارے ساتھ باہم بسط نازل کیا کہ ہم اُس کا ادراک اپنی آنکھوں سے کریں۔ اور اس کے لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد پاک ہے ترون ربکم یوم القیامۃ کماترون القمر لیلۃ البدر و کما ترون الشمس بالظھیرۃ لیس دونھا سحاب لاتضارون فی رؤیتہ۔

تم قیامت کے روز اپنے رب کو اس طرح دیکھو گے جیسے تم چودھویں کے چاند کو دیکھتے ہو اور جیسے تم سورج کو ظہر کے وقت دیکھتے ہو کہ کوئی بادل نہیں ہے۔ اور تم اُسے دیکھنے سے کوئی نقصان نہیں اٹھاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ نے دوزخ والوں کے حق میں فرمایا ہے کلا انھم عن ربھم یومئذ لمحجوبون۔

کلام عرب میں نظر پرواہ کرنے والی ہے وہ بصر کے ساتھ ہوتی ہے وہ عقل وفکر کے ساتھ ہوتی ہے۔ اور لام کے ساتھ رحمت کے لیے ہوتی ہے۔ اور بغیر ادات کے وہ تقابل مکافحہ اور تاخیر کے لیے ہوتی ہے اور ابصار وجوہ کی صفات سے ہیں۔ عقل اُن سے نہیں ہے تو اُس کی رویت ناگزیر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا قول پاک حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے لیے ہے لن ترانی یہ حکم ہے یہ اُس حال کی طرف لوٹ آتا ہے جس کا علم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے سوال سے ہوا۔ ہم اُس میں تکلم نہیں کرتے۔ اور اُسے پہاڑ پر واقع کیا۔ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور حضرت موسیٰؑ نے چیخ ماری اور اور اک چیخ نہیں مارتا۔ اُس کی شرط میں سے مخصوص بنیاد نہیں ہے اور نہ بنیاد اُس کی شرط سے ہے۔ اُس کی شرط میں سے موجود اس کے ساتھ قائم ہوتا ہے۔ کیونکہ اُس کا معنی ہے اور چیخ مارنے کا عمل کثیف بنیاد کے ساتھ پورا ہوتا ہے جب وہ ٹھیک ہو جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرتے ہیں۔ اس جگہ قیام کے وقت تسبیح کا کوئی فائدہ نہیں ہے مگر مشاہدے کو توبہ کی معرفت عطا کی جو بنیاد کی شرط سے ہے۔ پھر اس بات کا اقرار حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا کہ وہ سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں اُس کے ساتھ جو کچھ اُنہوں نے اُس چیخ مارنے کے عمل میں دیکھا۔ کیونکہ ایمان کا تصور دیکھنے سے ہوتا ہے چاہے کسی عالم میں ہو۔ اسی لئے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حارثؓ سے کہا ما حقیقۃ ایمانک تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا کہ گویا میں عرش کی طرف اپنے رب کو سامنے دیکھتا ہوں تو جہاں میں رویت ثابت ہو گئی اور اُس کے ساتھ ایمان کی حقیقت صحیح ہو گئی۔ اُس کے لیئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معرفت کے ساتھ اقرار کیا جو اس کے علاوہ ہے وہ مجازی ایمان ہے۔ تو ایمان بالغیب کا کوئی فائدہ نہیں ہے مگر جو کچھ مشاہدے کے ساتھ تم نے دیکھا۔ اسی لئے اُس میں شک داخل نہ ہو جائے۔ تو حضرت موسیٰ علیہ

السلام سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے آنکھ و بصارت کے ساتھ ادراک کیا جو اس مرتبہ کی وجہ پر ہے جس کے لیے حال اور مقام ہے اگر وہ مقام میں ہوتا تو وہ پہلے ہیں جنہوں نے ادراک کیا۔ اگر وہ حال میں ہے تو یہ ممکن ہے کہ وہ اُن کے سوا دیکھیں۔ اور اولیت کمال قصے کے ساتھ حال پر موقوف ہے۔ یہ زیادہ پائی جاتی ہے۔ جب حق تم سے اس آیت کے مشاہدے میں خوشی سے پیش آئے تو صبر کے ساتھ اسے غنیمت سمجھو کیونکہ آنکھیں اُس کا ادراک نہیں کرسکتیں۔ اگر تم یہ نہ کرو تو اپنے آپ کو ہلاک کرو گے جیسے اُس نے تمہیں خبر دی۔ تم اس بات سے بچو کہ زیادہ خوش ہو لیکن تم پر ہیبت قائم ہونی چاہیے اور یہ تمہاری محافظت کرے گی۔ اور اللہ سبحانہ ہدایت دینے والا ہے۔

اشارات الجلال:

اللہ تعالی نے فرمایا ہے و احصی کل شیء عدداً۔ یہ الٰہی احاطے کی طرف تمام اسماء کے ساتھ اشارہ ہے جو ماضی و حال میں ہیں اور مستقبل میں ہونے والے ہیں۔ جو ہونے والے وجود کے ساتھ مخصوص ہے اور اُس کے ساتھ ہے جو ہو گیا اور ہوگا۔ تو وہ اللہ تعالی کے قول احاط بکل شیء علماً سے تعلق سے زیادہ خاص تعلق ہے۔ جو واجبات، جائزات اور حائل ہونے والی چیزوں سے ہے۔ اگرچہ بعض علماء موجود شئے کو ہی نام دیتے ہیں۔ ہمیں اس کی پرواہ نہیں ہے۔ بے شک اللہ تعالی کا علم ہر چیز کو محیط ہے اور محال کو جانتا اگر اس اصطلاح کا صاحب علم محیط کو اس آیت میں موجودات کے ساتھ مخصوص کرتا تو

اُس پر کوئی دلیل نہ ہوتی ۔مگر یہ اصطلاح ہے کہ صرف موجود چیز کا نام رکھا جاتا ہے۔ احاطہ اُس کے دروازے پر عموم سے ہے اور شمار کرنے کا عمل اُس چیز میں خاتمے کا متقاضی ہے جس کی گنتی کی۔ اور احاطہ غیر متناہی معلومات کے ساتھ علم کے تعلق سے عبارت ہے۔ اور کبھی شمار کرنے یا سمجھنے کا عمل احاطے کے معنی کے ساتھ عموم پر ہوتا ہے۔ لیکن جیسے ہم نے مستقبل میں ہونے والی چیزوں کے بارے میں کہا ہے اور یہ ختم ہی نہیں ہوتیں ۔ بے شک اللہ تعالیٰ کی مقدورات نہ ختم ہونے والی ہیں۔ اُس کی معلومات اُس کی مقدورات سے بہت زیادہ ہیں ۔ اور عدد کا گنتا اس کے ساتھ متعلق نہیں ہے۔ کیونکہ اس پر جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے نفس کا شمار کرے۔ یہ محال ہے کہ عدد کی صفت نہ ہو۔ تو اس کا تعلق شمار کرنے سے ہے۔ لیکن اس کے ساتھ علم احاطہ کرتا ہے۔ یعنی یہ اُس کے علم کا تمام وجوہ سے معنی ہے۔ جب حق تعالیٰ نے ہر شئے کو بطور عدد کے شمار کیا تو تم معدوم اشیاء سے ہو تو اُس کی حفاظت کرو اور اپنے اوپر مرتب کرو۔ جب تم اس آیت کے اسرار کا مشاہدہ کرو تو حق کے جلال میں نفس رک جاتا ہے۔ اور انفاس لحظات لمحات اور نفحات میں گرمی آ جاتی ہے جب یہ مشاہدہ محقق ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اُسے اُس آیت کے ساتھ پھیلا دیتا ہے جس کا ذکر میں اس جلال کے جمال کے ضمن میں کروں گا۔ جب انسان چاہتا ہے تو اس آیت کے جلال میں اُس کی تجلی ہوتی ہے تو یہ بات اُسے حیران کر دیتی ہے۔

جمال:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وارسلناہ الی مائۃ الف او یزیدون جب اللہ تعالیٰ نے اپنے جمال کے بارے میں اس آیت میں باہم بسط نازل کیا اور شک کو اُس کے ساتھ معلق کیا۔ تو مناسبت سے بندے کے لیے ضرب قائم ہوگئی۔ اگر بندہ جاہل ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے اپنے نفس پر رکھتا ہے اور شک کے ساتھ اُس کا وصف زیادہ ہے۔ اگر وہ محقق ہے تو اللہ تعالیٰ کے قول واحصی کل شئی عددا کی طرف رجوع کرے گا۔ تو وہ اس راز پر ٹھہر جائے گا اور بشری رویت کے ساتھ شک کو ملائے گا۔ جو عرب لوگوں کے درمیان کثرت کے ساتھ متعارف اور مستعمل خطاب ہے تو شک مخلوق پر لوٹ آتا ہے اگر وہ عدد کو شمار کرنے کا ارادہ کرے اور یہ ارادہ کرے کہ اپنے نفس کو اُس وجہ کے سوا پاک کرے جسے اُس نے اپنے ارادے کے ساتھ پاک کیا تو وہ کثرت کے ارادے پر اُسے لے عدد سے نہ لے۔ وہ ایسا ہے کہ عدد محقق سے خالی نہیں ہے لیکن یہاں قائل عدد کے ساتھ تعیین (معین کرنا) کے اعلان کا ارادہ نہیں کرتا۔ ارادے کا تعلق کثرت سے اطلاع کرنے کے ساتھ ہے جب یہ صیغہ اُن کی طرف متعارف ہو تو عدد محقق پر وقوف کا ارادہ نہیں کرتے۔ پس جب بندہ کثرت کے ارادے کا مشاہدہ کرتا ہے تو اُس کے لیے احصاء کا انکشاف ہوتا ہے۔ جس کا علم اُسے اُس کے وجود کے وقت سے اُس کے وقت تک ہوتا ہے۔ وہ نہ ختم ہونے والا نہیں ہوتا۔ لیکن وہ اُس حقیقت کے ساتھ ہے جس میں متکلمین میں سے بعض علماء ہماری مخالفت کرتے ہیں۔ یہ اس وجہ سے ہے کہ علم بڑھ چڑھ کے معلوم چیزوں سے

متعلق ہو۔ یہ بعض کے نزدیک محال ہے اور اُن میں سے جو اسے جائز قرار دیتے ہیں جیسے امام ابو عمر وسلانی رضی اللہ عنہ ہیں وہ اس مسئلے میں ہماری مخالفت نہیں کرتے۔

اور جہاں تک ابو اسحاق الاسفرائنی کے قول کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں یہ ہے کہ دل زمانے میں صرف علم ہی رکھتا ہے۔ جتنا ممکن ہو وہ اُس طرف اشارہ کرتا ہے جس کی طرف ہم گئے ہیں۔ اسی طرح وہ علم کی اس حد میں ہے جس سے فعل کے احکام اور اُس کی پختگی تصور کی جاتی ہے۔ وہ اس طرف اشارہ ہے اور ہم اہل اللہ میں سے حقائق اور اسرار والوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ میں علماء رسوم کے بعض اقوال کے ساتھ تعلق طلب کرتا ہوں۔ جو ان حقائق کی طرف سے اس طریقے سے گمراہ دلوں کے لیے اُنس ومحبت ہے۔ تم اسے جانو۔ اللہ حق فرماتا ہے۔ اور وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

جلال کے اشارے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے والھکم الہ واحد۔ اس میں وہ اس کے مقابل ہے۔ وہ خطاب ہے جس کا شمار ہر عبادت کرنے والے پر ہوتا ہے۔

اشارہ:

یہ الوہیت کا راز ہے۔ اگر اُسے عابد اپنے معبود کی عبادت کرتے وقت نہ پائے

تو وہ اُس کی عبادت نہ کرے۔ اگر وہ فصل خطاب پر طاقت رکھیں تو وہ کہیں کہ گمراہ کرنے والا الوھیت کی نسبت کے لیے گمراہ ہو گیا۔ لیکن اس کے لیے پرواہ نہیں ہے۔

اسی لئے عبد معبود کی عبادت اُس الوھیت کے راز سے کرتا ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے ہے۔ جب اُس کا اثر اس معبود پر شمار ہو۔ اللہ تبارک اور تعالیٰ ہے۔ تو یہ اُس کے قول والھکم الہ واحد لا الہ الاھو کی روح ہے۔ تو حقیقت کے حکم کی نفی ثابت ہوگئی۔ انہوں نے اسے اس نسبت کے ساتھ لیا جسے اُنہوں نے منسوب کیا۔ اُنہوں نے اُس پر انحصار کیا۔ اُس کا نام رکھا اُسے نصب کیا اور اُس کے پاس اپنی حاجتیں لے گئے اسے سمجھو کیونکہ یہ عجیب راز ہے۔

اشارہ:

اُس شریک کی نفی ہے جس کا کوئی وجود نہیں ہے تو کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ شریک غیر موجود کا موضوع ہے۔ موضوعات اضافات ہیں۔ اور اضافات (نسبتوں) کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ جب شرک کی نفی ہو تو وحدانیت ثابت ہو جاتی ہے اور وحدانیت کا ثابت کرنا ایسا معاملہ ہے جو وجود کی طرف واپس لوٹ آتا ہے۔ اور شرک کی نفی ایسا معاملہ ہے جو عدم کی طرف لوٹ آتا ہے۔

اشارہ:

وحدانیت کی تجلی عرش انسانی پر استواء الٰہی ہے۔ وہ استواء رحمانی کے خلاف ہے۔ کیونکہ الٰہی استواء دائرے کے نقطے میں ہے۔ حدیث قدسی ہے ماوسعنی ارضی ولا سمائی ووسعنی قلب عبدی المومن. استواء رحمٰن دائرے کے لیے محیط ہے۔ اللہ تعالیٰ کا قول ہے۔ الرحمن علی العرش استوی۔ تو عرش استواء رحمانی میں بمنزلہ استواء انسانی میں حق ہے۔ استواء الٰہی میں قلب استواء رحمانی میں بمنزلہ حق کے ہے۔

جب وہ وحدانیت کی تجلی دیکھتا ہے تو مشاہدہ کرنے والا اپنے نفس کے سوا کچھ نہیں دیکھتا۔ چاہے وہ مقام وحدانیت یا اُس کے غیر میں ہو۔ اگر وہ مقام وحدانیت میں ہے تو وہ واحد میں واحد کی ضرب کی طرح ہے وہ اعداد میں تمہارے لئے واحد کی طرح نکلتا ہے۔ اسی طرح تقریب ہے۔ اُس کو ضرب دو تو ایک ہی نکلے گا۔ جب وہ وحدانیت کے خلاف ہو تو دو میں ایک ضرب کے منزلہ ہے۔ تو تمہارے لیے صرف دو ہی نکلیں گے۔ اسی طرح یہ تمام تعداد میں ہے جہاں تک عدد پہنچے ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ تم ایک کو پندرہ میں ضرب دو تو ۱۵ نکلیں گے یا یہ کہ تم ایک کو ۱۰۰ میں ضرب دو تو ۱۰۰ ہی نکلے گا۔ جس میں تم نے ایک کو ضرب دی وہ ۱۰۰ ہے تو تم اسے جانو۔

جمال:

جہاں تک اس جلال کا جمال ہے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمن ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے جمال کے بارے میں اپنی رحمانیت کے ساتھ باہم بسط کے طور پر نازل کیا۔ یہ اسم استوی علی العرش کے ساتھ ہے یہ عام معرفت ہے اور اسی تک عارفین انتہاء کرتے ہیں۔ اسی میں محققین خوش ہوتے ہیں اور اُس کے جلال کو حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا قول والھکم الہ واحد ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ ہر چیز کے لیے جامع ہے۔ اور رحمٰن عالم کے حقائق کو جمع کرنیوالا ہے۔ اسی لئے کہا گیا رحمن الدنیا والآخرۃ اسی لئے اُن کے بارے میں کہا گیا۔ قل ادعوا اللہ او ادعوا الرحمان ایاما تدعوا فلہ الاسماء الحسنی. اُن کی دعا کے ساتھ اُن کا تعلق ہے جو اُن کے منافع کے لیے اُن کے معارف کے انداز ے پر ہے۔ یہ اُس کے نام کے نزدیک رحمٰن ہے۔ یہ اسم رحمٰن سوائے نام اللہ کے تمام ناموں کے ساتھ ضمن میں آتا ہے۔ کیونکہ اُس کے اسماء حسنیٰ ہیں۔

رحمٰن کے ضمن میں جو نام آتا ہے وہ اللہ ہے۔ جب تم اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہو تو تم خاص طور پر رحمٰن کو پکارتے ہو۔ تم رحمٰن سے اُس اسم کو پکارتے ہو جیسے تم دعاء کے لیے حقیقت داعیہ طلب کرتے ہو تو مشکل و تکلیف میں مبتلا شخص کہتا ہے یا غیاث اور بھوکا آدمی کہتا ہے یا رزاق گنہ گار آدمی کہتا ہے یا غفور یا غفار۔ اسی طرح تمام اسماء میں ہے تم اسے سمجھو جسے ہم تمہارے لئے لائے ہیں۔ کیونکہ وہ عظیم نافع باب ہے۔

جلال کے اشارات:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لا یسئل عما یفعل۔ یہ آیت اللہ کے قہر' جبروت اور اثبات ملک کے لیے ہے۔ جب یہ اوصاف بندے کے دل میں ثابت ہو جائیں۔ تو اُس پر علت کی طلب تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور اُس میں ہر قسم کا اعتراض ہوتا ہے۔

اشارہ:

جو شخص اُسے جانتا ہے جو کہ اُس کے نفس میں ہے تو وہ اپنے نفس سے سائل کی تقدیر کے ساتھ ہی سوال کرتا ہے۔ وہ اُس کے قیم کے ساتھ نہیں جانتا۔ تو اس سے سوال واقع ہوتا ہے جب یہ ہو تو وہ اپنے فعل کے بارے میں نہیں پوچھتا کیونکہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات' اُس کی صفات اور افعال ہوتے ہیں۔ اس کا جواب اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے اور وہ پوچھتے ہیں بے شک حقیقت ایک ہی ہے۔ کیونکہ سائل اپنے فعل کے بارے میں پوچھتا ہے۔ تو وہ اُس کے فعل کے متعلق جواب دیتے ہیں۔ تم اسے سمجھو میں اہل اشارات کے لیے ایجاز چاہتا ہوں۔

جمال:

اس آیت کا جمال اللہ تعالیٰ کا قول لم کتبت علینا القتال ہے۔ یہ اُس کے جمال کے بارے میں باہم بسط کے طور پر نازل ہوئی ہے۔ ہم نے اس آیت کے جمال

کے سوال پر بات کی۔ اس وقت میں ہمارے دلائل جلال کی معرفت کے غیب کے ساتھ ہیں تو بندے کے لیے یہ لائق ہے کہ اسی سوال کے وقت حاضر ہو جو اُس کے قول کے ساتھ ہے جس کے متعلق وہ سوال نہیں کرتا۔ اس بنیاد کا اشارہ یہ ہے کہ وہ اُس کے لیے مشکل ہے جو اُس کے متعلق تکلف کرتا ہے۔ یہ اُس کے قائم کرنے کا معنی ہے۔ اور اس بارے میں اُس کے لیے کوئی تکلیف نہیں ہے۔ بلکہ مخلوق اور اُس کا عدم اُس کے حق میں برابر ہے جب وہ ایسا کرتا ہے تو اس کے مقابل نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ حکیم نہیں ہے۔

اشارہ:

بے شک حکمت اشیاء کو اُن کی جگہوں میں بنانے کا عمل ہے اور اُس سے صورتوں کا رد ہونا ہے جس پر وہ جگہ تقاضی کرتی ہے جس میں وہ ہے۔ آخرت کی جگہ دنیا کی جگہ کی طرح نہیں ہے۔ تو یہ اس لائق نہیں ہے کہ دنیا کی نشوونما آخرت کی نشوونما ہو۔ بلکہ جیسے علیہ السلام نے کہا ہے کہ صفا و رقت حسن اور اعتدال والے اہل نعیم ہوں گے۔ اس کے برعکس دوزخ والے ہیں کیونکہ دنیا تکلیف و تغیر والی ہے اُس کی نشاۃ مریضہ بیمار کی طرح ہے تو نشاۃ کی تبدیلی لازمی ہے۔ اللہ تعالی نے اس کے بارے میں فرمایا ہے لـــــو لا اخرتنا الی اجل قریب۔ کیونکہ نشاۃ کی تبدیلی لازمی ہے۔

اشارہ:

لم کتبت علینا القتال. فکر کے طریق سے اللہ کے ساتھ معرفت کی طلب ہے۔اور تاریکی والے شبہ کا رد ہے۔مجاہدے کے ساتھ مشاہدے کی طلب ہے۔یہ سب اُن کے لیے حق کے کشادہ کرنے سے ہے تو اُن پر دلائل کے ساتھ حکم دیا۔تو اُنہوں نے محققین کے خلاف سوء ادب کے فعل کا ارتکاب کیا۔

جلال کے اشارے:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ہر موجد کا اچھا دائرہ لا الہ الا اللہ ہے۔وہ آگ میں نہیں رہے گا۔اُس کا غلبہ اُس میں ظاہر ہوگا جس میں اُس کے لیے بھلائی ہوگی۔اور اس کے اصحاب کی شفاعت خاص طور پر ارحم الراحمین ہی فرمائے گا۔اُس کی شفاعت ہر اس شخص کے لیے ہوگی جس میں ذرہ بھر نیکی ہوگی۔ہمارا مقصد یہ ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ اور الٰہ اللہ کے بارے میں منفرد کتاب لائیں۔اور لا الہ الا اللہ کا جلال بہت مشکل ہے۔

کیونکہ اس کا تقاضی یہ ہے کہ اس معنی کے علاوہ ہر بشر میں اعتماد ہو اور یہ مشکل ہے۔پس اُن کا اس جلال اعظم کو عام فعل کے ساتھ الوہیت کے راز میں موجودات میں پھیلانا ہے جو ادنی سے اعلیٰ معبودات ہیں جب وہ الوہیت کے راز کے اس سریان پر واقف ہوں۔اُس فعل کے ساتھ اسباب میں خوش ہوں اور وہ اُنہیں پہچانیں جو اُنہوں

نے اس کے لیے پیدا کیا اور اُس نے اُن کے لیے پیدا کیا۔

جمال:

ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ شرک گناہوں سے ہے اور وہ اسے نہیں بخشتا۔ حق نے اُسے اپنے جمال کے بارے میں ہمارے لئے باہم بسط کے طور پر نازل کیا۔ اور ہم نے معبودات میں الوھیت کے سریان کی گواہی دی۔ تو وہ شرک میں خوش ہو گئے تو اللہ تعالیٰ کے اس قول (ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ) کے جلال نے اُنہیں روک دیا۔ جب اُنہوں نے اُسے اپنے نفوس میں چھپایا۔ پھر اُنہوں نے اُس کے مخالف کو ظاہر کر دیا جس پر وہ ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اُن پر مخالفت کو چھپا دیا۔ جو اُن کے دلوں میں اُسے چھپانے کا جزء ہے۔ اس چھپانے کے عمل کی دو قسمیں ہیں۔ ان کے ستر کو اُن کے غیر سے تقسیم کر دیا۔ اور چھپانے کی ایک قسم اُن کے نفوس سے ہے جس طرح اُس نے اُنہیں مصیبتوں سے چھپا دیا۔ اگر تم اُنہیں دیکھ سکو۔ جب وہ اُس آگ میں داخل ہوں کہ وہ اُنہیں مار دے۔ اُسی میں مارنے کا عمل ہے۔ تو یہ وہ ہے جسے اُنہوں نے اپنے دلوں میں اُس کی توحید سے چھپایا۔ وہی اُس دل کا پردہ ہے جو مصیبتوں کی جگہ ہے۔ اگر تم اُسے آلام کی نگاہ سے دیکھو تو۔ یہ بدیع اشارہ ہے جو دلوں کے جمال کو کھولتا ہے۔ دلائل اور اُن کے لطف کو پیدا کرتا ہے۔

اشارہ:

جب اُنھوں نے اُسے نہیں چھپایا تو اُس نے اُنہیں جگہوں میں نہیں چھپایا۔ اُس نے اُنہیں بڑی گواہیوں پر رسوا کر دیا۔ اللہ تعالیٰ کا اشارہ یہاں یہ ہے کہ وہ غفار ہے۔ یہ بات جامع اسم کے ساتھ آئی ہے اور غفار کے لیے مقام جمع نہیں ہے۔

جلال کے اشارے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے وما قدروا الله حق قدره۔ معرفت دو معاملوں کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ہر معروف امر سے واحد حق ہے۔ اور دوسری حقیقت ہے تو حق عقول کے مدارک سے دلیل کی وجہ سے ہے اور حقیقت کشف و مشاہدے کے مدارک سے ہے۔ پھر تیسرا مدرک ہے اسی لئے حضرت حارثہؓ نے کہا تھا کہ میں سچا مومن ہوں تو اُنھوں نے مدرک اول کو پایا اور اُن کے پاس مدرک ثانی کو تائید دینے والا تھا۔ لیکن وہ چپ ہو گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا کہ تمہارے ایمان کی حقیقت کیا ہے۔ اگر اُن کے پاس مدرک ثانی ہوتا تو وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو استشراف (سیدھا کھڑا ہونا۔ کسی چیز کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا) اطلاع اور کشف کے ساتھ جواب دیتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن سے کہا۔ تم نے معرفت حاصل کر لی تو اُسے لازم کر لو۔ تو کسی چیز کی معرفت دو حقیقتوں کے ساتھ کمال پر صحیح ہوتی ہے وہ حق اور حقیقت ہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے اس بات

کی خبر دی کہ ہم اُس کی قدر کے حق کے ادراک سے عاجز ہیں۔ تو ہمیں اُس کی قدر کی حقیقت کیسے ہو۔ اور یہاں قدر معرفت ہی ہے۔ جس کے ساتھ تعظیم سے مقام الوھیت کا تقاضی ہے اور ہم اُس سے عاجز ہیں۔ اور اُس کی ذات کی معرفت سے عاجز ہیں اُس کی ذات بہت بلند ہے۔ جب محققین نے اس جلال کو دیکھا اور اُنہیں قطعی خیال ہو گیا کہ وہ اُس کی قدر (کما حقہ) کرنے پر قادر نہیں ہیں اس کے ساتھ اُن کے نزدیک جو تعظیم مقرر ہے۔ اُنہوں نے اس بات کی پہچان کی کہ وہ محدثات (نئی پیدا ہونے والی چیزیں) کی وسعت میں نہیں ہے کہ تم قدیم قدر کا اندازہ کرو۔ کیونکہ یہ حقیقی مناسبت کی ضرب پر موقوف ہے۔ اور اس جلال کے لیے حیرت کی کامیابی میں کوئی مناسبت نہیں ہے۔

جمال:

اس جلال کا جمال اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون (ہم نے جن وانسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا) ہے۔ محققین کی ذاتوں کو انس ہو گیا اور اُنہوں نے تحقیق کی کہ اُنہوں نے محال بات نہیں کی مگر یہ کہ وہ اُس کی توفیق کے ساتھ اُس کے حاصل کرنے سے قدرت رکھنے والے ہیں۔ جب اُنہوں نے اس مقام کے پھیلانے کے ساتھ تحقیق کی تو اللہ تعالیٰ نے اُن کو موت دے دی۔ (وما قدروا اللہ حق قدرہ) اشارہ۔ جب تم اس بات کا ارادہ کرو کہ اُس معرفت کی حد کو پہچانو جو اس آیت میں تم سے طلب کی گئی تو تم اُس کو دیکھو کہ تمہاری وجہ سے اُسے کیسا پیدا کیا گیا ہے اور

تمھیں اس پر سلطان بنایا۔اور اُسے دیکھو تو تم اپنے نفس میں پاتے ہو کہ تم اس مخلوق سے اپنے لئے طلب کرو کہ وہ اپنی بصارت کی آنکھ کے ساتھ حق کی طلب کی پہچان کرائے۔کہ تم اُس کی کسی زیادتی ونقصان کے بغیر پہچان کرو۔اور بے شک تم عدم توفیق کی وجہ سے اس بات کی طاقت نہیں رکھتے۔اور اللہ تعالی نے تورات میں وحی بھیجی کہ اے ابن آدم میں نے تمہارے لئے تمام چیزیں پیدا کیں۔تمھیں میں نے اپنے لئے پیدا کیا۔تو جو کچھ میں نے تمہارے لئے پیدا کیا ہے اور اپنے لئے پیدا کیا ہے تم اُس کی ہتک نہ کرو۔

اشارہ:

جب تمہاری وجہ سے مخلوق سے کوئی دشواری ہو جائے تو اُس کی مذمت نہ کرو۔

کیونکہ مذمت تیری طرف سے ہے کیونکہ فاعل اس امر کے لیے وہ طلب کرتا ہے جس سے تم راضی نہیں ہو۔اور صرف اللہ تعالی کی ذات ہی ہے۔یہ بات مذمت کرنے والوں کے لیے نہیں ہے۔تم نے اپنے نفس کے ساتھ جہالت اور بے ادبی کی گواہی دی اور یہ مباسطہ کئی قسم کا ہے۔اور اس لئے ہمارے پاس جلال کے وقت ھیبت کا استعمال کرو۔اگر ہمارے پاس اس باہم پھیلاؤ کا وقت نہیں ہے تو اُنہوں نے اس کے جلال کی قدر نہیں کی۔اور اس وجہ سے ہم ہلاک نہ ہو جائیں۔

تنبیہ:

جب وہ چیزیں تم پر دشوار ہو جائیں جو تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں تو تم وہ دیکھو جو تم نے اُس سے طلب کیا ہے اور اپنے نفس کی طرف لوٹ جاؤ اور دیکھو کہ تمہاری اس طلب کے لیے کیا مناسب ہے کہ جس سے تمہارا رب تم سے طلب کرتا ہے تم اُسے پالو گے جس کی تم نے طلب کی۔ تو تم پر یہ امر دشوار ہو جائے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہاری ذات میں طلب کو عزت دی جو چیزیں تمہارے لئے پیدا کی گئی ہیں تو یہ بات برابر ہے کہ وہ تمہاری طرح ہوں یا نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے تم سے طلب کیا ہے اور تمہیں اس کا شعور نہیں ہے۔ اگر تم نے اس معاملے میں اُس کی اطاعت کی تو تمام تمہاری اطاعت کریں گے چاہے وہ دوسری ہو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اس نوع انسانی کو انسان کے لیے پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے ورفعنا بعضھم فوق بعض درجات لیتخذ بعضھم بعضا سخریا۔ تم اس اشارے کو سمجھو انشاء اللہ تعالیٰ تم ہدایت پاؤ گے۔

جلال کے اشارے:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے فاتقو االلہ ما استطعتم۔ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کسی آیت اور ایسے کلمے کا وجود نہیں ہے جس کے لیے تین وجوہ جلال، جمال اور کمال نہ ہوں۔ تو تمام میں اُس کی ذات کی معرفت ہے۔ اُس کے وجود کی علت اور اُس کے مقام و جمال کی غایت ہے۔ اُس کا جمال معرفت ہے۔ اُس کی توجہ اُس پر ہے جلن نے اُس کی طرف ہیبت، اُنس، قبض، بسط، خوف اور امید کے ساتھ توجہ کی۔ ہر قسم کے لیے معلوم مشرب ہے۔

ہم نے اس جزء میں آیت جلال کا ذکر کر کے انصاف کیا ہے۔ اور دوسرا جمال ہے تا کہ مرید طالب دو مخالف چیزوں کے درمیان مناسبت کی صورتوں کو پہچانے۔ تو اس کلمہ کے لیے چوتھا مقام نہیں ہے اس کا راز ھیبت میں ظاہر ہوتا ہے جو حق کی معرفت میں ہے تو تم اسے جانو۔ محققین نے اس قول کے جلال کو خوف زدہ کر دیا۔ جب اُن کی استطاعت پردہ حائل ہو۔ تو وہ دوری کے سمندر میں اُن کے ساتھ تیر چلائے۔ یہ بات اُس کی عزت میں ظاہر ہوئی۔ تو مکلفین میں ہے کسی کی قدر نہیں ہے کہ اپنی استطاعت کے ساتھ اُس کے تقوی میں رجوع کرے۔ اس ممنوعہ آسانی کے جلال نے اُنہیں ہلاک کر دیا۔ جب اُن پر یہ جلال شدید ہو جائے تو قریب ہے کہ اُن کے پھیلاؤ کو حق ہلاک کر دے لیکن اُس نے اُن کے ساتھ اُنس کیا اور اُن کے متعلق گواہی دی۔ (اتقوا الله من تقاته)

جمال:

اللہ تعالی نے فرمایا اتقوا الله حق تقاته۔ اللہ تعالی نے اسے اپنے جمال کے بارے میں مباسطہ کے طور پر نازل کیا جب اُس نے حق کے ساتھ وفا کا حکم دیا۔ اُنہوں نے اُنس کیا اور اطمینان والے ہو گئے۔ پھر اُنہوں نے بسط کی مصیبتوں سے اپنی ذاتوں پر خیانت کی۔ تو اُنہوں نے اپنے نفوس کو استعمال کیا اور اُن کے اسرار اتقوا الله ما استطعتم میں ہیں۔ اس آیت نے اُن پر حضرت کے ادب کی حفاظت کی۔ یہ اللہ تعالی کے ساتھ تقوی کا اشارہ ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے واعوذ

بک منک۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا انک انت العزیز الکریم۔ اور پھر ارشاد فرمایا
یطبع اللہ علی کل قلب متکبر جبار اتقوا اللہ کا اشارہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی
ناراضگی ہے یا وہ راضی ہے۔

یہ ہونے والا عام اشارہ ہے کہ اللہ مواخذہ کرنے والا ہے۔ اس کے معانی یہ ہیں
کہ جس نے اسماء کے حقائق کی معرفت حاصل کی تو اُسے علوم کی چابیاں عطا کی گئیں۔ یہ
قدر کافی ہے۔ ان آیات کی تفصیل کے ذکر کرنے کا مقصد اس فن کی تعلیم دینا اور اُس کے
ماخذ کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ کیونکہ یہ پختہ ماخذ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں دعویٰ سے
بچائے۔

تنبیہ:

معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ہمیں دو طریقوں پر خطاب کیا ہے۔
اُن میں سے ایسی آیات ہیں کہ ہمیں خطاب کیا کہ ہمیں غیر کے احوال کے ساتھ پہچان
کرائی۔ اور ہمارا آغاز کہاں ہے۔ اور ہمارا مقصد کہاں ہے؟ اور وہ ایک طریقہ ہے۔ اور
دوسری ایسی آیات ہیں کہ ہمیں خطاب کیا تاکہ ہم اس کے ساتھ مخاطب ہوں۔ اس کی دو
قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ ہمارے ساتھ مخاطب ہو تاکہ ہم فعلی مخاطبت کے ساتھ اُسے
خطاب کریں۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اقیموا الصلوۃ و آتوا الزکوۃ واتموا

الحج والعمرة لله وغیرہ۔ اور لفظی مخاطبت ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا قول ہے اھدنا الصراط المستقیم۔ ربنا آمنا فاغفرلنا ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا اور اس کی طرح بہت زیادہ مثالیں ہیں اور قرآن اس کے سوا پر مشتمل نہیں ہے۔ تمہارے لئے یہ لازم ہے کہ تم قرآن پاک کے بارے میں تفرقہ ڈالنے سے بچو۔ جب تم اُسے پڑھو۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے واذا لقوا الذین آمنوا۔ یہاں وقف کرو پھر کہو واذا خلوا الی شیاطینھم قالوا۔ پھر وقف کرو پھر کہو انا معکم انما نحن مستھزؤن۔ پھر وقف کرو پھر کہو اللہ یستھزی۔ جب تم اُسے اس حد پر پڑھو گے تو تمہیں اُس کے اسرار کی پہچان ہوگی۔ خطاب کے مواقع مختلف ہیں۔ اسی طرح احوال کی حکایت اقوال اعمال اور اشیاء کا تناسب ہے۔ تو تم اسے جانو۔ مقصود واضح ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں علم کے ساتھ نفع دے اور اُس کے اہل میں سے کر دے۔ والحمد للہ رب العالمین۔

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

کتاب الفناء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وہ جو قضاوقدر کا مالک ہے

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو قضاوقدر کا مالک ہے۔ اُس کا حکم گذشتہ و آئندہ پر لاگو ہے۔ اُس کی ذات عظیم اور بزرگی والی ہے۔ اُس کی ذات جوہر اور عرض ہونے سے پاک ہے۔ اپنے بندوں میں سے جنہیں چاہا اُن کے دلوں کو پاک کر دیا۔ اُن کے دلوں کو شکوک و شبہات سے محفوظ کر دیا۔ اُن کو لڑائی اور جھگڑے کے تیروں کے لیے مقصد نہیں بنایا۔ ہدایت کی تلوار سے اُن کو منور کر دیا۔ اُن کے لیے فضائی حدود مختصر ہو گئیں۔ اُن میں سے بعض ایسے ہیں جو مستفید ہو گئے۔ اُن میں بعض لوگوں نے کچھ حصہ حاصل کیا اور بعض منور ہو گئے۔ جس نے اُس ہدایت اور عرفان کا لباس پہنا اُس نے اُس کی عطا کو بدلہ بنا دیا۔ جس نے اپنے کپڑے بوسیدہ کر لئے تو اُس نے عین سنت کو فرض میں تبدیل کر دیا۔ اُنہیں مَلَاءِ اعلیٰ کی شان اور بلندی کے لیے پیش کیا۔ ان کا حکم عالم علوی و سفلی میں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں آسمان و زمین کا وارث بنا دیا۔ وہ اپنے قدموں سے

طول وعرض کو طے کر لیتے ہیں۔ وہ اُن کے قواعد میں قانون کا حکم دیتے ہیں۔ اور درود اُن پر ہو جن کے بارے میں کہا گیا (ولسوف یعطیک ربک فترضی) اس مقام کی تمیز کے بارے میں کہا (وعجلت الیک رب لترضی) اس ذات پاک پر دائمی درود ہو جو کبھی ختم نہ ہو۔ ان کی آل اور اُن کے اصحابؓ پر ہو جو مقام رضا کے ساتھ مخصوص تھے اور اُن کے تصدیق کرنے والے بھائیوں پر ہو جن کا مقام حضرت علی مرتضٰیؓ سے شروع ہوتا ہے۔

بے شک اللہ تعالیٰ کی حقیقت بہت بلند ہے کہ تم اپنی اُس آنکھ سے دیکھو جو اس لائق ہو کہ تم دیکھو مشاہدہ کرنے والے کی آنکھ میں کائنات کا اثر ہے۔ جب ہر چیز فنا ہو جائے گی اور کچھ نہیں رہے گا۔ بے شک ہر چیز فانی ہے۔ اور وہ ذات باری تعالیٰ باقی رہے گی جو ہمیشہ سے ہے وہ باقی رہے گا جب تک شمس برھان طلوع ہوتا رہے گا اور آنکھوں کو ادراک ہوگا۔ تو تحقیق شدہ مطلق منزہ (ہر چیز سے پاک ہونا) واقع ہو گیا۔ جو جمال مطلق ہے وہ جمع اور وجود کی آنکھ اور سکون وجمود کا مقام ہے تو تم ایک عدد دیکھتے ہو لیکن مراتب میں اُس کی رفتار ہے۔ اُس کے چلنے سے بڑے بڑے اعداد ظاہر ہوتے ہیں۔ اس مقام سے کہنے والا اتحاد کے ساتھ گر گیا۔ بے شک وہ وہمی مراتب میں سے ایک کے چلنے کی رائے ہے تو مراتب کے اختلاف کے ساتھ اُس پر اسماء مختلف ہو جاتے ہیں۔ تو وہ سوائے ایک کے کوئی عدد نہیں دیکھتا وہ اتحاد کے ساتھ کہتا ہے جب وہ اپنے نام سے ظاہر ہو اور

ذات سے ظاہر نہ ہو۔ جس میں اُس کا خاص مرتبہ اس کے علاوہ ہے اور یہ وحدانیت ہے۔ جب مراتب میں اُس کی ذات کے ساتھ اُس کے سوا ظاہر ہو تو اُس کا نام ظاہر نہیں ہوتا۔ اس مرتبہ میں اُس کا وہ نام رکھا گیا جسے تم اس مرتبے کی حقیقت کو دیتے ہو۔ اُس کے نام کے ساتھ ہی ہر چیز فنا ہوتی ہے اور اُس کی ذات باقی رہتی ہے۔ جب تم واحد کہتے ہو تو اُس کے سوا ہر چیز اس اسم کی حقیقت کے ساتھ فنا ہو جاتی ہے۔ اور جب تم دو کہتے ہو تو اس مرتبہ میں واحد کی ذات کے وجود کے ساتھ عین ظاہر ہوتا ہے۔ جو اُس کے نام کے ساتھ نہیں ہے۔ کیونکہ اس کا نام اس مرتبہ کے وجود کا مخالف ہے۔ اُس کی ذات نہیں۔

اس فن کا تعلق کشف سے ہے اور علم کو اکثر مخلوق سے چھپانا واجب ہے جس میں علو ہو اُس کا غور بعید اور تلف کرنا قریب ہے۔ بے شک جسے حقائق کی معرفت حاصل نہیں ہے اور نہ ہی باریکیوں کی بصارت ہے تو وہ اپنے محقق دوست کی زبان سے اُس مقام پر کھڑا ہوتا ہے کہ جس نے بچھ نہیں چکھا اور وہ کہتا ہے میں چاہتا ہوں یعنی انا کا اظہار کرتا ہے۔ اسی لئے ہم ایسے لوگوں سے علم چھپاتے ہیں۔

حضرت حسن بصریؒ جب ان اسرار کے متعلق کلام کرنا چاہتے جن سے وہ آدمی نجات نہیں پاتا جو اُن طریقوں پر نہیں ہے کہ اُن پر وہ کھڑا ہو فرقد سنجی اور مالک بن دینار نے اس ذوق کے رکھنے والوں کو بلایا۔ لیکن باقی لوگوں کے لیے اُنہوں نے اپنے

دروازے بند کر دیے۔ وہ کھڑے ہوئے اُن کے ساتھ اس فن کے متعلق کلام کرتے تھے۔ اگر اسے چھپانا ضروری ہوتا تو وہ ایسا نہ کرتے۔ اسی طرح حضرت ابو ھریرہؓ نے کہا ہے۔ جس کا ذکر امام بخاری نے صحیح بخاری میں کیا ہے۔

حضرت ابن عباسؓ اللہ تعالیٰ کے قول الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن تنزل الامر بينهن کے بارے میں فرماتے ہیں کہ اگر میں اس کی تفسیر بیان کرتا تو لوگ مجھے پتھر مارتے اور انہیں پریشانی ہوتی کہ میں کافر ہوں۔ اور حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپ نے اپنا ہاتھ سینے پر مار اور آہ کہا اُس وقت جماعت کی بلندی تھی۔ اگر میں اُس کے اٹھانے والوں کو پاتا۔ اور آپ نے فرمایا کہ حضرت ابو بکرؓ نماز روزے کی کثرت سے فضیلت نہیں رکھتے تھے۔ لیکن اُس چیز کی وجہ سے فضیلت رکھتے تھے جو اُن کے دل میں تھی۔ آپؐ نے اُسے ظاہر نہ کیا بلکہ آپ نے اُسے چھپایا۔ عالم کے لیے ہر علم کی تنبیہ لازم نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے خاطبوا الناس علی قدر عقولهم. لوگوں سے ان کی عقل کے مطابق خطاب کرو۔ یہ بات اس لائق ہے کہ جس کے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب پہنچی تو وہ اس علم کے متعلق کچھ اظہار نہ کرے جس کی اُسے معرفت نہیں ہے نہ وہ اس راستے پر چلا۔ وہ نہ لوٹائے اور نہ اُسے اپنے گھر والوں کی طرف بھیجے۔ وہ اس کے ساتھ ایمان نہیں لاتا نہ کفر کرتا ہے اور نہ ہی اس میں مشغول ہوتا ہے۔ سمجھ والا فقیہ نہیں ہوتا۔ (بل کذبوا بما لم یحیطوا بعلمه) انہوں

نے اُس کے ساتھ تکذیب کی جس کا وہ اپنے علم کے ساتھ احاطہ نہیں کر سکتے۔

فلم تحاجون فیما لیس لکم به علم۔ تم اُن باتوں میں جھگڑا کیوں کرتے ہو جن کا تمہیں علم نہیں ہے۔ اُن کے بارے میں مذمت ہی آئی ہے کیونکہ اُنہوں نے اُن باتوں کے متعلق کلام کیا جن میں وہ نہیں چلے۔ لیکن ہم نے یہ تمام لے لیا۔ کیونکہ ہمارے اہل طریقت کی کتابیں ان اسرار سے بھری ہوئی ہیں۔ اہل فکر اُن پر اپنے افکار مسلط کرتے ہیں اور اہل ظاہر اول احتمالات کلام رکھتے ہیں۔ وہ اُس میں مشغول ہوتے ہیں۔ اگر اُن سے قوم کی صرف اُس اصطلاح کے بارے میں پوچھا جائے جسے وہ اپنی عبارات میں لائے ہیں تو وہ اُسے نہیں پہچانتے تو اُن کے لیے یہ بات کیسے جائز ہے کہ وہ ایسی باتوں کے متعلق کلام کریں جن میں اُنہوں نے اصل کا حکم نہیں دیا۔

اکثر اوقات جب وہ مشاہدہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں اور اس کے متعلق بات کرتے ہیں جو اُنہوں نے اپنے دوستوں کے ساتھ دین مکتوم پایا۔ ایسا دین جس کی جہات کی وہ معرفت نہیں رکھتے۔ یہ لوگ صرف دین کو نہیں چھپاتے بلکہ اُس کے نتائج کو چھپاتے ہیں۔ اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اُنہیں اپنی اطاعت میں دیا ہے جب وہ اُس کی اطاعت کرتے ہیں اور جو کچھ اُن کے نزدیک احکام احادیث صحیح ہیں جن کے ضعف اور نقل کی جرح پر اُن کا اتفاق ہے۔ انہوں نے کشف کے ذریعے کہنے والے سے صحیح لے لیا۔ تو وہ

اپنے نفوس کو پوجتے ہیں جو اس کے سوا علماء رسوم کے نزدیک مقرر ہوا ہے۔ وہ اسے دین سے خروج سمجھتے ہیں اُنہوں نے انصاف نہیں کیا۔ کیونکہ حق کے لیے وجوہ ہوتی ہیں جو اُس تک ملاتی ہیں۔ جن میں سے ایک یہ ہے۔ اور اصحاب حدیث نے اُس کی تصحیح کی ہے اور اُس پر اتفاق کیا ہے۔ لیکن اُن کے نزدیک کشف کے طریقے سے وہ صحیح نہیں ہے۔ وہ اس کے ساتھ عمل ترک کر دیتے ہیں۔ اُن کے نزدیک یہ بات برابر ہے تو وہ اچھا ہے جس نے سیدھی راہ اختیار کی۔ اور وہ اپنے نفس کے ساتھ مشغول ہو گیا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے وطن کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ وجود کے حقائق کے ساتھ کامیاب وسعید ہے۔ تو ان اسرار کو چھپانے والے الفاظ میں وہ اصطلاح رکھتے ہیں جو اردگرد سے اجنبی ہے۔ اور آثار کے وجود کے ساتھ بات کرنے والے اپنے طریقوں پر قائم رہتے ہیں یہاں تک کہ روحانیات کے ہاتھوں بڑی بڑی باتیں اُن کے لیے ظاہر ہو جاتی ہیں۔ جن پر وہ مقام فھوانیت سے مرتبے پر قائم ہوتے ہیں جن میں مقدس کتابیں لکھی گئی ہیں۔ اُن کی تحقیق پر شواہد قائم ہو جاتے ہیں۔ اور اس وصف سے دوسرے وصف کی طرف بڑا انتقال ہوتا ہے۔ تو اس سے چھپانے والے کا پردہ پھٹ جاتا ہے۔ تو وہ سب کچھ کھل جاتا ہے جو اُنہوں نے چھپایا۔ اُس کے قفل بھی کھل جاتے ہیں۔ اور حقیقی احدیت کے مطالعے کے ساتھ اُن میں شدت پیدا ہو جاتی ہے تو اُسے ایک ہی غم کا سامنا ہوتا ہے۔ جو حقیقت اور آثار کے سوا نہیں ہوتے۔ کبھی اُس سے تبدیلی ہوتی ہے اور کبھی اُس سے الہام ہوتا ہے وہ اُس کی طرف پوری طرح سے متوجہ

ہو جاتا ہے۔ اور اگر اُسے علم نہ ہو تو مطلوب ہر طرح کا ارادہ کرتا ہے۔ اگر وہ اس تک نہ پہنچے تو بات ہر ایک کی زبان پر آ جاتی ہے اگر وہ منتقل نہ ہو تو کتنی شدید حیرت اور بڑی حسرت ہوتی ہے۔ جب پردے کا کشف اور بصارت کا اتحاد ہو جائے، شمس و قمر جمع ہو جائیں۔ اثر میں موثر ظاہر ہو جائے اور بصارت کی آنکھ سے ادراک ہو۔ صورتوں میں تبدیلی ہو جائے اور مکر کرنے والے کے ساتھ مکر واقع ہو جائے۔ جو ایمان لائے اُسے فائدہ ہوتا ہے اور کفر کرنے والا نقصان اٹھاتا ہے۔

مقدس مترجم کی زبان کے ساتھ اخلاص کی عبارت کے ساتھ خطاب الٰہی آیا ہے۔ جو اپنی عبادت کو اخلاص کے ساتھ سرانجام دیتا ہے اور اُس کا مذہب بھی صحیح ہو تو وہ ایسے مذہب کے قریب ہو جاتا ہے۔ جس میں امتثال امر پورا ہوتا ہے۔ وہ عالم نور سے ہوتا ہے۔ عالم اجر سے نہیں ہوتا۔

اللّٰہ نور السموات والارض. لھم اجرھم و نورھم. نور ھم یسعی بین ایدیھم. تو وہ کہتا ہے کہ میں تمہارا رب ہوں۔ اور وہ اُس کی پیروی کرتے ہیں۔

محققین کے نزدیک جزاء اللہ تعالیٰ کی طرف مصروف ہوتی ہے۔ ان کے نزدیک طلب وقت کی تنگی کے لیے زیادہ طاقتور نہیں ہوتی۔ اور اُس کے ساتھ شغل اُن پر زیادہ پریشان کن ہوتا ہے۔ جس کا حصہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ختم ہو جائے تو وہ نقصان

اٹھانے والا ہوتا ہے۔ اور عمل فرض یا سنت کو قائم کرنے کا سبب ہوتا ہے۔ وہ اپنے حال کے ساتھ ثواب طلب کرتا ہے۔ مگر تم اپنے نفس کو اس کے ساتھ مشغول نہ کرو۔ کیونکہ جسموں کی حرکت کے لیے محسوس ہونے والے نتائج ضروری ہیں تو تم وہ طلب نہ کرو جو تمہیں حرکات اپنی ذات کے ساتھ دیتی ہیں۔ اور تمہارا وقت ضائع ہو جائے جیسے حق تعالیٰ سبحانہ نے فرمایا ہے (کل یوم ھو فی شان) تو آج کے دن تمہارا زمانہ ہے اور اُس کی شان تمہارے حق میں ہے۔ بے شک وہ تمہارے لئے پایا جاتا ہے۔ وہ اُس کی ذات کے لیے نہیں ہے لیکن وہ اغراض کی پاکیزگی کے لیے ہے۔ یا وہ اُس کی مخلوق سے اُس پر لوٹ آئے جو اُس پر نہیں ہے۔ تو اے انسان تمہارے لئے ہر چیز پیدا کی گئی ہے تو اس امر کے مقابل ہو اور اُس کے ساتھ مشغول ہو جاؤ اور ہر روز اپنے رب کی شان بیان کرنے والا ہو جا۔ جیسے تیرا رب تیرے لئے ہے۔ اور اُس سے محبت کرو۔ اس نے تمہیں اس لئے پیدا کیا کہ تم اس کی عبادت کرو۔ یہ بات محقق ہو گئی ہے کہ اُس کے سوا کوئی چیز طلب نہ کرو۔ اور رزق تمہیں ملتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے ما ارید منھم من رزق وما ارید ان یطعمون ان اللہ ھو الرزاق. جب تم سے کچھ کہے تو وہ لے لو اور تم کہو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہی سب کچھ ہے۔ جب وہ تم سے کچھ کہے تو اُس کی طرف رجوع کرو۔ اور کہو کہ ہر چیز تیری طرف سے ہے۔ اور جب وہ تم سے کہے تو تم کہو کہ میں کیسے کہوں۔ اُس سے لے لو اور کہو کہ تمہاری ذات ہی سب کچھ ہے۔ اسی طرح میں حقیقت پر ہوں۔ لینے والا نہیں ہوں

کیونکہ اخذ ایک فعل ہے اور میرے لئے کوئی فعل نہیں ہے اور تو ہی لینے والا ہے جب تم ہی سب کچھ کرتے والے ہو۔ جو کچھ تو نے مجھے دیا ہے اُس کی حفاظت فرما۔ اور میرے لئے یہ نہ کہو کہ لو۔ اے وہ ذات جو کچھ نہیں لیتی تو تجھ سے لینے سے میرے لئے پردہ رکھ میرے لئے لینا نہیں ہے۔ تو میرے لئے نہیں ہے اور مجھے لینا نہیں آتا۔ جو عدم میں حاصل ہوا وہ سب سے بڑا شر ہے۔ یہ مہلک خطاب کس نے کیا۔ تیری ذات ایسی ہے جو سب کا ادراک کرتی ہے اور تیرا ادراک کوئی نہیں کر سکتا۔ تو سب کو دیتا ہے۔

اکثر اوقات تمہارے لئے دین مستقیم کی اُن جگہوں میں مقام ہے۔ جس کا حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ہوا ہے اور وہ خالص اختصاص رکھتا ہے۔ اس کے برعکس وہ غیر مستقیم دین (راستہ وطریقہ) بھی ہے جس کا حکم فکر و عقل کی ممازجت سے ہوا ہے۔ اُن دونوں میں فرق ہے اور تم ہر طریق کی غایت دیکھتے ہو۔ ان دونوں میں سے حق سبحانہ وتعالیٰ کی ذات ہے۔ وہ تیری سعادت کی وجہ ہے۔ شقاوت کی وجہ سے نہیں ہے تو تم خالص نبوی دین پر چلو کیونکہ وہ سب سے بلند اور زیادہ فائدہ دینے والا ہے۔ دوسرا بلند مقام والا ہوتا لیکن اس دوسرے کے وجود کے ساتھ اسم مضمحل ہو جاتا ہے۔ اگر وہ کسی وجہ سے حق ہوتا اور اُس کے بنانے والا عالم احیاء میں نبوی خصوصیات والے دین کی طرف رجوع کرنے کے لیے حاضر ہوتا تو تم دیکھتے کہ دین اختصاصی کسی وجہ یا کئی وجوہ سے اختصاصی خالص دین کی طرف لوٹ آتا۔ نسخ کے لحاظ سے وہ شریعتیں نہ ہوتیں جن پر پہلے

حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی امتیں تھیں۔ اُن کی بعض وجوہ کو شریعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے منسوخ کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔ پس حکمی ابتدائی فکری شرع زیادہ بہتر ہے اور وہ بلندی کے ساتھ زیادہ اولیت والی ہے۔ اور جیسے ہم نے ذکر کیا ہے کہ وہ کسی وجہ سے حق ہوتی۔ پھر تم جانتے کہ سب سے زیادہ بد بخت گمراہ کتاب والا ہے اور ایمان کے ہوتے ہوئے وہ اپنی کتاب کی خواہش پر چلا۔ لیکن یہاں ایسا نکتہ ہے جس کا بیان کرنا زیادہ بہتر ہے۔ اُس پر کم تنبیہ واقع ہوتی ہے۔ اکثر اوقات لوگوں نے اُس میں جواز امکانی کی حیثیت سے غلطی کی ہے۔ اور وجود دو ممکن طرفین میں سے ایک پر ثابت ہو گیا ہے۔ اُس کے انقلاب کی طرف کوئی راستہ نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حق سبحانہ وتعالیٰ نے ہرگز کسی چیز کے ساتھ تجلی نہیں دکھائی۔ وہ مخفی ہے۔ اور اُس نے کسی کے دل میں ایمان کے بارے میں نہیں لکھا۔ لیکن اُسے مٹا دیا۔ اور ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ تجلی کے بعد مجھ سے چھپ گیا تو اُسکے لیے اللہ تعالیٰ نے ہرگز تجلی نہیں دکھائی۔ تو وہ کہتا ہے ھو ھو۔ کائنات کے لیے حال پر کوئی ثبات نہیں ہے تو اُس پر متغیر ہو گئی اور اُس نے حجاب کے ساتھ کہا۔ پس اسی طرح اُس کے لیے ایمان لکھ دیا۔ اور آیات وبینات آئیں۔ جب دلوں میں عطا دی گئی ہو اور اُن کے شواہد قائم ہو جائیں تو وہ ہمیشہ کے لیے نہیں رہیں گے۔ جب کسی شخص سے اسی طرح زائل کر دیا جائے تو تمہیں معلوم ہو کہ اُس نے ہرگز اُس کے دل کو لوح میں مقدر و لازم نہیں کیا۔ اور نہ اُس پر

عمل رد ہوتا۔ اُس نے اکابرین فن کو اُس کی عبارت اور زبان عطا کی اور اُس کا وجود اس عطا کی مثل مسترد و زائل کر دیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ واتل علیھم نبا الذی اتیناہ آیاتنا فانسلخ منھا تو اس سے اللہ تعالیٰ کا قول فانسلخ ہے۔ تو جیسے آدمی اپنے کپڑوں اور سانپ اپنی کینچلی سے نکلتا ہے۔ تو اُس پر رد کا عمل ہے۔ جیسے ہم نے اس کا ذکر کیا ہے۔ تو اُس کے پاس سوائے نطق کے کچھ نہیں ہے۔ جب اُس سے نطق کا عمل ہوتا ہے تو اسم کا مکنون (چھپا ہوا) ظاہر ہو جاتا ہے۔ اور اُس کا اثر خاصیت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور خواص مفردہ میں تطہیر تقدیس، حضور، جمعیت اور کفر و ایمان کی شرط نہیں ہے۔ مگر صرف وہ نطق ہو۔ ان معینہ حروف کے ساتھ اثر ظاہر ہو گیا۔ اگر کہنے والا اپنے نطق سے غافل ہوتا اور اس پر ہمارے بعض اصحاب نے اتفاق کیا ہے۔ وہ قرآن پڑھتا ہے وہ کسی آیت سے گزرتا ہے تو وہ اُس کا اثر دیکھتا ہے۔ اسے اِس سے تعجب ہوتا ہے۔ وہ نہیں جانتا کہ اُس کا سبب کیا ہے تو پہلی ذکر کردہ آیات کی قرات پر اُسے سمجھ آتی ہے تو وہ پڑھتا جاتا ہے۔ جب وہ ایک معینہ آیت پر پہنچتا ہے تو متاثر ہوتا ہے اور جب وہ اُسے دوبارہ پڑھتا ہے تو پھر وہ متاثر ہوتا ہے۔ وہ اس بات کو پہچانتا ہے کہ تلاوت کے وقت آیت اس جگہ سے پھر گئی ہے جس میں خاصیت کا فعل ہے۔ وہ اُسے بطور اسم لے لیتا ہے اور جب چاہتا ہے اُس امر کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ اس کی مثل محقق دھوکہ نہیں کھاتا اور نہ غافل رہتا ہے اور جو تحقیق کرتا ہے تو وہ اُس کے ساتھ خوش ہوتا ہے۔ جیسے ابو یزید سے کہا گیا کہ اللہ کا اسم اعظم کون سا ہے

تو اُنہوں نے کہا کہ میں تصدیق کرتا ہوں کہ تم جو اسم چاہو لے لو۔ یہ بات تحقیق پر محال ہو جاتی ہے جو نطق اور لفظ پر نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اولئک کتب فی قلوبھم الایمان.

قلب کی دو وجوہ ہیں ایک ظاہر اور دوسری باطن اُس کا باطن یہ ہے کہ وہ مٹانے کو قبول نہیں کرتا۔ بلکہ وہ مجرد و محقق اثبات ہے۔ اور اُس کا ظاہر مٹانے کو قبول کرتا ہے۔ وہ لوح محو ہے۔ اثبات اُس میں اوقات کو ثابت رکھتی ہے۔ اُس کا امر یہ ہے لم یمحو اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ ام الکتاب.

اگر صاحب کتاب اپنی کتاب کے ساتھ ایمان لانے والا ہوتا تو ہمیشہ گمراہ نہ ہوتا لیکن وہ بعض کے ساتھ ایمان لایا اور بعض کے ساتھ اُس نے کفر کیا تو وہ پکا کافر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے و یقولون نومن ببعض ونکفر ببعض ویریدون ان یتخذوا بین ذلک سبیلا اولئک ھم الکافرون حقا. ان الذین کفر وا من اھل الکتاب اولئک ھم شر البریۃ۔

اس نیک عمل کے اجر کے ساتھ اصحاب علم رسوم ہیں۔ اکثر اہل نظر فکری و فلسفی اور اصحاب کلام اولیا اللہ کی بعض چیزوں کی تصدیق کرتے ہیں۔ اُن چیزوں کی وہ اُن اسرار سے تحقیق کرتے ہیں جن کا وہ مشاہدہ کرتے ہیں اور انہیں پاتے ہیں۔ تو اُن کی نظر

اور اُن کا علم اُس کے موافق نہیں ہوتا جس کی وہ تصدیق کرتے ہیں۔اور جو اُن کی نظر اور علم کے موافق نہ ہو تو وہ اُسے رد کر دیتے ہیں۔اور اُس کا انکار کر دیتے ہیں۔اور کہتے ہیں کہ یہ ہماری دلیل کی مخالفت کی وجہ سے باطل ہے۔اور شاید یہ اس مسکین کی دلیل ہے جس کے ارکان مکمل نہیں ہوئے۔اور وہ خیال کرتا ہے کہ وہ کامل ہے تو کیا یہ قول اُس کے صاحب کے لیے صحیح ہے۔اور اُس کے لیے تصدیق لازم نہیں ہے۔اور تسلیم کا پھل مخفی ہو جاتا ہے۔ اللہ کی قسم میں اس گروہ کے منکرین کے متعلق ڈرتا ہوں بعض لوگوں نے کہا ہے کہ جو اُن کے ساتھ بیٹھے اور صحبت اختیار کرے یعنی اہل حقائق صوفیہ کی مجلس میں بیٹھے اور پھر اُن کی تحقیقات کی مخالفت کرے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے دل سے نور ایمان لے لے گا۔بعض لوگوں نے محققین سے حکمت کے دعوؤں کے بارے میں سوال کیا جو اہل وجود سے ہیں۔ میں حاضر ہوں اور جواب دیتا ہوں کہ محقق نے اس مسئلہ میں اس طرح کلام کیا ہے۔تو وہ شخص کہتا ہے کہ یہ میرے نزدیک صحیح نہیں ہے۔میرے لئے اُسے واضح کریں۔شاید میں اُس میں غلطی پر ہوں۔تو محقق کو یہ خیال ہوتا ہے کہ اُس کے قول میں خرابی ہے۔تو وہ جنگ دجھگڑے کی وجہ سے چپ ہو جاتا ہے۔ وہ یہ نہیں کہتے کہ اس میں بے ادبی ہے اور پھر برکت اٹھالی جاتی ہے۔نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے۔ وقد تنازع اصحابه عنده عندی لا ینبغی التنازع. اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے اریت لیلة القدر فتلاح رجلان فرفعت.

کشف اور شہود کا طریق جھگڑے کا متحمل نہیں ہوسکتا۔ اور رد کرنا قائل پر ہے۔
اور اُس کی بدبختی منکر پر لوٹ آتی ہے۔ اور صاحب وجود جو کچھ حاصل کرتا ہے۔ اُس کے
ساتھ خوش بخت ہے۔ تو اُس شیخ کے طلبہ میں سے ایک کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ اُس مسئلہ
میں کیا فیصلہ ہے جسے صحیح وضاحت کی غرض سے ہمارے شیخ لائے اور اگر میں اُس کی
عبارت پر قادر نہیں ہوں تو فقیہ کہتا ہے کہ وہ ملیح و مزین اور اچھے طریقے سے آراستہ کلام
ہے۔ جس کی اول کمزوری کو عقلیں قبول کرتی ہیں۔ جب تم نظر کے جھگڑے میں شک کرو
اور اُس کی چمک دلائل سے چلی جائے۔ اُس کا کوئی وجود نہ ہو۔ اور وہ اس مسئلے کی مثل محض
باطل ہو۔ جسے ہمارے سردار اُس وقت لائے تو شیخ اس کے متعلق بات کرنے سے خاموش
رہے۔ اور اُس کے لیے ناظر کو سمجھ نہیں ہوئی جو کچھ اُنہوں نے کہا ہے اور جو کچھ اُن کی
زبان پر آیا ہے۔ یہ اُس محقق کی تعریف ہے جو کچھ اس ناظر کے نفس میں ہے کہ وہ ان امور
کے مثل کلام سے رک جائے۔

پھر تم اس بات کو جانو کہ ایمان کی اعمال صالحہ کے ساتھ تائید ہوتی ہے۔ اُس کی
اقسام حضرت مقدس کے پاس ہیں تو وہ وہاں اپنے قیام کے دوران ان اوقات میں دیکھتا
ہے کہ علوم و معارف، حکمتوں اور اسرار کی نہریں بہتی ہیں۔ وہ یہ بھی دیکھتا ہے۔ جسے تم نے
محمدی مقامات والوں کے لیے حاصل کیا۔ تو تم اُن حضرت کے پاس بیٹھ کر روحانیت کی غذا
حاصل کرتے ہو۔ یہ چار ہیں۔ وہ تمام چاروں اس مقام اقدس میں مشترک ہیں۔ یہ وہاں

رہنے کا فائدہ ہے دوسرا اُن کے پاس نور ہے تیسری عقل اور چوتھا حضرت انسان ہے۔

حضرت انسان وجود کے لحاظ سے تمام حاضر چیزوں میں سے اتم ہے جب عبد وھاں قیام کرتا ہے تو وہ دیمومیت کی نہر سے سب کچھ پی لیتا ہے۔ اُن حضرت کے پاس قیام ربانی خشیت اور رضا الٰہی کا نتیجہ ہو جاتا ہے۔ کیونکہ خشیت الٰہی اس کے علاوہ بہت کچھ فتح کر دیتی ہے۔ اُس کا ذکر مکی فتوحات میں آئے گا۔

اسی طرح خواہش کی خشیت کا ذکر بھی فتوحات کلیہ میں آئے گا یہ وہ منزل ہے جس کے متعلق ہم نے اس کتاب میں بات کی ہے وہ فنا کی منازل اور شموس کا طلوع ہیں۔ اُس کے لیے احسان کا مرتبہ ہے جو تمہیں دیکھتا ہے۔ یہ وہ احسان نہیں ہے جسے تم دیکھتے ہو۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ احسان کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طرح کرو کہ گویا تم اُسے دیکھتے ہو۔ اور اہل اشارات کے لیے اپنے قول کے ساتھ اس بات کا اشارہ کیا فان لم تکن تراہ اگر تم اُسے نہیں دیکھتے یعنی اُس کی رویت تیری فنا کے لیے نہیں ہے۔

اُس کے لیے الف ثابت کیا گیا ہے جسے تم اُس کے ظہور کے لیے اس رویت کے تعلق کے لیے دیکھتے ہو۔ اور فرمایا کہ اگر تم اُسے نہیں دیکھتے تو رویت صحیح نہیں ہے۔

کیونکہ جسے تم دیکھتے ہو اُس کے لیے ھاء غائب سے کنایہ ہے اور غائب نہیں دیکھتا۔ الف محذوف کیا گیا ہے۔ وہ بغیر رویت کے دیکھتا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے۔ اسی لئے یہ بات ثابت ہو گئی ہے۔

جہاں تک ھاء کے ثبوت کی حکمت کا تعلق ہے تو اُس کا معنیٰ ہے فان لم تکن تراہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب تم نے الف کے وجود کے ساتھ دیکھا تو یہ مت کہو کہ میں نے احاطہ کیا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ اس بات سے پاک ہے کہ اُس کا احاطہ کیا جا سکے۔ اور جو احاطہ نہ کر سکے تو ھاء وہ ہے جو رویت کے وقت حق کی حقیقت سے تم سے غائب ہو گیا ہے۔ تو اپنے لئے عدم احاطے کی گواہی دو۔ اللہ حق کہتا ہے اور وہ سیدھے راستے کی طرف ہدایت دیتا ہے۔

کتاب ھذا کے مترجم جناب گل بہار لکھیسر ہیں

عالم الشهادة القيد عالم الغيب عالم الشهادة المطلق

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر

سبعہ کواکب کے نایاب سہ جہتی طلاسم

یہ طلاسم ہیں کیا؟

زمانہ قدیم سے سات بنیادی کواکب کو زائچہ میں موثر خیال کیا جاتا ہے۔ گو آج کل یورانس، نیپچون اور پلوٹو کو بھی نجوم میں شامل کر لیا گیا ہے۔ تاہم سات بنیادی کواکب کے اثرات کا مقابلہ کرنا ان کے بس میں نہیں ہے۔ خالد اسحٰق راٹھور نے اپنے طویل تجربے، علمی اور فنی مہارت کے ساتھ ان سات بنیادی کواکب کے اشکالی اور عددی طلاسم کا کھوج لگایا اور اسلامی عملیات کے ملاپ سے ان کو ایک خاص روحانی طاقت کے تابع کر دیا تاکہ ان کے اثرات میں غیر معمولی اضافہ ہو اور ان سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کیے جا سکیں جن کی تفصیل ذیل کی سطور میں بیان کی گئی ہے تاہم طلاسم کے اثرات پڑھنے سے قبل جان لیں کہ ان کو بنایا کس طرح گیا ہے۔ ان کی بنیاد کیا ہے اور یہ کیوں اور کیسے کام کرتے ہیں؟

ہر طلسم تین حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ عددی طلسم پر مشتمل ہے۔ دوسرا طلسم سے منسوب ایک خاص شکل جو کہ عددی طلسم کی پشت پر بنائی جائے گی اور تیسرا حصہ ان اسماء و آیات پر مشتمل ہے جو ہر عددی طلسم کے چاروں اطراف میں تحریر کی گئی ہیں۔ یوں انتہائی قدیم طلاسم کو اسمائے ربی و آیات قرآنی سے ایک خاص طاقت کا منبع بنایا گیا ہے اور اس طرح ان کے اصل اثرات میں کئی گنا اضافہ ہو گیا ہے۔ یہ تمام طلاسم پہلی دفعہ آپ کی نظر سے گزریں گے۔ اس بارے میں تفصیلی مضمون آپ خالد ہندی جنتری 2009 میں دیکھ سکتے ہیں۔ وہ جو ان طلاسم کو خود بنانے کے خواہش مند ہوں اس جنتری کی انہیں حد درجہ ضرورت ہوگی۔

سہ جہتی طلسم زحل

اس طلسم کے خاص فوائد میں یہ بات شامل ہے کہ وہ شخص کو کسی سحر، جادو یا دیگر اثرات جو عرصہ دراز سے فرد پر طاری ہوں ان کا مداوا کیا جا سکتا ہے۔ ایسی نحوستیں جو طویل عرصہ سے فرد کو متاثر کر رہی ہیں اور علاج کی کوئی صورت سامنے نہ آتی ہو اس کے علاج کے لیے موثر ہے۔ ساڑھ ستی اور نحوست زحل کے خاتمہ کے لیے بھی یہ موثر ہے۔ بڑی عمارتیں جیسا

کہ پلازے یا ملٹی سٹوری بلڈنگیں یا بڑے بڑے گھر یا بڑے حویلی نما مکان یا شاندار جگہ وغیرہ جو سب کی نظر میں آئے ان کو ردبلا اور سحری و نحس اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے یہ طلسم استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح بڑی عمر کے افراد یا بڑی عمر اور صاحب حیثیت افراد کے لیے بھی مفید ہے۔ اسی طرح وہ افراد جو کسی مزمن مرض کا شکار ہوں ان کے لیے بھی یہ طلسم موثر و مفید ثابت ہوگا۔ یہ طلسم خاص طور پر ان لوگوں کے لیے بھی بہت موثر اور ہر لحاظ سے سود مند ہے۔ جو علوم مخفی کے حصول میں سرگرداں ہیں۔ عملیات' نجوم' سحر' پامسٹری' جفر' رمل' حاضرات اور ایسے تمام علوم سے متعلق لوگوں کے لیے یہ طلسم ان کی روحانی اور تخفی قوتوں کو ترقی دینے اور ان کی قوت و علم میں اضافہ کا باعث ہوگا۔ اور وہ لوگ جو اپنی ذات یا ادارہ کو دوسرے لوگوں کی نظر میں موثر و معتبر بنانے کے خواہش مند ہیں ان کو بھی اس قدیم اور خفیہ طلسم کی قوتوں سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔

سہ جہتی طلسم مشتری

کون فرد چاہے مرد ہو یا عورت ایسا ہوگا جو مالی و مادی خوشحالی کا خواہش مند نہ ہو۔ طلسم مشتری اس خاص مقصد کے حصول کے لیے در نایاب کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ حصول دولت' کاروبار میں کامیابی اور ترقی' دولت کی ریل پیل' شان و شوکت' آسودگی' مال و متاع میں اضافہ جیسے تمام معاملات طلسم مشتری کے تحت آتے ہیں۔ اس کے علاوہ خواہشات کی تکمیل' دوسروں پر غلبہ' برتری اور بزرگی حاصل کرنے کے لیے بھی یہ طلسم مفید ہے۔ وہ لوگ جو قانون کے شعبہ سے وابستہ ہیں' وکیل' جج وغیرہ اور وہ جو اس شعبہ میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں یا وہ جو بینکنگ کے شعبہ سے وابستہ یا روپیہ کے لین دین کے دوسرے اداروں کے ساتھ وابستہ ہیں ان کے لیے بھی یہ طلسم مفید و موثر ہے۔ وہ لوگ جو حکومتی اداروں یا نمایاں پوزیشن کے حامل ہیں اور اس کو برقرار رکھنے کے خواہش مند ہیں ان سب کے لیے یہ طلسم مشتری بہت اچھے نتائج دے سکتا ہے۔ اسی طرح وہ لوگ جو مذہب سے متعلق علم یا سوچ یا مذہب سے متعلق کاروبار مثلاً مساجد کی تعمیر یا کتب وغیرہ کی اشاعت سے منسلک ہیں ان کے لیے بھی یہ طلسم مفید ثابت ہوگا۔ مذہب کی تعلیم دینے والے یا اس حوالے سے کوئی بھی نمایاں کردار ادا کرنے والے اس طلسم سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ مال و دولت کے حصول کے لیے ہر فرد یہ طلسم ادارہ سے طلب کر سکتا ہے۔

سہ جہتی طلسم شمس

حکومت، طاقت اور اختیار کچھ ایسے الفاظ ہیں جن کے طلسم سے نہ کوئی بچا ہے اور نہ بچے گا۔ ہر وہ فرد جو کچھ نہ کچھ معاشی و مادی بوجھ رکھتا ہے۔ وہ ان میں سے کسی نہ کسی کا طالب ضرور ہوتا ہے۔ عزت و وقار کے حصول، دوسرے لوگوں پر اپنا دبدبہ بٹھانے اور اپنا اختیار قائم کرنے کے لیے اس کا استعمال حد درجہ موثر ہے۔ سیاست سے متعلق لوگ یا وہ جو معاشرہ میں شہرت کے خواہش مند ہوں، کاروبار کو پھیلانے کے ساتھ ساتھ عزت، وقار اور شہرت کے طالب ہوں ان کے لیے بھی اس طلسم کا استعمال مفید ہے۔ وہ جو پابندیوں میں جکڑے ہوں چاہے ان کی نوعیت کچھ بھی ہو یا وہ جو حکومت یا صاحبان حکومت کے عتاب کا شکار ہوں، ان سب کے لیے بھی اس طلسم کا استعمال حد درجہ مفید و موثر ہے۔ وہ لوگ جو صحت کے مسائل کا شکار ہیں یا وہ جو طویل عمر کے خواہش مند ہیں یا وہ جو صحت مند جسم اور زندگی کی تمنا رکھتے ہیں ان سب کے لیے اس طلسم کا استعمال معنوی فوائد کے حصول میں معاون و مددگار ہوگا۔ قوت حیات کی کمی، عزت و وقار کی حفاظت، کاروبار کو استحکام دینے اور کمزور بنیادوں کو مستحکم کرنے کے لیے بھی یہ طلسم استعمال کیا جاتا ہے۔

سہ جہتی طلسم مریخ

مریخ سے منسوب یہ طلسم ان لوگوں کے لیے بہت فائدہ مند ہے جو کسی کمزوری کا شکار ہیں۔ یہ کمزوری جسمانی بھی ہو سکتی ہے اور ذہنی و نفسیاتی بھی۔ وہ لوگ جو کمزور جسم و صحت کے مالک ہوں ان کو یہ طلسم لازم استعمال کرنا چاہیے۔ اسی طرح یہ طلسم جسمانی و حیوانی و جنسی قوت کے حصول میں معاون و مددگار ہوتا ہے۔ وہ لوگ جو ذہنی اور نفسیاتی امراض کا شکار رہتے ہیں یا معاشرتی دباؤ کے باعث پریشان رہتے ہیں ان کے لیے بھی یہ مفید ہے۔

کسی مقابلہ میں شامل ہو رہے ہیں تو بھی یہ طلسم مفید اثرات لائے گا۔ چاہے یہ تقریری مقابلہ ہو یا جسمانی یا کھیل کود سے متعلق اس طلسم کی کرشماتی قوتوں سے صرف نظر نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں بھی غلبہ حاصل کرنے یا غلبہ و مقابلہ کا مسئلہ ہو، اس طلسم کے استعمال سے فوائد کا حصول ہو سکتا ہے۔

اسی طرح کسی ایسی صورت حال سے واسطہ ہو جہاں تشدد اور بے قابو لوگوں سے سامنا ہو سکتا ہے یا جان کا خوف ہو یا لڑائی جھگڑے جیسے مسائل ہوں تو طلسم مریخ سے فائدہ نہ اٹھانا اپنے پر ظلم کرنے کے مترادف ہے۔ خون خرابا، بزدلی، خوف، سحر، جادو اور ایسے دوسرے معاملات کے لیے بھی طلسم حیرت انگیز نتائج لاتا ہے۔ رد سحر اور حفاظت کے حوالے سے

یہ طلسم بچے بوڑھے مرد عورت ہر ایک کے لیے یکساں مفید ہے۔ تفرقہ بازی میں کامیابی اور دوسروں پر غلبہ حاصل کرنے جیسے تمام اُمور پر یہ حکمرانہ موثر ہے۔ یہ مزاج میں تیزی و تندی پیدا کرنے کے کام بھی آتا ہے۔

سہ جہتی طلسم زہرہ

زہرہ کا زیر بحث طلسم کئی حوالوں سے موثر و متبرک ہے۔ وہ لوگ جو اپنی زندگی آرام، سکون اور آسودگی سے بسر کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے لیے یہ طلسم ایک نعمت کی سی حیثیت رکھتا ہے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو یہ حصول دولت اور خوشحالی جیسے مقاصد میں بھی موثر کردار ادا کرتا ہے۔ اس طلسم کا ایک خاص استعمال پیار محبت اور جنسی معاملات میں ہے۔ وہ لوگ جو حصول مطلوب کے مسئلے کا شکار ہیں یا وہ جو کسی خاص فرد کو اپنا دوست بنانا چاہتے ہیں یا کسی خاص فرد کے ساتھ شادی کے خواہش مند ہیں ان سب کے لیے یہ طلسم کام دے گا۔

عام لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرنے اور لوگوں کا رجحان اور طلب اپنے لیے پیدا کرنے کے لیے بھی یہ موثر ہے۔ یہ تسخیر، محبت اور الفت جیسے معاملات سے منسوب ہے اور آپ میں دوسروں کے لیے کشش اور طلب پیدا کرتا ہے۔ وہ لوگ جو فنون لطیفہ مثلاً فلم، ٹی وی، ڈرامہ، آرٹ اور دوسرے ایسے شعبوں سے متعلق ہیں ان کے لیے بھی یہ بہت فائدہ مند ہے۔ لوگوں میں شہرت اور شائقین کی توجہ حاصل کرنے اور ان کے دلوں میں داخل ہونے اور رواج کرنے کے لیے اس طلسم سے ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ اسی طرح وہ تمام لوگ جن کے پاس گاہک آتے ہیں اور ان کو ضرورت ہوتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ان کے پاس آئیں، ان کے لیے بھی اس طلسم کو استعمال کرنا بہت مفید ہے۔ جنسی کشش اور جنس مخالف کی توجہ حاصل کرنے کے حوالے سے بھی اس کو استعمال کیا جا سکتا ہے۔

سہ جہتی طلسم عطارد

شاید ہی کوئی فرد ایسا ہو جس کو طلسم عطارد کی ضرورت نہ ہو۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ متفرق خصوصیات کا حامل ایک نایاب اور خاص طلسم ہے۔ عطارد کے طلسم کو بنیادی طور پر ذہانت، تعلیم، یادداشت اور گفتگو وغیرہ سے منسوب کیا جاتا ہے۔ وہ طالب علم جو امتحانات میں فیل ہو جاتے ہیں یا جن کی تیاری مکمل نہیں یا وہ جو تعلیمی حوالے سے ایک اچھے مستقبل کے خواہش مند ہیں ان کو ضرور بالضرور اس طلسم سے فائدہ اُٹھانا چاہیے۔ وہ لوگ جن کا روزگار گفتگو کے فن یا لکھنے لکھانے یا

اشاعت کتب وغیرہ سے منسلک ہے ان کے لیے بھی یہ طلسم بے بہا فوائد کا حامل ہے۔ ذہنی صلاحیتوں کو بڑھانے اچھی یادداشت اور اعلیٰ تعلیم جیسے معاملات میں حددرجہ موثر ہے۔

کاروباری افراد اور تجارت پیشہ افراد چاہے چھوٹے پیمانہ پر کام کر رہے ہیں یا بڑے پر ان کے لیے بھی اس طلسم کا استعمال مفید ہے۔ حصول کامیابی و آمدن کے لیے حددرجہ موثر ہے۔ وہ جو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں یا وہ جو علوم عقلی کی تعلیم حاصل کرنے کے خواہش مند ہیں یا جو اس میدان میں نام کمانے کے خواہش مند ہیں ان کے لیے بہت مفید ہے۔ یعنی عاملین و نجومی حضرات وغیرہ کو بھی اس کو تیار کر کے پاس رکھنا چاہیے۔ جادو ٹونہ کالاعلم سحر وغیرہ سے حفاظت یا ان میں مہارت کے لیے بھی تیار کیا جاتا ہے۔ وہ لوگ جو سائنس یا جدید زمانہ میں کمپیوٹر وغیرہ سے منسلک ہیں۔ ان کے لیے بھی حددرجہ موثر ہے اور مثبت نتائج لائے گا۔

سہ جہتی طلسم قمر

دیگر طلاسم کی نسبت طلسم قمر میں ایک خصوصی بات یہ ہے کہ اس کی تیاری کا سعد وقت ہر ماہ دو سے زائد مواقع پر ضرور مل سکتا ہے۔ تاہم اس حوالے سے الگ بحث کی گئی ہے۔ یہاں آپ دیگر کواکبی طلسمات کے خواص کی طرح اس کے خواص سے بھی واقفیت حاصل کریں۔ وہ لوگ جو رات کو ڈرتے ہیں یا اندھیرے سے خوف کھاتے ہیں یا ان کو اکیلے میں سحر یا ہمزاد یا کسی مخلوق کی موجودگی محسوس ہوتی ہے۔ ان سب کے لیے طلسم قمر سے فائدہ اٹھانا حددرجہ مناسب ہے گا۔ ایسی امراض جن کا زور رات کے وقت ہوتا ہے۔ ان کے علاج یا روک کے لیے بھی یہ موثر ہے۔ ڈراونے خواب پریشان کن رات وغیرہ جیسے معاملات کے لیے بھی اس سے فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔

اس کے علاوہ وہ لوگ جو پانی' دریا یا سمندر سے متعلق ہوں وہ بھی اس کے زیر اثر آتے ہیں۔ علوم مخفی سے متعلق وہ لوگ جو پیشن گوئی کی صلاحیت کو ترقی دینا چاہیں یا چاہیں کہ سائل کے سامنے آتے ہی وہ چھٹی حس کی مدد سے جواب دینے کے قابل ہو جائیں۔ اسی طرح نجوم' رمل' جفر' اعداد وغیرہ کا حساب کرنے والوں کے لیے بھی یہ مفید ہے۔

اس طلسم کا ایک بڑا استعمال خواتین کے مسائل کے حل اور ایسے امراض سے صحت سے متعلق ہے جو خواتین کے خصوصی امراض کہلاتے ہیں۔ ایسے لوگ جو سیلرز کے شعبہ سے متعلق ہوں یا زیادہ سفر کرتے ہوں یا کام وغیرہ کے حوالے سے بہت لوگوں سے میل ملاپ رہتا ہے اور لوگوں کی توجہ یا ان سے مفاہمت یا ان سے مضبوط تعلق یا ان کے رجوع تسخیر

کی ضرورت ہو سب ہی اُمور میں فائدہ اُٹھایا جاسکتا ہے۔ مذہبی معاملات سے متعلق لوگ اور مذہبی سفر کے لیے بھی اس کو استعمال کیا جاسکتا ہے۔ تخیّل کو طاقت دینے یا ایسے کام کرنے والے جہاں نئے نئے آئیڈیاز کی ضرورت ہو کے لیے بھی یہ مفید ثابت ہوسکتا ہے۔ روزمرہ اُمور میں آسودگی اور خرچہ کے حصول میں آسانی کے لیے بھی طلسم قمر کو استعمال کیا جاتا ہے۔

زائچہ جات/ حالات زندگی وغیرہ

ادارے کے زیر اہتمام جاری زائچہ سازی کے کام سے آپ بھی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ آپ اپنا یا شریک حیات یا بچوں یا بہن بھائی یا ہونے والی بیوی یا شوہر یا کاروباری ساتھی یا کسی دوست یا کسی دشمن وغیرہ کا زائچہ بنوانے اور حالات زندگی معلوم کرنے کی خواہش مند ہوں تو بالمشافہ مل کر یا خط کے ذریعے کوائف ارسال کر کے زائچہ اور حالات زندگی استخراج کروا سکتے ہیں۔

بچے کا نام/ صدقہ وغیرہ

علم نجوم کی روشنی میں بچے کا نام استخراج کروا کر آپ اپنے بچے کو کواکب کے نحس اثرات سے محفوظ اور سعد اثرات کے تحت کر سکتے ہیں۔ نام استخراج کرنے کے ساتھ یہ بھی راہنمائی کر دی جاتی ہے کہ نومولود کے زائچہ کے حوالے سے کون سا صدقہ زائچہ کی نحوست کے خاتمہ کے لیے بہتر ہو گا۔ نام والد، نام والدہ، بچے کی تاریخ، وقت اور مقام پیدائش ارسال کر کے بچے کا نام استخراج کروائیں۔

وقتی زائچہ: شادی، کاروبار، اولاد، صحت، سحر وغیرہ

مستقبل کے حوالے سے کسی ایک خاص معاملے یا امر کا ہر پہلو سے جائزہ لینے کے لیے زائچہ سوال بنایا جاتا ہے۔ اس معاملے سے متعلق تمام سوالوں کے جواب اس زائچے سے دیئے جائیں گے۔ جن کے پاس پیدائشی کوائف نہ ہوں وہ بھی رجوع کر سکتے ہیں۔

متفرق نجومی معلومات

1- نام کا مفرد عدد نام کا مرکب عدد

2- پیدائشی برج اور ستارہ قمری برج اور ستارہ شمسی برج اور ستارہ : بلحاظ نجوم

3- برج اور ستارہ :بلحاظ اعداد 4- برج اور ستارہ :بلحاظ نام

5- ذاتی اسم اعظم :عملیات اور اعداد کی روشنی میں

6- رجعت واستقامت کواکب پیدائشی زائچہ میں :بلحاظ نجوم

7- شرف وہبوط کواکب پیدائشی زائچہ میں :بلحاظ نجوم

8- سعادت ونحوست کواکب پیدائشی زائچہ میں :بلحاظ نجوم

9- خوش قسمتی کے نمبر :بلحاظ نجوم یا اعداد

خوش قسمتی کا پتھر

خوش قسمتی کا پتھر کون سا ہے؟ کس پتھر کا استعمال آپ کے لیے موزوں ہے؟ حصول صحت، رو سحر اور دیگر مسائل کے حل کے لیے موزوں پتھر کا انتخاب کروانے کے لیے نام' نام والدہ تاریخ' وقت اور مقام پیدائش ارسال کر کے خوش قسمتی کا پتھر معلوم کریں۔

حالات زندگی 123 اہم امور

زندگی کے 23 اہم امور پر یہ نجومی رپورٹ تیار کی جاتی ہے۔ مزاج و کردار' زندگی میں خوشیاں اور تکمیل خواہشات' محبت اور رومانس' مشاغل' صحت' مالی حالات' طریق زندگی' کیریئر روزگار' خوش قسمتی کا پتھر' خوش قسمتی کی دھات' خوش قسمتی کا دن' خوش قسمتی کا رنگ' آپ کا برج' آپ کا کوکب' اسم الٰہی برائے ذکر' زائچہ پیدائش' شرف وہبوط کواکب' خوش قسمتی کا عدد' خصوصی صدقات' قمری برج / کوکب اور اس کے اثرات' شمسی برج / کوکب اور اس کے اثرات' طالع برج / کوکب اور اس کے اثرات۔

تقدیر پیدائشی زائچہ پر احکام

بوقت پیدائش آسمان پر موجود کواکب مختلف انداز اور طریقوں سے انسانی زندگی کے ہر پہلو پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

یہ رپورٹ آپ پر آپ کو آشکار کرے گی کہ فطرت نے آپ اور آپ سے متعلقہ معاملات کے حوالے سے کیا طے کر رکھا ہے؟ آپ کے اندر موجود مختلف صلاحیتوں کے بارے میں فطری رازوں سے آپ کی آشنائی کروائی جائے گی۔ اس رپورٹ میں تمام کواکب یعنی قمر، شمس، عطارد، زہرہ، مریخ، مشتری، زحل، یورانس، نیپچون اور پلوٹو کی آپ کے زائچہ میں مختلف بروج اور گھروں میں موجودگی کے اثرات کو بیان کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ان کواکب کی آپس میں، طالع اور عاشر سے بننے والی نظرات کو بمعہ تمام گھروں کے حاکموں کے دوسرے گھروں میں قابض ہونے سے پیدا ہونے والے اثرات کو بھی بیان کیا جائے گا۔ آپ کے پیدائشی زائچہ کا مکمل جائزہ۔ یہ رپورٹ بنوانے کے لیے نام' نام والدہ' تاریخ' وقت اور مقام پیدائش کے ارسال کریں۔

سالانہ رپورٹ/ آنے والا کل

ٹرانزٹ رپورٹ

کیا آپ اس بات کو جاننا چاہتے ہیں کہ موجودہ اور آنے والے وقت میں کواکب کی فطری حرکت کس انداز میں آپ کی زندگی پر اثر انداز ہوگی؟ آپ کے آنے والے ماہ و سال آپ کے لیے کیا لے کر آ رہے ہیں؟ آپ کو کن حالات اور واقعات سے واسطہ پڑسکتا ہے؟ یہ سب کچھ جاننے کے لیے یہ رپورٹ آپ کے لیے صد درجہ مفید ثابت ہوگی۔

یہ رپورٹ ان کو اکی اثرات کو ظاہر کرتی ہے جو کسی بھی خاص عرصہ میں شمس اور دیگر کواکب کے زائچہ کے مختلف گھروں میں داخلہ کی وجہ سے جنم لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جب ٹرانزٹ میں موجود کواکب مختلف گھروں میں داخل ہونے پر پیدائشی زائچہ میں موجود اساسی کواکب کے ساتھ سعد اور نحس نظر بناتے ہیں تو ان کے بھی خصوصی اثرات مرتب ہوتے ہیں، جن کو بیان کیا جائے گا۔ یوں کسی بھی ایک خاص عرصہ کے اندر ہونے والی ہر ممکنہ تبدیلی، بہتری اور خرابی سے آپ آگاہ ہوسکیں گے۔ اس رپورٹ کی مدد سے آپ اپنی زندگی کو بہتر طور پر پلان کرسکیں گے اور زیادہ بہتر نتائج حاصل کرسکیں گے۔ یہ رپورٹ تفصیل اور جامعیت کا ایک حسین امتزاج ہے۔ اس رپورٹ کو بنوانے کے لیے اپنے کوائف یعنی نام' نام والدہ' تاریخ' وقت اور مقام پیدائش ارسال کریں۔ ساتھ ہی یہ بھی تحریر کریں کہ کس عرصہ کی رپورٹ درکار ہے؟

ساڑھ ستی/ ڈھایہ

کہیں آپ ساڑھ ستی کا شکار تو نہیں ہیں؟ زحل جب بھی حرکت کرتا ہوا پیدائشی زائچہ کے بارہویں، پہلے اور دوسرے گھر سے گزرتا ہے تو یہ عرصہ انسان کو مختلف الانواع مسائل جیسے کہ قرضہ، اخراجات کی زیادتی، غلط فیصلے، مالی پریشانیوں اور مسائل کے گرداب میں پھنس جاتا ہے اور یوں اُس کی زندگی ناکامی و نامرادی کا شکار ہو کر سوالیہ کا نشان بن کر رہ جاتی ہے۔ اِس حوالے سے ادارہ "راہنمائے عملیات" نے یہ انتظام کیا ہے کہ آپ اس بات کو جان سکیں کہ کہیں آپ ساڑھ ستی کا شکار تو نہیں ہیں اور اگر ہیں تو اس حوالے سے بچاؤ کے اقدامات تجویز کیے جائیں گے جن پر عمل پیرا ہو کر آپ اپنے آپ کو پریشانیوں سے بچا پائیں گے۔ اس کے لیے آپ اپنے کوائف یعنی نام، والدہ کا نام، تاریخ پیدائش، وقت پیدائش اور جگہ پیدائش ارسال کریں۔

زحل مشتری اور آپ

زحل کے اثرات کو علم نجوم میں فوقیت حاصل ہے اور کوئی بھی فرد زحل کے اثرات کی کارستانیوں (مثلاً ساڑھ ستی اور ڈھایہ وغیرہ) سے انکار نہیں کر سکتا۔ ہر فرد زحل کی نحوست سے بچنے اور مشتری کی سعادت سے فائدہ اٹھانے کا خواہش مند ہوتا ہے۔ اگر آپ یہ جاننے کے خواہش مند ہوں کہ زحل اور مشتری آنے والے دنوں میں آپ کو مالی، مادی، شادی، اولاد، صحت، کاروبار، نوکری، سحر، سفر، دشمنی، مقدمہ، وراثت، گھریلو حالات، بہن بھائیوں، دوستوں اور عزیز و اقارب سے تعلقات، خفیہ دشمنوں وغیرہ وغیرہ جیسے معاملات میں سے کن سے اور کیسے متاثر کریں گے تو آج ہی رابطہ کریں۔

ہم آپ کے لیے ایک جامع ترین رپورٹ تیار کریں گے۔ جو زیر بحث موضوع یعنی زحل و مشتری کے تحت متفرق معاملات کے بیان کے علاوہ رفع نحوست کے لیے عمومی مشاورت، صدقات، جواہرات، عملیات اور وظائف کا بیان بھی لیے ہوئے ہوگی۔ ایک ایسی نجومی رپورٹ جسے پڑھ کر آپ محسوس کریں گے کہ واقعی ایک صاحب علم کے محبت بھرے دل نے پوری سچائی کھول کر آپ کے سامنے رکھ دی ہے۔ مندرجہ بالا رپورٹ کے لیے اپنا مکمل نام، نام والدہ، اگر درست تاریخ پیدائش، وقت پیدائش اور مقام پیدائش معلوم ہو تو وہ بھی تحریر کریں۔ اگر پیدائشی کوائف درست نہ ہوں یا کچھ شبہ ہو تو بھی پوری بات لکھیں کہ یہ کوائف کس حد تک درست ہیں۔ اگر پیدائش کے کوائف درست نہ ہوں یا کچھ شبہ ہو تو پھر اندازِ عمر اور خط تحریر کرنے کا درست وقت، تاریخ اور مقام لازم تحریر کریں۔

عملیاتی عطر وخوشبو

عملیاتی اور روحانی مقاصد کے لیے الکوحل اور ایسی دیگر اشیاء سے پاک خوشبویات کی ضرورت ہوتی ہے۔ جبکہ بازار میں دستیاب خوشبویات عموماً الکوحل اور ایسے محلولوں کی بنیاد پر بنائی جاتی ہیں یا پھر ان میں ملاوٹ کی جاتی ہے۔ اس وجہ سے روحانی وعملیاتی مقاصد کے لیے قابل اعتبار نہیں ہوتیں۔ ادارہ راہنمائے عملیات نے عملیاتی اور روحانی مقاصد کے لیے اصلی، خالص اور ملاوٹ سے پاک عطریات کا خصوصی بندوبست کیا ہے۔ اب آپ مکمل اعتماد سے ضرورت کے عطر ادارہ سے طلب فرما سکتے ہیں۔

قرعہ رمل

شائقین رمل کے لیے درست اور خوبصورت قرعہ رمل ادارہ راہنمائے عملیات سے حاصل کیا جا سکتا ہے

کورسز

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز، لاہور

خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز، لاہور کا قیام 1991 میں عمل میں آیا تھا۔ اس کے تحت ادارہ نے مختلف علوم پر کورسز کا اجراء بالمشافہ، ڈاک اور کلاسز کے ذریعے کیا۔ کیونکہ خالد انسٹی ٹیوٹ آف اکلٹ سائنسز، کے قیام کا بنیادی مقصد علوم مخفی کی اشاعت وترویج تھی اس لیے مختلف علوم پر خصوصی کتب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ 2007 میں مفت کورسز کا سلسلہ بھی شروع کیا گیا۔

مکمل تفصیلات کے لیے جوابی خط ارسال کریں

جواہرات

آپ کے مسائل کے حل، آپ کی صحت، روزگار اور رزق میں برکت و وسعت، مختلف امراض سے حصول صحت، معاشرتی عزت و وقار و مرتبہ کے حصول، روحانی مسائل کے حل، روزمرہ مسائل و پریشانی کے حل کے واسطے، تعلیمی سلسلوں میں رکاوٹوں کے خاتمے اور دا ہن کے علم کی طرف متوجہ ہونے، اعلیٰ تعلیم کے واسطے، جادو ٹونے سے بچنے، سحر کے علاج وغیرہ کے لئے زائچہ پیدائش کے حوالے سے موزوں پتھر کا انتخاب۔ ستاروں کی نحوست دور کرنے کے واسطے پتھر و جواہرات استعمال کرنا زندگی میں کامیابیوں کو بڑھائے گا۔

نقلی / اصلی پتھر

پتھر ہمیشہ اصلی لینا چاہیے۔ کو نقلی پتھر ہمیشہ سے ہی بنتے چلے آرہے ہیں لیکن آج کل جدید سائنس کی بدولت نقل کے کام نے بہت ترقی کرلی ہے۔ اصل سے بہتر نقل دستیاب ہے۔ جو قیمت میں بھی کم ہوتا ہے۔ تاہم میرا مشورہ یہ ہے کہ ان نقلی پتھروں کے استعمال سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جاسکتا۔ سو زیادہ پیسے نہیں ہیں تو سستا پتھر خرید لیں لیکن ہو اصل، اگر اصل ہوگا تو اس کا فائدہ ہوگا ورنہ نہیں۔ نقلی پتھر ایسے ہی ہے جیسے آپ نے رنگدار شیشہ یا پلاسٹک کا نگ رکھا ہو۔

موزوں قیمت

ادارہ آپ کے لیے جواہرات و پتھروں کے انتخاب کے علاوہ صرف قیمتی ہی نہیں بلکہ کم اور درمیانی مالیت کے حامل موزوں پتھر/ جواہر بھی فراہم کرتا ہے۔ آپ ہر قسم کے پتھروں کے حصول کیلئے رجوع کرسکتے ہیں۔ ہر پتھر کی نوعیت اور وزن کے اعتبار سے اس کی قیمت ہوتی ہے۔

استخراج پتھر کے لیے نام بمعہ والدہ بمعہ درست وقت، تاریخ اور مقام پیدائش ارسال کریں۔ اگر کسی خاص مقصد کے لیے استعمال کرنا چاہیں تو مقصد بھی تحریر کریں۔

کتب راٹھور پبلشرز

- راہنمائے عملیات (ماہنامہ)
- راہنمائے عملیات
- خالد روحانی جنتری
- خالد ہندی جنتری
- Far-zoq(English quaterly)
- عملیات اسمائے ربی
- روحانی مشورے
- علم الحروف
- راہنمائے عملیات
- راہنمائے حمل شناسی
- اسباق دست شناسی
- راہنمائے دست شناسی زیر طبع
- ساعات حقیقی
- راہنمائے علم نجوم (حصہ اول)
- مفتاح الرموز و اسرار الکنوز
- ازدواجی نجوم زیر طبع
- طبی نجوم زیر طبع
- ۱۰ سالہ جنتری ۲۰۰۰ تا ۲۰۱۰
- السحر الاحمر
- تاش کے ۵۲ کارڈ
- طلسمی جواہرات
- مستعملہ قادر الکلام
- ہندی نجوم (بمعہ لگن ساری و ۲۰ سالہ ہندی جنتری)
- بانڈ ریس اور لاٹری کے نمبر
- السحر العجیب فی جلب الحبیب (حصہ دوم)
- السحر العجیب فی جلب الحبیب (حصہ سوم)
- اقوال مرضیہ فی معرفۃ الاعمال الرملیہ
- سحر ہارلوخ
- کتب ابن عربی زیر طبع
- تجربات خالد
- تسخیر موکلات و حاضرات
- اصول و قواعد عملیات
- پاراشر سسٹم آف اسٹرالوجی
- ذائچے
- آپ کا برج
- نمبر ہی نمبر
- قسمت اور چانس
- صفحہ اکڑا اور بنڈل (حصہ اول)
- صفحہ اکڑا اور بنڈل (حصہ چہارم)
- خزینۂ اعداد (ترمیم شدہ)
- الشجرۃ النعمانیہ
- راٹھور تسویۃ البیوت (لگن ساری)
- راٹھور 50 سالہ تقویم (2001تا2050)
- راٹھور وقتی نجوم زیر طبع
- احکام النجوم (وقتی نجوم)
- مسائل کا روحانی حل
- آسان عملیات
- خاص نمبر (سحر و جادو، حب و تسخیر، بغض و عداوت و بیماری، صحت و شفا)
- حیوانات کے سحری طبی و مخفی خواص زیر طبع
- شفائے امراض
- طلسمات زہرہ (عملیات تسخیر)
- کتاب الرمل، کواکب، بروج و ساعات (ترجمہ)

قدیم و نایاب کتب

نئی کتب کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ادارہ نے قدیم و نایاب کتب کا ایک عظیم ذخیرہ جمع کیا ہے۔ جس میں اردو، عربی، فارسی اور انگریزی کی کتب شامل ہیں، تفصیلات کے لیے جوابی خط ارسال کریں۔

راٹھور پبلشرز
راٹھور مینشن 2/11 محمد نگر لاہور پاکستان
فون 6374364

خوش جیوے سرفراز شاہ وچ مانچسٹر